تحفۂ زاہدیہ

مکتوبات

حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ

و

حضرت مولانا خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز

تحفہ زاھدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحفۂ زاہدیہ

ترجمہ

مکتوبات شریف

حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ

و

حضرت مولانا خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حضرت صوفی محمد احمد نقشبندی مجددی زواری
رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

نام کتاب:	تحفۂ زاہدیہ
مکتوبات:	حضرت مولانا خواجہ عثمان داماںیؒ و خواجہ سراج الدینؒ
اردو ترجمہ:	صوفی محمد احمدؒ
طبع اول:	۱۹۶۸ء
طبع دوم:	شوال ۱۴۲۰ھ/جنوری ۲۰۰۰ء
تعداد:	ایک ہزار
کمپوزنگ:	عبدالماجد پراچہ
صفحات:	۲۶۴
قیمت:	۱۶۰ روپے

تقسیم کنندہ

خواجہ حسن ناصر: ڈی۔۷۔۱۰۷ا۔فرحان ٹاور۔گلستان جوہر۔کراچی

فون ۲۹۲۳۲۲۹۔۰۳۰۱

ناشر

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے۔۴؍۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی

فون: ۰۲۱۔۳۶۶۸۴۷۹۰

www.rahet.org
info@rahet.org

فہرست

مکتوبات شریف

عرضِ ناشر

الحمد للہ ادارے کو تحفہ ابراہیمہ (مکتوبات حضرت مولانا دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ) کی اشاعت کے بعد اب تحفہ زاہدیہ کی اشاعت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

یہ مجموعہ ۱۹۶۸ء میں پہلی بار شائع ہوا تھا، اور عرصے سے نایاب تھا، اب حاجی قربان بیگ صاحب کے تعاون سے اس کا دوسرا ایڈیشن پیش کیا جارہا ہے۔

اس مجموعے میں حضرت مولانا محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادے و جانشین حضرت مولانا سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب شامل ہیں، اس بار اس مجموعے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور دونوں بزرگوں کے مکاتیب اور مختصر حالات الگ الگ حصوں میں دئے گئے ہیں۔ نیز پورے مجموعے کی کمپوٹر کمپوزنگ کی گئی ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ صوری اعتبار سے بھی اسے خوشنما بنایا جائے، امید ہے کہ اس کا یہ نقش ثانی سابقہ ایڈیشن کی بہ نسبت زیادہ پسند کیا جائے گا۔

ناظم ادارہ

عرض معروض مترجم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہٖ الکریم خاتم الانبیاء والمرسلین
والہٖ واصحابہٖ اجمعین
امابعد فاعوذ اللّٰہ من الشیطٰین الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرجیم O
قد افلح من ذکّھا وقد خاب من دسھا

اللہ تعالیٰ اپنے قرآن مجید وفرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے۔ جس نے اپنے نفس کو رذائل سے پاک کیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے اس کو فجور میں دبادیا وہ نامراد ہوا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر انسان اپنی فلاح و بہبود چاہتا ہے اور اس دنیا میں کامیاب اور بامراد رہنا چاہتا ہے تو وہ اپنے نفس کو رذائل سے پاک کرے۔ اگر نفس امارہ کے چکر میں آکر فسق و فجور میں مبتلا ہو گیا تو پھر خسارہ ہے۔ کامیابی کی بجائے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

اگر ہم اپنی پیدائش پر غور کریں تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا رحم و کرم کیا ہے۔ وہ رب العالمین پاک ہے اور اپنے بندوں کو بھی پاک دیکھنا چاہتا ہے۔ بطن مادر میں بھی انسان کی پاکی کا خیال رکھتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں خوراک ناف کے ذریعہ سے پہنچاتا ہے منہ کے ذریعہ سے نہیں، پیدائش کے وقت بچہ بڑی احتیاط سے جھلیوں میں لپٹا ہوا ہوتا ہے تاکہ ہر قسم کی آلائش اور گندگی سے اس کا منہ اور بدن پاک رہے۔ اللہ جل شانہ، تو چاہتا ہے کہ ہم پاک رہیں لیکن ہائے افسوس ہم نفس کے مکر و فریب میں آکر اپنے آپ کو گندگی اور ناپاکی سے آلودہ کر لیتے ہیں۔ حتیٰ

کہ اس وحدہ لاشریک رحمٰن رحیم کی ذات واحد سے بھی انکار کر بیٹھتے ہیں۔

اگر دیکھا جائے تو انسان کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس کو فضیلت ملی ہے تو محض مولائے حقیقی کے فضل و کرم سے۔ سوچئے تو سہی اپنی پیدائش سے پہلے وہ فقط ایک جمے ہوئے خون کا قطرہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک گوشت کا لوتھڑا اور پھر ایک مدّت معینہ کے بعد انسانی ڈھانچہ۔ اب اس کے عالم وجود میں آنے کا انتظار کیا جاتا ہے اگر وہ مرا ہوا پیدا ہوتا ہے تو نہ اس کو غسل دیا جاتا ہے اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھائی جاتی ہے۔ اگر وہ پیدا ہونے کے بعد ایک سانس بھی لے لیتا ہے اور مر جاتا ہے تو اس کو غسل بھی دیا جاتا ہے، اس کی نماز بھی پڑھائی جاتی ہے اور باقاعدہ اس کی تجہیز و تکفین کی جاتی ہے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنی روح ڈال دی تھی۔ اس روح کی وجہ سے تو اس کو فضیلت و حرمت نصیب ہوئی۔ اس روح کی بدولت اس کو چار چاند لگے، ورنہ تو کچھ بھی نہ تھا۔ اِس روح ہی کی بدولت فرشتوں کو حکم دیا کہ انسان کو سجدہ کریں۔ اِس روح ہی کی بدولت انسان کو خلیفۃ الارض بنا کر بھیجا۔ اس روح کی بدولت انسان کو اشرف المخلوقات کا خطاب عطا کیا گیا۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ جس روح کی بدولت ہمیں یہ سب کچھ فضیلتیں ملیں ہم اسی روح کی جلا سے غافل اور بے خبر ہیں۔

انسان اپنے مادی جسم کے لئے کیا کچھ نہیں کرتا۔ اس مادّی جسم کی پرورش کے لئے طرح طرح کے کھانے زردہ، پلاؤ، تنجن، قورمہ اور انواع واقسام کے پھل استعمال کرتا ہے۔ اس جسم کی زیبائش و آرائش کے لئے قیمتی سے قیمتی لباس پہنتا ہے۔ اس کو معطر کرنے کے لئے عمدہ سے عمدہ خوشبویات استعمال کرتا ہے مگر اس نے کبھی اپنی روح کی غذا کی طرف بھی کوئی توجہ کی؟ اس کی جلا کیلئے کبھی کچھ سوچا اس کی بیداری کے لئے کبھی کوئی کوشش کی؟ نہیں ہماری نگاہ تو اس مادّی رنگ وبو میں اُلجھ کر رہ گئی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ روح کی جلِا کیسے کی جائے؟ روح کی جلا کا دارومدار تزکیۂ نفس پر ہے۔ تزکیہ کے معنی ہیں اپنے نفس کو رذائل سے پاک کرنا یعنی امراضِ باطنہ سے پاک کرنا۔ یہ یاد رہے کہ جب تک امراض باطنہ سے شفا حاصل نہیں کروگے

اسوقت تک دل کو تقویت اور روح کو جلا نصیب نہیں ہوگی۔

جس طرح صابن کپڑے کے مَیل کو دور کرتا ہے اِسی طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر پابندی شریعت کے ساتھ دل کے میل کو دُور کر دیتا ہے اور باطنی امراض کا قلع قمع کر دیتا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ شریعت کو اپنا امام بنالیں اور اس کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔ ہمارا یہ یقین کامل ہونا چاہیئے کہ عزت و ذلّت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جب تک خدا کو راضی نہ کروگے اسوقت تک تم کو کبھی عزت نہیں مل سکتی۔ مسلمانوں کو جب کبھی عزت ملے گی احکام الٰہی کی پابندی سے ہی ملے گی۔ ہاں کافر کو اس کے بغیر بھی عزت مِل سکتی ہے لیکن ان کے لئے آخرت میں ہمیشہ کے لئے جہنّم تیاز ہے۔ پس دل کی صفائی اور رُوح کی جلِا چاہتے ہو تو شریعت کو اپنا امام بنا کر کثرت سے اللہ کا ذکر کرو۔ اپنے اندر خدا کی محبت، خوف اور فکر آخرت پیدا کرو۔ بے فکری کی وجہ سے قلب میں مختلف امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب دل فکر سے خالی ہو جاتا ہے تو اس میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جا تی ہیں۔ ان امراض اور خرابیوں کو بذریعہ مجاہدہ دور کرو۔ مجاہدہ کیا ہے؟ نفس کی مخالفت کا نام مجاہدہ ہے۔ نفس کے تقاضوں پر عمل نہ کیا جائے۔ مثلاً نفس کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ اِدھر اُدھر کی باتیں بنائی جائیں۔ کسی کی غیبت شکایت کی جائے۔ حسین صورتوں کو دیکھا جائے۔ حلال و حرام میں تمیز نہ کی جائے۔ نفس ہمیشہ معاصی کا تقاضا کرتا ہے۔ اللہ کی اطاعت میں کسل کرتا ہے۔ اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔ یاد رہے کہ یہ اشغال و مراقبات بھی اسی لئے کئے جاتے ہیں کہ نفس کے تقاضوں کا مقابلہ آسان ہو جائے، اور ہمت میں قوت اور برکت پیدا ہو جائے،

نفس کے خلاف مقابلہ اور جہاد کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ اسکے لئے کسی اللہ والے کی صحبت کا ہونا ضروری ہے۔ ہر ہنر یا پیشہ کے لئے استاد کا ہونا لازمی ہے بغیر اُستاد کے مہارت حاصل کرنا بڑا مشکل ہے۔ اسی طرح دینی اُمور کیلئے بھی اُستاد یا رہبر کی ضرورت ہے۔

یہ امر مسلّمہ ہے کہ کسی منزل مقصود پر بغیر رہبر کے آسانی سے نہیں پہنچ

سکتے۔ راستہ اگر صاف اور ہموار نہیں ہے۔ راستہ میں بڑے بڑے گڑھے کھائیاں، ٹیلے ،دریااور جھلیں پڑتی ہیں تو ایسی صورت میں رہبر کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔اگر راستہ بھی ہموار ہو لیکن روشنی نہ ہو تو اس حالت میں بھی سفر کرنا مشکل ہو جائیگا۔ ہاں ایسا رہبر جو اس راستے کو پہلے سے طے کر چکا ہو اور منزل مقصود پر پہنچ چکا ہو، ساتھ ہو تو وہ ان تمام دشواریوں سے نکال کر منزل مقصود پر لا کھڑا کریگا۔ ہمارے سب سے بڑے اور کامل ترین رہبر جناب تاجدارِ مدینہ سردار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ان کی اطاعت اور پیروی کرنے سے ہی ہم منزل مقصود پر پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ تو اپنا کام مکمل کر کے اس دُنیا سے تشریف لے گئے۔ اب رہبری کا حق آپ کے ایسے نائبین کو ہے جو آپ ﷺ کی پوری پوری اتباع کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کی اتباع کا نام ہی آپ ﷺ سے وفا کرنا ہے ،اگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا کی تو کل کائنات آپ کی ہے۔

کی محمدؐ سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

منزل مقصود پر پہنچے کے لئے مصمم ارادے کی بھی ضرورت ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو انسان کے لئے ہموار راستہ ،روشنی اور رہبر بے کار و بے سود ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے دل میں یہ بٹھالے کہ مجھے کوئی مرض نہیں ہے حالانکہ وہ بیمار ہے اور علاج کرانے کا کوئی ارادہ نہ رکھے تو بتایئے اس صورت میں اس کا علاج کیسے ہو سکتا ہے وہ بیمار کا بیمار ہی رہے گا۔

ہمیں باطنی علاج کے لئے روحانی طبیب کی ضرورت ہے۔ مگر روحانی طبیب ملتے کہاں ہیں؟ پیروں اور رہبروں کے متعلق یہ شکایت عام ہے کہ آج کل کے رہبر اور پیر تو خود راہ گم کئے ہوئے ہیں وہ رہبری کیا کریں گے، ان کی شکایت واقعی بجا ہے۔ حقیقت میں اس قسم کے رہبر رہبر نہیں ہیں بلکہ ڈاکو ہیں جو سادہ لوح انسانوں کی جیبوں اور ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ طرح طرح کے مکروفریب سے لوگوں کو اپنے جال میں

پھنساتے ہیں اور الو سیدھا کرتے ہیں۔ دیکھنے میں علم سے بے بہرہ۔ اگر علم ہے تو عمل نام کو نہیں۔ کہیں کشف و کرامات کی ڈینگیں مارنے میں طاق ہیں تو کہیں عالم بالا کی خبر لانے میں بڑے مشاق، کہیں غیب دانی کے دعویدار ہیں تو کہیں بخشوانے کے ٹھیکیدار۔ نامحرم عورتوں سے سر کی مالش کرانا۔ ان سے پاؤں دبوانا۔ ان سے دل بہلانا۔ شرم وحیا کو بالائے طاق رکھ کران کے ساتھ نگاہ بازیاں کرنا، یہ شریعت کی رو سے کب جائز ہے؟ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ پشیمان ہونے کی بجائے یہ بہانا بناتے ہیں کہ ہم تو ایک دوسرے کے سامنے اس لئے آتے ہیں تاکہ یہ عورتیں حشر کے روز ہمیں پہچان سکیں کہ یہ ہمارے مُرشد ہیں۔ نتیجہ آپ کے سامنے ہے جیسا کہ آئے دن اخباروں میں پڑھتے رہتے ہیں۔ یعنی ایک نہ ایک دن بھولے بھالے مرید کی لڑکی یا بیوی کو لیکر رفو چکر ہو جاتے ہیں اور یہ بیچارہ منہ تکتا رہ جاتا ہے۔ اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ سانپ نکل گیا لکیر کو پیٹتے رہو۔

دیکھنا یہ ہے کہ قصور کس کا ہے۔ قصور تو اپنا ہی ہے، جسے چاہا پیر بنالیا۔ جہاں لمبے بال لمبا کرتہ اور رنگے کپڑے دیکھے اور چکنی چپڑی لچھے دار باتیں سنیں لٹو ہو گئے۔ بغیر تحقیق فیصلہ کرلیا کہ اس سے زیادہ پہنچا ہوا پیر نہ کبھی ملا ہے نہ ملے گا۔ سونے کو کھرا اور کھوٹا معلوم کرنے کیلئے ایک دُکان سے دوسری دکان جاتے ہیں، کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ دو چار لوگوں سے تحقیق کرتے ہیں تب جاکر کہیں سونا خریدتے ہیں۔ علاج معالجہ کے لئے بھی سند یافتہ تجربہ کار حکیم یا ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں، مگر باطنی امراض کے لئے کبھی کسی سند یافتہ تجربہ کار ماہر معالج کی تلاش نہیں کرتے۔ اگر کوئی مل گیا ہے تو اس کو شریعت کی کسوٹی پر نہ کبھی کسا اور نہ پرکھا محض اس کی چرب بیانی پر فریفتہ ہو کر اس پر بھروسہ کرلیا۔ کیا ایسا شخص قابل اعتماد ہو سکتا ہے جس کا نہ دل پاک ہے نہ نگاہ پاک۔ نہ تقویٰ ہے نہ پرہیز گاری۔ نہ خوف خدا نہ محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ خدا کی پرستش کی بجائے اپنی پرستش کی دعوت دے رہا ہے۔ خدا کو چھوڑ کر مُریدوں سے اُمیدیں لگائے بیٹھا ہے۔ حلال و حرام کی تمیز نہیں، جائز و ناجائز کا خیال نہیں، رام رام جپنا پرایا مال

اپنا۔اس پر بھی صوفی ہونے کا دعویٰ سچ ہے، رہا صوفی گئی روشن ضمیری۔

عزیزو،دوستو اللہ والون سے یہ دنیا خالی نہیں۔ تلاش کرو گے ضرور پاؤ گے۔ ہاں ذرا محنت درکار ہے۔ پہچان کیا ہے۔صاحب شریعت ہوگا۔ کوئی قدم بھی شریعت کے خلاف نہیں اٹھائے گا۔ صاحب کردار ہوگا۔ بلند اخلاق کا مالک، خدا پر توکل کرنے والا، نڈر بے باک، بے غرض بے لوث، رنگ وبو پر فریفتہ نہ ہونے والا، مجاہد، محنت و مشقت سے اپنی روزی کمانے والا۔ دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانے والا بلکہ اپنی کمائی میں سے اوروں کو کھلانے والا۔ لقمہ حرام سے نالاں۔ رزق حلال پر نازاں۔ اپنی ذلت ورسوائی پر موت کو ترجیح دیتا ہے اور اس پر فخر کرتا ہے کہ اس کی پیشانی سوائے اس وحدہ لاشریک کے کسی غیر کے سامنے نہ جھکے۔بقول اقبال ؎

پانی پانی کرگئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من!

ہمارے اسلاف کے کارناموں سے تاریخ بھری پڑی ہے۔ان کے لئے زندگی خود ایک جنگ تھی۔وہ ایک چٹان کی مانند ثابت قدمی کے ساتھ ہر اس مشکل کا مقابلہ کرتے جو انکے راستہ میں حائل ہوتی تھی۔اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے انہوں نے جس طرف کا بھی رُخ کیا فتح وکامرانی نے ان کے قدم چومے۔طاقتور سے طاقتور قومیں ان کے سامنے سرنگوں ہو گئیں۔ اُنہوں نے جابر سے جابر اور بڑی سے بڑی سلطنتوں کے ٹکڑے کرکے رکھ دیئے۔جہاں کہیں بھی دشمن نے مقابلے کی جرات کی اس کو منہ کی کھانا پڑی۔ وہ طاقتیں جن کو کبھی اپنے زوال کا وہم وگمان بھی نہ ہوتا تھا آنکھوں دیکھتے ملیا میٹ ہو گئیں، ان کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔ وہاں نشان باطل کی جگہ حق کا پرچم لہرانے لگا۔ آہ، کیا زمانہ تھا وہ جبکہ ہمارے نعرۂ تکبیر سے دشمنوں کے دل کانپ اُٹھے تھے۔ ان کے محلات اور قلعوں کے در ودیواروں پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ اللہ اکبر کی صداؤں سے فضا گونج اٹھتی تھی۔یورپ کے کلیسا پکار پکار کر دعوت دیتے تھے کہ اے حق پرستو، باطل سے نہ دبنے والو، ہم تمھارے منتظر ہیں۔ کفر وشرک کا خاتمہ کرنے والو

یہ پہاڑ، یہ دریا یہ سمندر یہ دشت تمھاری زیارت کو ترس رہے ہیں۔ عزت و آبرو کے محافظو! آو۔ مظلوموں کی فریادرسی کرنے والو ان کی فریاد سنو۔ انکے دکھی دلوں کو تسلی دو۔ ہاں اس میں کوئی شک نہیں اُنہوں نے ظلم و تشدد سے مظلوموں کو نجات دلائی۔ ان کا سونا جاگنا، اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا، جینا، مرنا سب کچھ اللہ کی خوشنودی کیلئے تھا۔ انہوں نے اللہ کے دین کو بلند کرنے کی خاطر اپنی جان ومال کی کوئی پرواہ نہ کی۔ انہوں نے پہاڑوں میں، سمندروں میں، صحراؤں میں اللہ کے دین کا ڈنکا بجادیا۔

دشت تو دشت تھے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے

بحر ظلمات میں دوڑادیئے گھوڑے ہم نے

یہ تھے ہمارے بزرگ، یہ تھے ہمارے صوفی، یہ تھے ہمارے مجاہد جنہوں نے دین اسلام کی خاطر اپنے تن من دھن کی بازی لگادی۔ یہ تھے وہ بہادر جنہوں نے شرعی احکام قائم کرنے کی خاطر اپنی جان ومال اور اولاد کو قربان کردیا۔

آجکل کے پیر یہ کہتے ہیں کہ شریعت اور چیز ہے طریقت اور تاکہ شریعت کی پابندیوں سے چھٹکارا حاصل ہو جائے اور ہم جس طرح چاہیں اپنی من مانی کریں۔ یاد رکھئے جو جتنا صاحب شریعت ہو گا اُتنا ہی صاحب قرب ہو گا۔ صاحب شریعت کی صحبت سے انسان اصلاح حاصل کر سکتا ہے ورنہ اسکے بہک جانے کا خطرہ ہے۔ جاننا چاہیئے کہ سب سے بڑی دراصل کرامت شریعت محمد علی صاحبہاالصلوٰۃ والسلام پر استقامت کا حاصل ہونا ہے۔ عام طور پر یہ مشہور کردیا گیا ہے کہ شریعت اور ہے۔ چھلکے کی مانند محض بیکار ہے۔ لیکن طریقت مغز کے مانند ہے جو حاصل کرنے کے قابل ہے۔ اسی گمراہی میں ظاہری احکام (نماز روزہ وغیرہ) پر عمل نہیں کرتے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ تمام احکام کا مجموعہ جن کا انسان مکلف ہے خواہ وہ ظاہری اعمال سے تعلق رکھتے ہوں یا باطنی اعمال شریعت کہلاتا ہے اور متقدمین (شروع اسلام کے بزرگوں) کی اصطلاح میں فقہ کا لفظ ان ہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے اس کے بعد متاخرین کی اصطلاح میں شریعت کے دو حصے ہوگئے۔ ظاہری اعمال سے تعلق رکھنے والے احکام کا نام فقہ ہوگیا

اور باطنی اعمال سے تعلق رکھنے والے احکام کا نام تصوف ہوا۔اور باطنی اعمال کے طریقوں کو طریقت کہتے ہیں۔ باطنی اعمال کے ٹھیک طور پر ادا ہونے سے دل میں جو صفائی اور روشنی پیدا ہوتی ہے۔اس سے دل کے اوپر موجودات کی بعض حقیقتیں خواہ آنکھ سے نظر آنے والی ہوں یا نظر نہ آنے والی، خاص طور پر اچھے بُرے عملوں کی حقیقتیں اور اللہ پاک کی ذات وصفات وافعال وغیرہ کی حقیقتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ خاص کر اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان معاملات کا اظہار ہوتا ہے، ان اظہارات کو حقیقت کہتے ہیں۔ اور ظاہر ہونے کو معرفت کہتے ہیں۔اور جس بزرگ پر یہ باتیں ظاہر ہوں اس کو محقق اور عارف کہتے ہیں۔ پس یہ باتیں یعنی طریقت وحقیقت ومعرفت شریعت سے ہی تعلق رکھتی ہیں نہ کہ کوئی الگ چیز ہیں۔

پیشتر بیان ہو چکا ہے کہ کوئی بھی ہنر یا پیشہ ہو اس کے لئے کامل اُستاد یا رہبر کی ضرورت پڑتی ہے۔ اُستاد یا رہبر کے بغیر اپنے مقصد میں کامیاب ہونا بڑا مشکل ہے۔اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ انسان متعدد امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ ظاہری امراض ہوں یا باطنی۔ ظاہری امراض کا تو اسے احساس ہو جاتا ہے مگر باطنی امراض کا احساس بغیر رہبر کے ہونا بڑا مشکل ہے۔ کیونکہ باطنی امراض پیچیدہ اور باریک تر ہیں۔

بہر حال جب تک شیخ کامل کی مدد شامل حال نہ ہو باطنی امراض کا علاج ناممکن ہے۔اس کی تائید میں بزرگوں کے چند واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت قطب الاقطاب مرزا مظہر جانجاناں نقشبندی مجددیؒ بیان فرماتے ہیں کہ!"ایک دفعہ میرا گزر ایک شرابی کی دُکان پر ہوا۔ مالک اس وقت شراب کی بوتلیں قرینے سے رکھ رہا تھا۔ میں کھڑا ہو کر یہ نظارہ دیکھنے لگا۔ اسکے بعد اپنے شیخ نور محمد بدایونی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور نے میری طرف دیکھا اور فرمایا۔"جانجاناں آج تمہاری نظروں سے شراب کی بو آرہی ہے۔ میں نے تمام واقعہ عرض کیا۔ فرمایا احتیاط رکھا کرو"۔ ایک دفعہ ایک حسین صورت کو بار بار دیکھا۔جب حاضر خدمت ہوا۔ فرمایا آج تمہاری آنکھوں سے زنا کی بو آرہی ہے۔ میں بہت شرمندہ

ہوا تو جب سے نظروں کے گناہ سے پرہیز کرنے لگا۔ آنکھوں کا گناہ ایسا گناہ ہے کہ معمر سے معمر آدمی بھی اس گناہ میں بتلا ہو جاتا ہے ۔

ایک دفعہ مجھے ملیٹھی کوٹنے کے لئے حکم فرمایا۔ میں نے حکم کی تعمیل کی دریافت فرمایا کیا ملیٹھی باریک ہو گئی ہے۔ عرض کیا جی حضور باریک ہو گئی ہے (کیونکہ ہاون دستہ میں سے کوٹتے کوٹتے اڑنے لگی تھی) آپ نے مسل کر دیکھا تو معلوم ہوا درردی ہے باریک نہیں ہوئی۔ فرمایا "تم نے کیسے کہہ دیا کہ باریک ہو گئی ہے۔ جب تک کسی بات کی پوری تحقیق نہ کرلی جائے اس وقت تک منہ سے کچھ نہ نکالو۔ زبان سے بہت سے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ اس میں احتیاط لازمی ہے"۔

حضرت فضل علی قریشی مسکین پوری رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں کسی ایک موقع پر ایک صاحب نے آپ کی بیری میں سے بیر توڑ کر کھائے۔ حضرت نے پوچھا کہ میری اجازت کے بغیر آپ نے ایسا کیوں کیا؟ وہ صاحب کہنے لگے کہ حضور تبرک سمجھ کر کھائے۔ آپ نے فرمایا لوگوں کی نظروں میں میری ہر ایک چیز تبرک ہے۔ یہ میرے کپڑے اور گھر کی ہر چیز لے اڑینگے۔ بھائی سوچو تو سہی چند بیروں کی قیمت ہی کیا ہے۔ آپ نے یہاں تک پہنچنے میں سفر کی تکالیف برداشت کیں اور کرائے وغیرہ میں کافی رقم خرچ کی۔ اتنی رقم سے آپ ڈھیروں بیر بھی خرید سکتے تھے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ یہاں بیروں کی خاطر نہیں آئے اپنی اصلاح کے لئے تشریف لائے ہیں۔ میں ناراض نہیں ہوں بلکہ میری دلی خواہش یہ ہے کہ آپ یہاں سے شریعت پر عمل سیکھ کر جائیں نہ کہ چوری۔ یہ میری بیری لگائی گئی ہے آپ دوستوں کے لئے مگر شریعت کی رُو سے اجازت لینا ضروری ہے۔

ایک دفعہ ایک عالم حضرت قبلہ قریشی صاحبؒ کی خدمت میں تشریف لائے جب وہ وہاں سے روانہ ہوگئے تو حضرت عبدالمالک صاحب گڑھیؒ نے حضرتؒ سے عرض کی کہ حضور یہ عالم ہوتے ہوئے داڑھی کٹاتے ہیں۔ حضرتؒ نے ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا یہ اعتراض ان کے سامنے کیوں نہیں کیا، اب غیبت کرتے ہو۔ جاؤ ابھی

راستے میں ہونگے۔ معافی مانگو۔ اُنہوں نے ان عالم صاحب سے جاکر تمام واقعہ بیان کیا اور معافی مانگی۔ وہ بزرگ راستہ ہی میں سے واپس لوٹے اور حضرت کی خدمت میں آکر فرمانے لگے۔ قریشی صاحب میں ان کو معاف کرتا ہوں اور آج آپ کے سامنے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنی داڑھی شریعت کے مطابق بڑھاؤنگا۔ انشاء اللہ آئندہ اس میں خیانت نہیں کرونگا۔

دوستو یہ ہے شیخ کامل کی صحبت کا اثر!

علی گڑھ یونیورسٹی سے بی اے پاس کرنے کے بعد اس عاجز کو قبلہ شیخ کی صحبت سے مستفید ہونے کا زیادہ وقت ملنے لگا۔ آپ کی صحبت بابرکت سے اصلاح نفس ہونے لگی۔ مگر چونکہ انگریزی تعلیم کا بھوت دل ودماغ پر چھایا ہوا تھا اس لئے چون وچرا کی عادت زیادہ تھی۔ ایک دن مجلس میں حضرت شیخ نے فرمایا کہ ٹخنوں سے نیچا لباس پہننا شریعت کے خلاف ہے۔ اس مسئلہ پر آپ نے کافی روشنی ڈالی۔ میرے دل میں خطرات پیدا ہو رہے تھے کہ ایک معمولی سی چیز کو اتنی اہمیت دے رہے ہیں۔ رات کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں مر گیا ہوں اور مجھے ایسا کفن پہنایا گیا ہے جو قد سے بہت لمبا ہے بزرگ آئے اور فرمایا کہ اس کے کفن کو اتنا کاٹ ڈالو کہ ٹخنے دکھائی دینے لگیں۔ چنانچہ کفن کاٹ دیا گیا اور ٹخنوں تک میرے پاؤں کھل گئے۔ اگلے روز خدمت اقدس میں حاضر ہوا ۔ فرمایا کوئی خواب نظر آیا تو بیان کرو۔ خواب سُن کر فرمایا کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ کل جو میں نے ٹخنوں سے نیچا پہننے کے برائی میں تقریر کی تھی وہ آپ کے دل کو نہیں لگی۔ آپ کو اس میں شکوک ہیں فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بھی سنت ہو وہ منفعت اور حکمت سے خالی نہیں۔

داڑھی رکھنے سے یہ عاجز بہت گھبراتا تھا۔ حضرت کی خدمت میں عرض کرتا تھا کہ حضور آپ جو چاہیں خادم پر پابندی عائد کردیں لیکن داڑھی رکھنے کیلئے حکم نہ فرمائیں۔ آپ مسکرا کر فرماتے کہ یہ میرے گھر کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ تو سنت رسول اللہ ہے۔ اللہ تمہیں رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت کی کرم نوازی سے چار سبق مل گئے

تھے۔ ایک روز حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر مراقب تھا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کا مزار مبارک شق ہو گیا ہے اور اس میں سے حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے۔ "آؤ میں تمہیں بیعت کر لوں"۔ میں نے حضرت کے دست مبارک میں اپنا ہاتھ دیدیا۔ آپ نے ہاتھ مضبوط پکڑ کر فرمایا کہ تم وعدہ کرتے ہو کہ آئندہ سے داڑھی رکھو گے۔ یہ سن کر میری تو پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ جسم پر پسینہ آ گیا۔ آپ نے یہی الفاظ تین مرتبہ زبان مبارک سے ادا کئے۔ میں خاموش رہا۔ آخر میرا ہاتھ جھڑک کر واپس اپنے مزار شریف میں تشریف لے گئے۔ میں عالم استغراق سے عالم بیداری میں آیا اور اپنے کئے پر سوچنے لگا۔ لطائف میں ذکر کی وہ کیفیات نہ رہیں۔ اُداسی سی چھانے لگی۔ میں نے حضرت علیہ رالرحمۃ کی خدمت میں خط لکھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے نسبت سلب ہو گئی ہے دعا فرمائیں۔ جان بوجھ کر داڑھی والا معاملہ گول کر لیا۔ حضرت نے خط میں تحریر فرمایا کہ وہ تمام واقعہ تحریر کرو جو حضرت باقی اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر آپ کے ساتھ پیش آیا۔ لیجئے یہاں بھی پکڑا گیا۔ سارا معاملہ لکھنا پڑا جواب میں تحریر فرمایا کہ جس نعمت کو حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ سلب کر لیں اس عاجز کی مجال نہیں کہ اس کو واپس دے سکے۔ وہیں جائیں اور معافی مانگیں۔ معافی مانگتا تھا روتا تھا مگر داڑھی رکھنے کا وعدہ نہ کرتا تھا۔ غرض اسی حالت میں دن گزرتے گئے۔

ایک دفعہ حضرت قبلہ پانی پت تشریف لائے۔ یہ عاجز بھی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ ایک روز حضرت بو علی شاہ قلندر رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر مراقبہ کیا۔ آپ کی زیارت مبارک سے مشرف ہوا۔ فرمانے لگے داڑھی نہیں رکھتے۔ سنّت کو ترک کرتے ہو۔ اپنے شیخ کی اتباع نہیں کرتے۔ ان الفاظ میں اتنا رعب و دبدبہ تھا کہ میرے اوسان خطا ہو گئے۔ دل ہی دل میں کہنے لگا کہ اللہ اس داڑھی کا بھی عجیب چکر ہے۔ بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں تو فرماتے ہیں داڑھی رکھو، گھر میں آتا ہوں تو بیوی ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ جاتی ہے کہ داڑھی رکھو۔ نفس

وشیطان کا یہ تقاضہ ہے کہ میاں رکھ لینا ابھی تو جوان ہو عمر ہی کیا ہے۔ چنانچہ مزار اقدس سے اٹھ کر حضرت قبلہ کی خدمت اقدس حاضر ہوا۔ محبت بھری نظروں سے مسکرا کر بار بار میری طرف دیکھتے رہے۔ اور دل یہ اقرار کرتا گیا کہ اب یہ چہرہ انشاء اللہ کبھی بغیر داڑھی کے نہ ہو گا۔

بہر حال قبلہ شیخ کی توجہ کی برکت سے اس سنت مؤکدہ کا بھی پابند ہو گیا۔

ذلك فضل الله يوئتيه من يّشأوالله ذوالفضل العظيم

دوستو، اسمیں کوئی شک نہیں کہ شیخِ کامل کی صحبت سے انسان کی کایا کندن ہو جاتی ہے۔ صحبت ہی تو ہے جس کی بدولت رتبہ میں بڑے سے بڑا ولی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کے قدموں کی گرد کو نہیں پہنچ سکتا۔

شیخ کی صحبت سے مرید کو بدنی اور روحانی دونوں قسم کے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ حضرت شیخ فضل علی قریشی نقشبندی مجددی مسکین پوری رحمتہ اللہ علیہ کے معتقدین اور مریدین کی تعداد لاکھوں تھی۔ آپ کے خلفاء جگہ جگہ تبلیغ اسلام کے لئے پھیل گئے تھے، اب بھی آپ کے طفیل میں تبلیغی سلسلہ بدستور جاری ہے۔ آپ کو تمباکو نوشی سے بڑی نفرت تھی۔ آپ کی توجہ کاملہ کا یہ اثر تھا کہ بیعت ہونے والا شخص اگر تمباکو پینے یا کھانے کا عادی ہے تو وہ فوراً اس بری عادت سے توبہ کر لیتا تھا۔ اب بھی آپ کے سلسلہ عالیہ میں یہی اثر ہے۔ غور کا مقام ہے کہ اس عادت بد کو ترک کرنے سے لاکھوں مسلمانوں کو کتنا جانی اور مالی فائدہ پہنچا ہے۔ جو بھی آپ کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہو گیا ہر ایک اپنی اپنی عادت بد سے یعنی چوری، ڈاکہ زنی، قتل وغارت گری، شراب خوری، تمباکو نوشی کے علاوہ اور دوسرے برے افعال سے توبہ کر کے تائب ہو گئے۔ حیوانیت کو چھوڑ کر انسانیت کو اختیار کیا۔

میرے شیخ حاجی الحرمین والشریفین حافظ قاری سیّد زوارؒ حسین صاحب مدظلہ العالی کے سب مُریدوں کو ہر قسم کے نشے سے سخت نفرت ہے۔ شاذونادر ہی کوئی مُرید ایسا ہو گا جو تمباکو پیتا یا کھاتا ہو گا۔ آپ کا فیض زیادہ تر تعلیم یافتہ حضرات میں پھیلتا

جارہا ہے پی ایچ ڈی اور ایم بی بی ایس حضرات نیز یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان آپ کے دست مبارک پر بیعت سے مشرف ہوکر فیضیاب ہورہے ہیں۔ جن دوستوں کو تمباکو نوشی کی مسلسل عادت تھی انہوں نے آپ کی صحبت بابرکت کی بدولت تمباکو نوشی کی مکروہ عادت کو ترک کردیا ہے اور اس کے علاوہ اور بہت سی برائیوں سے توبہ کرلی ہے۔ کیوں نہ کریں جبکہ شیخ مد ظلہ العالی بھی عالم باعمل ہیں۔ شریعت کی پابندی کا خیال رکھتے ہیں۔ ہمیشہ سادگی اور میانہ روی کو پسند فرماتے ہیں۔ آپ متقی پرہیزگار اور اللہ سے لو لگانے والے ہیں۔ خوش اخلاق وبلند کردار کے مالک ہیں۔ غرض آپ کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی پاکیزہ خصوصیات دائرہ بیان سے باہر ہیں۔ دعا ہے کہ ہمارے شیخ حضرت قبلہ شاہ صاحب[1] مد ظلہ العالی (میری جان ودل ان پر قربان ہو) کے لازوال فیوضات کا آفتاب اور برکات کا ماہتاب اس عاجز اور جملہ احبابِ سلسلہ پر قیامت تک چمکتا رہے۔ آمین۔

اکثر حضرات اعتراض کرتے ہیں کہ صوفی رہبانیت کی تعلیم دیتے ہیں اور دنیا کو ترک کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ لوگوں کو ناکارہ اور کاہل بنادیتے ہیں۔ غرض یہ کہ آج کل ہم میں کام کرنے کی بجائے نکتہ چینی اور باتیں بنانے کی عادت زیادہ ہوگئی ہے۔ نہ خود کام کرتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو کام کرنے دیتے ہیں۔ حق بات تو یہ ہے کہ حقیقی صوفی تو ہر معاملے میں شریعت کو مقدم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تم کو خلیفۃ الارض بناکر بھیجا ہے تاکہ تم یہاں اللہ کے قانون کو رائج کرو اور امن وامان قائم کرو۔ حدیث شریف میں ہے کہ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ تم یہاں جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے۔ بھائیو ایسی صورت میں اس دنیا کو چھوڑنے کی کیسے تلقین کی جاسکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یا تو جان بوجھ کر صوفیوں پر ترک دنیا کا الزام لگایا جاتا ہے یا ناسمجھی کی بناء پر ایسا کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو متاع قلیل فرمایا ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا ہے

قد افلح من تزکی O وذکراسم ربہ فصلٰی بل تؤثرونَ

ا۔ یہ سطور حضرت مولانا سید زوّار حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں تحریر کی گئی تھیں۔

الحیوۃ الدّنیا O والاخرۃُ خیرٌوّابقیٰ O (سورۂ اعلیٰ)

"جو شخص (قرآن سن کر خباثت عقائد واخلاق سے) پاک ہو گیا اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا وہ شخص بامراد ہوا۔ مگر اے منکرو تم آخرت کا سامان نہیں کرتے بلکہ تم تو دُنیاوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت دُنیا سے بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے۔"

ملاحظ فرمایئے تعلیم ربی کہ دُنیاوی زندگی کو مقدم نہیں رکھنا چاہیئے کیونکہ آخرت دُنیا سے بدرجہا بہتر ہے۔ یہی تعلیم صوفی حضرات دیتے ہیں۔ وہ دُنیا چھوڑنے کی کب تعلیم دیتے ہیں۔ ان کے کہنے کا مقصد تو یہ ہے کہ تم دنیا کے ساتھ اتنا لگاؤ رکھو جتنا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے۔ یعنی دنیا کی دولت ہاتھ آرہی ہے تو اس کی خوشی اور جارہی ہے تو اس کا غم آپ کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائے۔ اس دنیا میں حاکم کی حیثیت سے رہو محکوم کی حیثیت سے نہیں۔ اگر اس دنیا کے رنگ وبو پر فریفتہ ہو کر مغلوب ہو گئے تو یقین جانئے آپ کہیں کے بھی نہ رہے۔ حقیقت میں آپ کی دنیا بھی گئی اور آپ کا دین بھی گیا۔ بس ترکِ دنیا کے متعلق ان کا یہ نظریہ ہے نہ کہ رہبانیت سکھانا۔

صوفی حضرات تو حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ جو حضرات بھی بزرگوں کے سلسلے سے منسلک ہو جاتے ہیں ان کا دین بھی اور دنیا بھی بہتر ہو جاتی ہے۔ کردار کی خرابی سے جو باپ اپنے بچوں کی پرواہ نہ کرتے تھے وہ کسی اللہ والے کی غلامی میں آکر بچوں کی تعلیم وتربیت کا خیال کرنے لگے۔ میاں بیوی کی ناچاقی سے جن کے گھر برباد ہو گئے تھے وہ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے سے آباد ہو گئے۔ جو لوگ زبان کے چٹخارے اور نشے کی خاطر اپنے تمام گھر کے لئے وبالِ جان اور تنگدستی کا باعث بنے ہوئے تھے وہی اللہ والوں کی صحبتوں میں رہ کر بیوی بچوں کے لئے آرام جان ہو گئے۔ دوستو اللہ والوں کے صدقے میں تو ہماری دُنیا آباد ہوتی ہے۔ ان کے بغیر تو ہماری تباہی وبربادی ہے۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ ایسے حضرات کی صحبت جو اللہ کے دین کی خاطر اپنی

جان و مال اولاد سب کچھ لٹانے کیلئے تیار ہوں کیا کسی کو ناکارہ اور کاہل بنا سکتی ہے۔ یہ اللہ کے دیوانے شمع رسالت کے پروانے اپنی نظروں سے خاک کو کیمیا تو بنا سکتے ہیں مگر کیمیا کو خاک بنانا ان کا شیوہ نہیں۔ یہ تو اللہ کے شیر ہیں۔ ان کی صحبت سے شیر تو بن سکتے ہو گیڈر نہیں۔ ان کی صحبت مجاہد تو پیدا کر سکتی ہے مگر بزدل بھگوڑے نہیں۔ ان کی نظر فیض سے دل بیدار تو ہوتے ہیں مردہ نہیں۔ روح کو جلا تو ہوتی ہے مگر کدورت نہیں۔ دل کی اُجڑی ہوئی بستیاں آباد تو ہوتی ہیں مگر برباد نہیں۔ شرط یہ ہے کہ حقیقی صوفی ہو۔ چھٹ بھیوں، ایرے غیرے نتھو خیروں میں سے نہ ہو۔ حضرات ان ہی روشن ضمیر، صاحب دل بلند اخلاق صوفیوں کی بدولت دنیا کا چپہ چپہ اور کونا کونا اسلام کی روشنی سے جگمگا اٹھا تھا۔ جہاں دیکھنے کو ایک بھی مسلمان نہ تھا وہاں ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں کلمہ گو اور جاں نثاران اسلام پیدا ہو گئے۔ متعصب سے متعصب مورخین یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ "اگر اسلام پھیلا ہے تو صوفیوں کی بدولت۔" حضرات خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ نے نوّے ہزار ہندوں کو کلمۂ توحید پڑھایا۔ بادشاہ باوجود مادّی طاقت کے وہ رنگ نہ چڑھا سکے سچ ہے ؎

دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

ناظرین کے لئے صوفیائے عظام کے چند اقوال زّریں درج کئے جاتے ہیں جن کو پڑھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ حضرات رہبانیت کو اختیار کرنے کی تعلیم دیتے ہیں یا اس کو ترک نہ کرنے کی۔

> "ہمیشہ وضو کے ساتھ رہنا۔ کھانے پینے میں احتیاط سے کام لینا۔ گناہوں سے پوری طرح بچنا۔ غیبت اور عیب جوئی نہ کرنا۔ کسی مسلمان کو خواہ آزاد ہو یا غلام حقارت کی نظر سے نہ دیکھنا اور نہ اس کے ساتھ بغض و کینہ رکھنا۔ اپنے سے عاجز اور کمزور پر غصہ اور سختی نہ کرنا۔ یہ باتیں طریقت کی ضروریات میں سے ہیں اور ان کے بغیر طریقت کا کام مضبوط نہیں ہوتا۔" (خواجہ باقی باللہؒ)

"مرد وہ ہے کہ لوگوں میں رہے۔ لین دین بھی کرے۔ اولاد بھی پیدا ہو۔ شریعت کی باتوں پر خود عمل کرے اور دوسروں سے عمل کرائے اور باوجود ان باتوں کے ایک لمحہ بھی یاد الٰہی سے غافل نہ ہو۔" (خواجہ باقی باللہؒ)

"انسان کو شریعت پر چلنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لہذا کل اُمور میں شریعت کو مقدم رکھے، کشف و کرامات لازمی نہیں۔ اعلیٰ درجہ کی سعادت یہ ہے کہ انسان ہمیشہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی پیروی پر قائم رہے۔ یہی شریعت ہے اور اس پر قائم رہنا ہی اصل مقصد ہے۔"

"لقمہ مثل بیج کے ہے۔ اگر حضور قلب کے ساتھ کھایا جائے تو حضور قلب پیدا ہوگا ورنہ پریشانی اور غفلت پیدا ہوگی۔ شبہ کا لقمہ دھوئیں کی طرح ہے جو مقصود کو نظروں سے چھپُا دیتا ہے۔"

(خواجہ باقی باللہؒ)

"توکل یہ نہیں ہے کہ اسباب کو چھوڑ کر بیٹھ رہیں۔ کیونکہ سبب ایک دروازہ ہے جو اللہ پاک نے روزی بھیجنے کے لئے بنایا ہے۔ اگر کوئی شخص دروازے کو اس خیال سے بند کر دے کہ روزی اوپر سے آئیگی تو وہ بے ادبی ہے۔ کیونکہ اللہ پاک نے یہ دروازہ اسی لئے بنایا ہے کہ اسے کھولا جائے۔ یوں تو اللہ کو اختیار ہے کہ وہ اس دروازے میں سے روزی دے یا اس کے اوپر سے۔"

(خواجہ باقی باللہؒ)

"جن چیزوں کا شریعت میں حکم ہے ان کو بجالانا اور جن چیزوں سے روکا گیا ہے ان سے بچنا ذکر ہی میں داخل ہے۔ چنانچہ شریعت کے مطابق خرید و فروخت کرنا بھی ذکر ہے۔ بلکہ باطن کی

ترقیاں شریعت کے بجالانے پر (جو ظاہر سے تعلق رکھتی ہیں) منحصر ہیں۔ پس ظاہر و باطن دونوں کیلئے شریعت مقدم ہے۔ چنانچہ وہ شخص جو شریعت کو بجالاتا ہے وہی صاحب معرفت ہے اور جسقدر اس کی پابندی زیادہ ہو گی اسی قدر معرفت بھی زیادہ ہو گی۔ یاد رکھو شریعت کے تین جزو ہیں ۔ا۔ علم، ۲۔ عمل، ۳۔اخلاص، (حضرت مجدد علیہ الرحمتہ)

"فقیر وہ ہے جس سے شریعت کے خلاف کوئی کام سرزد نہ ہو باحیا بھی ہو حتیٰ کہ اپنی عبادت کو بھی پوشیدہ رکھے اور سوائے خدا کے کسی کی محبت اس کے دل پر غالب نہ ہو۔" (پیر باہو)

"فقراء کبھی اللہ پاک کی پسندیدہ چیزوں کو چھوڑ کر اس کی غضب کی ہوئی چیزوں پر توجہ نہیں کرتے اور اپنے آپ کو تر اور میٹھے لقموں کے بدلے نہیں بیچتے۔ باریک اور آراستہ کپڑوں کی خاطر غلامی اختیار نہیں کرتے۔ احکام شرعیہ کے قیمتی موتیوں کو چھوڑ کو بچوں کی طرح وجد وحال کے اخروٹوں پر خوش نہیں ہوتے۔"

(حضرت مجدد علیہ الرحمتہ)

"میں یہ نہیں کہتا کہ تم تجارت، صنعت وحرفت وغیرہ جملہ اسباب سے الگ ہو جاؤ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ ان کاموں میں غفلت اور ارتکاب حرام سے بچتے رہو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم بیویوں کو چھوڑ دو۔اچھے کپڑے نہ پہنو بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ خبردار بیوی بچوں میں ایسے مشغول نہ ہونا کہ خدا کو بھول جاؤ۔ کپڑوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ اپنے دلوں کو بھی پاک صاف رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں کو دیکھتے ہیں۔"

(شیخ احمد کبیر رفاعیؒ)

"میں یہ نہیں کہتا کہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر بے فکر ہو جاؤ اور اپنے
لئے پہاڑوں میں عبادت کی جگہ بنالو۔ بلکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ
اپنے بال بچوں کی خدمت سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ اپنے
نفس کی لذت کے لئے ان کی خدمت نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کو راضی
کرنے کیلئے ان کی خبر گیری کرو۔" (شیخ احمد کبیر رفاعیؒ)

صوفیائے عظام کے زریں اقوال سے یوں تو کتابیں بھری پڑی ہیں مگر طوالت کی وجہ سے یہاں مختصراً درج کئے گئے ہیں۔ اب اس کتاب کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اکثر و بیشتر بزرگوں کی تصانیف عربی اور فارسی زبانوں میں ہیں چونکہ ہمارے ملک میں ان زبانوں کا مذاق روز کم ہوتا جارہا ہے اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ حسب توفیق ان کی کتابوں کے اُردو تراجم شائع کئے جائیں۔

اس سے پیشتر خواجہ خواگان حضرت مخدومنا دوست محمد قندھاری رحمتہ اللہ علیہ کے مختصر حالات اور ان کے مکتوبات گرامی کا اُردو ترجمہ پیش خدمت ہو چکا ہے اب خواجہ حضرت عثمان دامانی قدس سرہ، اور ان کے نامور فرزند قطب الاقطاب حضرت خواجہ سراج الدین صاحب قدس سرہ کے مکتوبات شریف کا اُردو ترجمہ شائقین کی خدمت میں حاضر ہے جو "تحفہ زاھدیہ" کے نام سے موسوم ہے۔ حضرت خواجہ خواجگان مخدومنا زاھد صاحب حضرت خواجہ سراج الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے چھوٹے فرزند ارجمند ہیں۔ آج کل آپ خانقاہ موسیٰ زئی شریف میں مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہیں اور اپنے فیوضات و برکات سے اللہ کی مخلوق کو سیراب کر رہے ہیں۔

میں اپنی کم مائیگی اور نااہلی پر نظر رکھتے ہوئے اتنا عرض کرونگا کہ اس بات کا خاص اہتمام برتا گیا ہے کہ اصل فارسی نسخوں سے کوئی چیز چھوٹنے نہ پائے۔ عبارت صاف اور سادہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ حضرت خواجہ محمد ابراھیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے اردو ترجمہ کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔ جو کچھ بھی کام ہوا ہے وہ اپنے پیرانِ کبار کی دعاؤں کی برکت سے ہوا ہے۔ بہر حال جہاں کہیں کوئی خامی نظر آئے اس کو میری کم

علمی پر محمول فرماکر اصلاح فرمائیں اور اعتراض کا نشانہ نہ بناکر اس عاجز کیلئے دعائے حصول سعادت دارین فرماتے رہیں۔

مجھے یقین کامل ہے کہ ان مکتوبات شریف کے مطالعہ سے انشااللہ تازگیٔ ایمان، صفائی قلب اور اصلاح نفس نصیب ہوگی اور شریعت مطہرہ کے ساتھ ایک دلی لگاؤ پیدا ہو جائے گا۔ برادران طریقت اور شائقین تصوف کیلئے یہ مکتوبات شریف ایک بے بہانعمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب میں ایسی کتابوں کے مطالعے کا شوق پیدا کرے۔ نیز اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کے فیوضات و برکات سے فیضیاب ہونے اور تاجدار مدینہ سردار عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت مطہرہ پر دائمی سلامتی اور حسن عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں ان مخلص حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے طباعت کے سلسلہ میں ہر ممکن تعاون برتا۔ اللہ بزرگ و برتر ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ خاص طور سے قمر الزماں صاحب مینجنگ ڈائریکٹر اوٹو موبائل انجینئر لمیٹیڈ کیلئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے مخیّر اور مخلص کارکن کی جان ومال میں برکت عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو نیک صالح بنائے اور ان کو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالامال کرے۔ آمین

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندۂ گنہگارم

خادم الفقراء
محمد احمد، ایم، اے
نقشبندی، مجددی، زوّاری

"توکل یہ نہیں ہے کہ اسباب کو چھوڑ کر بیٹھ رہیں۔
کیونکہ سبب ایک دروازہ ہے جو اللہ پاک نے روزی بھیجنے
کے لئے بنایا ہے۔ اگر کوئی شخص دروازے کو اس خیال سے
بند کر دے کہ روزی اوپر سے آئیگی تو وہ بے ادبی ہے۔
کیونکہ اللہ پاک نے یہ دروازہ اسی لئے بنایا ہے کہ اسے
کھولا جائے۔ یوں تو اللہ کو اختیار ہے کہ وہ اس دروازے
میں سے روزی دے یا اس کے اوپر سے۔"

(خواجہ باقی باللہؒ)

حصہ اوّل

❁ **مختصر حالاتِ زندگی**

حضرت خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ

❁ **مکتوبات**

حضرت خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ

وہ شخص جو شریعت کو بجالاتا ہے وہی صاحب معرفت ہے اور جسقدر اس کی پابندی زیادہ ہوگی اسی قدر معرفت بھی زیادہ ہوگی۔ یادرکھو شریعت کے تین جزو ہیں۔ ا۔ علم، ۲۔ عمل، ۳۔ اخلاص۔

(حضرت مجدد علیہ الرحمتہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خواجہ خواجگان قطب الاقطاب خواجہ محمد عثمان دامانی رحؒ کے

مختصر حالاتِ زندگی

ولادت باسعادت

حضرت خواجہ عثمان دامانی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ہفتہ کی شب کو نماز مغرب کے بعد ۱۲۴۴ھ میں کلاچی ڈیرہ اسماعیل خاں کے قصبہ لونی میں ہوئی۔ جب سن تمیز کو پہنچے تو آپ کے والد ماجد نے جو نہایت صالح بزرگ تھے آپ کو تحصیل علوم دینیہ کے واسطے گھر سے رخصت کیا۔ علوم دینیہ کی تحصیل کے بعد اہل اللہ کی محبت آپ کے دل میں جاگزیں ہوئی۔ جستجو اور تلاش کے بعد آپ حضرت قبلہ وکعبہ اسرار العارفین غوث السالکین قطب الواصلین زبدۃ الفقہا وجہبذۃ الفضلاء والعلماء حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قدس سرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر شرفِ بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ کی کل عمر شریف ستر سال دوماہ تیرہ روز ہے۔

خدمت شیخ

بیعت کے بعد سے تمام عمر شیخ کی خدمت میں رہے۔ آپ کو اپنے پیرومرشد سے ایک والہانہ محبت تھی۔ ہر وقت اپنے شیخ کی (خدمت کا خیال دامن گیر رہتا تھا۔ یہاں تک کہ بارہا خانقاہ موسیٰ زئی شریف سے خانقاہ شریف کے کاموں کے واسطے بوقت صبح شہر ڈیرہ اسماعیل خاں تشریف لاتے اور شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی مرضی کے مطابق تمام کام سرانجام دے کر واپس خانقاہ شریف پہنچ جاتے۔ موسیٰ زئی شریف

اور ڈیرہ اسماعیل خاں کا فاصلہ تقریباً بیس کوس یعنی تیس میل ہے۔ غلبہ جذب اور شدت ذوق و شوق کی وجہ سے کسی بھی تکلیف کا احساس نہ ہوتا تھا۔ اکثر خراسان وہندستان کے سفر میں اپنے پیرومرشد کی خدمت میں رہ کر فیوضیات حاصل کرتے رہے۔ اگرچہ حاجی صاحب قبلہ کے خلفاء اور بھی تھے مگر اپنے پیرومرشد کے ساتھ آپ کو بے حد قلبی محبت اور باطنی لگاؤ تھا۔ علاج معالجے میں آپ پیش پیش رہتے تھے۔ غرض حتی المقدور اپنے شیخ کی خدمت کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔

علم ظاہری وباطنی

بیعت ہونے سے پہلے ظاہری علم کی تکمیل کر چکے تھے لیکن بیعت ہونے کے بعد علم حدیث۔ علم اخلاق۔ علم سیر و علم تصوف کی سند اپنے پیرومرشد سے حاصل کی۔ نقشبندیہ، مجددیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، کبرویہ، مداریہ وشطاریہ وغیرہ کے مکمل سلوک اپنے شیخ سے طے کر کے اجازت مطلقہ سے مشرف ہوئے۔

خانقاہوں کا نظام

جب حاجی دوست محمد قندھاری رحمتہ اللہ علیہ کے مرض نے شدت اختیار کی تو آپ نے جناب حاجی عثمان دامانی رحمتہ اللہ علیہ کو بلا کر اپنا خلیفہ مطلق ونائب مقرر کیا۔ خانقاہ شریف موسیٰ زئی۔ خانقاہ شریف دہلی وخانقاہ شریف خراسان وغیرہ کے کل اختیارات قبلہ حاجی صاحب کے سپرد کئے۔

حج بیت اللہ شریف

اپنے شیخ کی وفات کے بعد آپ مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے۔ تین سال بعد چند احباب کے ہمراہ حج بیت اللہ شریف کے لئے روانہ ہوگئے۔ وہاں پہنچ کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعشق کا اسقدر غلبہ ہوا کہ درودیوار سے محبوب کی صورت کا مشاہدہ ہونے لگا، کھانا پینا بالکل ترک کر دیا تاکہ معدہ خالی رہے اور اس طرح دیار حبیب کی

چپہ چپہ زمین کاادب واحترام قائم رہ سکے۔ اسی حالت میں تقریباًاس پاک ومقدس سرزمین پر گیارہ روز تک قیام فرماکر خانقاہ موسیٰ زئی شریف واپس تشریف لے آئے۔

تبلیغ

اس مبارک سفر کے بعد تبلیغ کی کوشش میں کمربستہ ہوگئے۔ تبلیغ کی خاطر جگہ جگہ کاسفر کیا۔ خراسان ودامان اور مختلف شہروں اور مقامات کے لوگوں کودست بیعت سے مشرف فرمایا۔ آپ سنت سنیہ اور ظاہری شریعت کی متابعت پر بہت زور دیتے تھے اور شریعت مطہرہ کی پابندی کرنے والوں کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ کے جتنے بھی خدام تھے وہ سب کے سب اپنے اُٹھنے بیٹھنے کھانے پینے سونے لیٹنے حتی کہ تمام امور میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے۔ آپ پانچوں وقت کی نماز اوّل وقت میں باجماعت پڑھنے کی تاکید فرماتے تھے۔ خانقاہ شریف کے رہنے والوں کو باقاعدہ تہجد کی نماز اداکرنے کی تلقین فرماتے اور نصیحت کرتے کہ دوستو اللہ کی عبادت اوراس کے ذکرواذکار سے غفلت نہ برتو۔ بلکہ تمھاراایک سانس بھی غفلت میں گزرنے نہ پائے۔ یہ بات بارہا زبان مبارک سے ادافرماتے تھے۔

ذکر کن ذکرتا تراجان است
پاکی دل زذکر رحمٰن است

یعنی جب تک کہ جان میں جان ہے برابر اللہ کاذکر کرتارہ کیونکہ اللہ ہی کے ذکرسے دل پاک وصاف ہوتاہے۔

خانقاہ عالیہ کا خرچ توکل پر

خانقاہ عالیہ کے خرچ واخراجات کے لئے اللہ جل شانہ کی غیبی مدد شامل حال تھی۔ گوآمدنی کا کوئی ظاہری ذریعہ نہ تھا لیکن پھر بھی خانقاہ شریف میں چالیس پچاس آدمی مستقل رہائش رکھتے اوراتنے ہی آدمی آتے جاتے رہتے تھے۔ سالانہ جلسے کے ایام یامخصوص اوقات میں مہمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوجاتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل

وکرم سے کبھی خرچ میں کمی کی شکایت پیدا نہ ہوئی۔ ان حالات کے پیش نظر بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ آپ یا تو کیمیاگر ہیں یا آپ کے پاس دست غیب کا کوئی عمل ہے۔ مگر یہ سب کچھ محض فضل رب تھا۔

کبھی کسی امیر سے نذر یا نذرانہ قبول نہیں کیا۔ لنگر کا تمام خرچ اللہ توکل پر چلتا تھا۔ ایک دفعہ کڑی افغانان قوم توخی لٹک کے لوگوں نے متفقہ طور پر مل کر عرض کی کہ حضور لنگر کے خرچ کے لئے ایک کاریز اور زمین جو کہ ہم لوگوں کی ملکیت ہے حضور کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں اس کی قیمت تقریباً دس ہزار روپیہ ہے جس سے سالانہ آمدنی تقریباً دو ہزار روپے ہو جائیگی، آپکی بڑی مہربانی ہوگی اگر آپ قبول فرمائیں۔ آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا

دوست مارا زر دہد منت نہد
رازق ما رزق بے منت دھد

ایک دن غلام نبی صاحب قوم بابڑ موسیٰ زئی سکنہ چودھواں نے حضور کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی جس میں تحریر تھا کہ حضور بندہ لنگر کیلئے دو ویل زمین آپ سیاہ ۱۶/۱۵ حصہ خراس اور ایک میوہ کا باغ خدمت اقدس میں بہ تسلیم و رضا پیش کرنا چاہتا ہے اس کی قیمت تقریباً بارہ ہزار روپے ہے۔ نیز یہ خواہش ہے کہ خادم کی حیثیت سے خانقاہ شریف میں قیام کروں اور خدمت عالیہ میں رہ کر عمر کے باقی حصہ کو اللہ کی یاد میں گزاروں۔ آپ نے جواب میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے فقیر کے لنگر کا خرچ وغیرہ اللہ کے توکل پر ہے۔ ہمارے پیران کبار کا سب کاروبار اللہ کے بھروسے پر چلتا رہا ہے۔ زمینوں کا قبول کرنا اور دولت کا جمع کرنا ہمارا شیوہ نہیں۔ فقیر کو معذور خیال کریں۔ ہاں خانقاہ شریف آپ کا گھر ہے آپ بخوشی تشریف لائیں اور قیام فرمائیں، انشاءاللہ فقیر کی توجہ اور دعا شامل حال رہے گی اس کے بعد بھی غلام نبی صاحب نے مختلف طریقوں سے کوشش کی کہ حضور نذرانہ کو قبول فرمائیں، مگر آپ نے قبول نہیں کیا۔

عجز وانکساری

حالانکہ آپ کے ہزاروں مرید تھے، لیکن کبھی پیری یا شیخی کا دعوی نہیں کیا۔ اپنے آپ کو شیخ حضرت خواجہ خواجگان حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ شریف کا خادم بتانے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ کسر نفسی کا یہ عالم تھا کہ کبھی کوئی فتوی وغیرہ نہ دیتے تھے فرماتے تھے میں درویش ہوں فتوی دینا مفتیوں کا کام ہے۔ حالانکہ آپ عالم باعمل تھے اور آپ کا کتب خانہ اتنا بڑا تھا کہ اسقدر کتابیں جتنی اس میں تھیں پنجاب وہندستان کے کسی کتب خانے میں موجود نہ تھیں۔ جو لوگ آپ سے دعا کے طالب ہوتے تھے آپ بھی ان سے اپنے لئے اور اپنے صاجزادے کے لئے دعائیں طلب فرماتے۔

مولوی نورالحق شاہ پوری نے ایک قصیدہ مداحیہ آپکی شان میں لکھ کر خدمت اقدس میں روانہ کیا۔ آپ نے اس کے جواب میں لکھا۔

"آپ کا نوازش نامہ پڑھ کر خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی۔ خوشی آپ کے اشتیاق پر ہوئی اور رنج اس لئے کہ آپ نے میری تعریف کرنے میں وقت ضائع کیا۔ اور مدح بھی کی تو ایسے شخص کی جو اس کا مستحق نہیں ہے۔"

غرض آپ ہر معاملے میں کسر نفسی پیش نظر رکھتے اور ہمیشہ عجز وانکساری سے کام لیتے تھے۔

مختلف امراض

آپ کو مختلف قسم کے امراض لاحق رہتے تھے۔ آپ عام طور پر رعشہ، فالج ضیق النفس اور دوران سر میں مبتلا رہتے تھے۔ خصوصاً سردی کے موسم میں کثرت سے بیمار رہتے تھے لیکن کبھی بھی حرف شکایت زبان مبارک پر نہیں آیا۔ بلکہ خندہ پیشانی سے تمام تکالیف برداشت کرتے تھے اور ہر حال میں اللہ کا شکر بجالاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ یہ سب بیماریاں اللہ تعالیٰ کی ملازم ہیں جو فقیر کو خدمت کیلئے عطا کی گئی ہیں۔

وصال سے چند سال پیشتر کی حالت

وصال سے پانچ سال پہلے احباب، درویشوں اور عزیز واقارب سے تعلق قطع کرنے کا ارادہ کر لیا۔ فرماتے تھے اب تو یہ دل چاہتا ہے کہ گوشہ تنہائی اختیار کرلوں۔ میرا اب آخری وقت ہے۔ لیکن کیا کیا جائے لوگ دور دراز کا سفر طے کر کے باطنی فیض کے لئے پاس آتے ہیں۔ لہذا تنہائی اختیار کرنا میرے لئے مناسب نہیں۔ کبھی کبھی فرماتے بس میری حالت تو ایسی ہے کہ قبر کے کنارہ پر بیٹھا ہوں اور پاؤں لحد میں لٹکائے ہوئے ہوں۔

وصال سے ایک سال پیشتر قرب وجوار سے آنے جانے والوں کو مختلف قسم کی نصیحتیں فرماتے۔ "اے دوستو اس ملاقات کو آخری ملاقات خیال کریں۔ پھر شاید ملنا ہو یا نہ ہو۔ یہ عارضی زندگی بہت قیمتی ہے۔ اس کو غفلت میں نہ گزارو۔ ہمیشہ اللہ کے ذکر واذکار میں لگے رہو اور مولا کی یاد میں ہمہ تن مصروف رہو۔ بس ظاہر وباطن کا فائدہ اسی میں ہے۔ بندہ کا کام بندگی کرنا ہے۔ خبر دار غفلت میں کوئی لمحہ بھی گزرنے نہ پائے ورنہ آخرت میں پچھتانا پڑے گا اور یاس وناامیدی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔"

بعض دوستوں کو لکھتے تھے کہ دنیا بھروسے کی جگہ نہیں۔ یہ سرائے فانی ہے اپنا اصلی وطن آخرت ہے۔ بس فقیر کے حق میں خاتمہ بالخیر کیلئے دعا کرتے رہیں عاجز بھی آپ سب کے لئے دعا گو ہے۔ عمر کے آخری سال میں امراض نے شدت اختیار کرلی تھی۔ جس کی وجہ سے آپ نہایت نحیف وکمزور ہوگئے تھے۔ گرمی وسردی برداشت کرنے کی طاقتوت وتاب نہ رہی تھی۔ چنانچہ فرماتے تھے کہ مسجد شریف سے تسبیح خانہ تک کا فاصلہ طے کرنا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا میں نے کوئی لمبا سفر اختیار کیا ہے۔ صبح کی نماز کیلیے محلسرای مبارک سے مسجد تشریف لاتے۔ کل فاصلہ تقریباً بیس قدم ہے لیکن مسجد پہنچنے میں کمزوری کی وجہ سے تین جگہ بیٹھنا پڑتا۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ فجر کی نماز لمبی قرات کے ساتھ کھڑے ہو کر ادا فرماتے اور اس کے بعد حلقہ شریف حسب معمول کراتے۔ یہ خداداد طاقت تھی۔

رجب کی انیس تاریخ تھی کہ آپ سخت بیمار ہوگئے۔ چوبیس روز تک متواتر بیمار رہے آپ کو شدید قسم کا بخار تھا اور اسہال کی زیادتی تھی۔ اللہ کے نام پر جانور ذبح کئے گئے اور غریب غربا و مساکین میں تقسیم کئے گئے تاکہ مرض میں افاقہ ہو۔ یونانی علاج کارگر نہ ہوا۔ حتی کہ مجرب دوائیں بھی استعمال کرائی گئیں جو بجائے فائدے کے مضر ثابت ہوئیں۔

مہمان نوازی

جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے کہ سخت مرض کے باوجود نماز باجماعت کھڑے ہو کر ادا فرماتے رہے۔ آخر میں اسہال کثرت سے جاری ہوگئے جس کی وجہ سے اٹھنے بیٹھنے کی طاقت بالکل نہیں رہی۔ حتی کہ ناطاقتی کی وجہ سے زبان مبارک میں لکنت پیدا ہو گئی تھی۔ اس نازک حالت میں بھی مہمانوں کا خیال تھا۔ سینکڑوں لوگ عیادت کیلئے تشریف لاتے تھے۔ ہر ایک سے آپ مصافحہ کرتے اور فرماتے اور انکی احوال پرسی فرماتے۔ جو جانا چاہتا اس کو جانے کی رخصت فرماتے اور قیام کرنا چاہتا اس کو قیام کیلئے اجازت فرماتے۔ ایک دن اس شدید مرض کی حالت میں بھی بعد نماز عشاء دریافت فرمایا۔ " میرے مہمانوں کی خاطر خواہ خدمت کی گئی ہے یا نہیں؟ فلاں مکان میں کون کون حضرات ٹھہرے ہوئے ہیں؟ اور فلاں حجرہ میں کون کون؟ ان کو کپڑے اور لحاف مہیا کر دیئے گئے یا نہیں؟ خدام نے عرض کی کہ حضور آپ کچھ فکر نہ کریں ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بخوبی انتظام کر دیا گیا ہے۔ غور تو کرو کتنے اچھے مہمان نواز تھے کہ اس شدید مرض میں اپنی جان کی پرواہ نہ کی بلکہ مہمانوں کا خیال دامنگیر رہا۔

شدت امراض کے غلبہ اور کمزوری کے عالم میں بھی نصیحتیں کرتے رہے ملا صاحب نیازی کو جو بہت عمر رسیدہ تھے نصیحت فرمائی۔ "ملا صاحب میری حالت پر غور کرو اور عبرت حاصل کرو۔ دیکھو آخرت کے غم کو دل سے نہ بھلانا، اور اس لمبے سفر کے لئے کچھ نہ کچھ توشہ ضرور جمع کرنا۔" ملا محمد رسول صاحب سے فرمایا۔ "کسی چیز کا غم نہ کرنا مگر دین کا، احکام دین کی تعمیل میں کوئی کمی نہ آنے پائے اور کوئی بھی سانس

غفلت میں نہ گزرے۔ " جب یہ نصیحت آمیز الفاظ زبان مبارک سے قبلہ محمد رسول صاحب نے سنے' تو ان پر جذبہ طاری ہو گیا۔ شیخ شہزاد صاحب کو فرمایا۔ " دیکھئے میری حالت کا پہلے سے مقابلہ کیجئے۔ کہاں گئی میری وہ تیز رفتاری۔ کیا ہوا میری خوش بیانی اور خوش کلامی کو، آہ کدھر ہے میری طاقت جسمانی اور میری فہم معانی، کہاں ہے میری قوت و حواس جوانی، خبر دار خبر دار! میری حالت زار سے عبرت حاصل کرو"۔

اس کے بعد فرمایا کہ دوستو' ان تمام حضرات کے لئے جو اس سلسلہ سے منسلک ہیں۔ جو یہاں سے بعد عیادت تشریف لے گئے ہیں اور جو اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے ہیں دعائے خیر کرو اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے دربار کے فیوضیات و برکات سے سرفراز فرمائے اللہ تعالیٰ ان کی دینی مرادیں بر لائے اور ان کو دینی کامیابی عطا فرمائے۔ آمین بس فقیر کا آخری وقت ہے اور آخری ملاقات ہے۔ اللہ پر بھروسہ کریں' اللہ بس باقی ہوس۔"

جناب مولانا مولوی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور یہ الفاظ جو آپ نے فرمائے ہیں از روئے الہام فرمائے ہیں یا مرض کی بناء پر؟ حضرت قبلہ نے کچھ دیر خاموشی اختیار کی اسکے بعد فرمایا کہ مجھ میں اب قوت گویائی نہیں۔

وفات سے ایک دن پیشتر حضرات خواجہ خواجگان سراج الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت محمد سعید صاحب آخوندزادہ رحمتہ اللہ علیہ اور مولانا شیرازی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو غسل دینے کی اجازت فرمائی۔

وصال مبارک

۲۲ر شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ منگل کے روز بوقت اشراق حضرت قبلہ عالم و عالمیان قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس وضریحہ المقدس نے اس دار فانی سے جہان جاودانی کا سفر اختیار کیا اور اپنے جاں نثاروں کو بے کسی و بے بسی کے عالم میں چھوڑ گئے۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون O

وفات کے وقت تمام وجود مبارک سے ذکر جاری تھا۔ آخری سانس کے

ساتھ کلمہ طیبہ **لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ** زبان مبارک سے نکلا۔ آپ کے وصال پر ملال پر احباب پر جو رنج والم کا عالم طاری تھا وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے۔ کسی پر جذب کی حالت طاری تھی تو کسی پر سکتہ کا عالم۔ کوئی گریہ وازاری کر رہا تھا تو کوئی دل تھامے ہوئے دم بخود تھا کوئی اللہ ہو کے نعرے لگا رہا تھا تو کوئی حق حق کے۔ کسی کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ میرے خواجہ! میرے رہبر! میرے ہادی! میرے شیخ! میرے آقا! آہ اب وہ صحبت کہاں! کسی گوشہ سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی۔ "صبر کرو صبر **کل نفس ذآئقة الموت**

درد لم بودکہ ہر گز نہ شوم از تو جدا
چہ کنم چارہ ندارم کہ خدا کرد جدا

تجہیز و تکفین

وصیت کے مطابق حضرت خواجہ سراج الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ وجناب مولوی محمود شیرازی صاحب رحمتہ اللہ علیہ وجناب محمد سعید آخوندزادہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو غسل دیا۔ آپ کی وفات حسرت آیات کی خبر ایک ہی رات میں دور دراز علاقوں تک پہنچ چکی تھی۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں مخلوق خدا جنازہ میں شرکت جوش محبت میں اطراف وجوانب کے شہروں سے اُمڈی چلی آرہی تھی۔ جس وقت آپ کا جنازہ مبارک اٹھایا گیا تو ہجوم کا یہ عالم تھا کہ ہاتھ چارپائی تک نہ پہنچ سکتا تھا میرا صاحب قلندر نے جو بہت طویل القامت اور لحیم شحیم جوان تھے حضور کے جنازہ مقدسہ تک بڑی مشکل سے دوانگلیاں پہنچائیں۔

غرض جنازہ مبارک کو خانقاہ شریف کے صحن میں لایا گیا اور صفوں کا انتظام کیا گیا۔ اسقدر جم غفیر تھا کہ تمام خانقاہ شریف میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی یہاں تک کہ خانقاہ شریف کے دروازے سے باہر بھی کئی صفیں کھڑی تھیں۔ حضرت قبلہ وکعبہ جناب مولانا سراج الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور نماز ظہر کے بعد حضرت قبلہ وکعبہ ملجائے بیکساں وماوی بے مائیگاں، انیس غریباں وتکیہ گاہ مسکیناں

یعنی خواجہ محمد عثمان صاحب قطب دوراں نور اللہ مضجعہ الشریف ومرقدہ المنیف کی تدفین کا کام کیا گیا۔

"منها خلقنا كم وفيها نعيد كم ومنها نخرجكم تارة اخرى"

✿✿✿✿

حضرت خواجہ عثمان دامانی رحمتہ اللہ علیہ

کے خلفائے عالی مقام کے اسمائے گرامی

۱۔ جناب حضرت لعل شاہ صاحب سید ہمدانی بلاولی رحمتہ اللہ علیہ
۲۔ میاں فاضل صاحب قوم اوان رحمتہ اللہ علیہ
۳۔ مولوی مہر محمد صاحب انگوی اوان رحمتہ اللہ علیہ
۴۔ مولوی نور خاں صاحب چکڑالوی قوم اوان رحمتہ اللہ علیہ
۵۔ مولوی ہاشم علی صاحب بگھاروی رحمتہ اللہ علیہ
۶۔ ملا بیگ محمد صاحب سر بریدہ خراسانی رحمتہ اللہ علیہ
۷۔ ملا محمد رسول صاحب لٹون افغان خراسانی رحمتہ اللہ علیہ
۸۔ جناب مولوی محمود شیرازی صاحب رحمتہ اللہ علیہ
۹۔ قاضی عبدالرسول صاحب انگوی قوم کھچی رحمتہ اللہ علیہ
۱۰۔ میرا صاحب قلندر رحمتہ اللہ علیہ
۱۱۔ مولوی حسین علی صاحب قوم میانہ ساکن وان بھچراں رحمتہ اللہ علیہ
۱۲۔ سیّد امیر شاہ صاحب ہمدانی بلاولی رحمتہ اللہ علیہ
۱۳۔ حاجی حافظ سیّد میر احمد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ
۱۴۔ سیّد اکبر علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ

نوٹ

ان خلفائے عظام کے حالات فوائد عثمانی میں درج ہیں۔
یہاں طوالت کی وجہ سے نہیں دیئے گئے۔

خواجہ عثمان دامانی رحمتہ اللہ علیہ

مکتوب ۱

بنام جناب مولوی محمود شیرازی صاحب رحمتہ اللہ علیہ

خدا کے راستے میں جانبازی کی ضرورت اور اختلافی مسائل میں بحث ومباحثہ کی ممانعت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علٰی عبادہ الّذین اصطفٰی.

فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ کی طرف سے جناب معارف آگاہ فیض مآب مولوی محمود شیرازی صاحب کو معلوم ہو کہ ایک دن میں آپ کے دو مکتوبات گرامی موصول ہو کر کاشف احوال ہوئے

مکرمی! انسان کے قلب کی مثال آسمان کی طرح ہے۔ جو کبھی صاف ہوتا ہے اور کبھی ابر آلود۔ شیطان لعین انسان کا طاقتور دشمن ہے۔ یہ اس گھات میں لگا رہتا ہے کہ اپنے مکروفریب کے ذریعے بیچارے انسان کو غلط راستے پر لے جائے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ خدا کے راستہ میں جانبازی کی ضرورت ہے۔ اس لئے چاہیے کہ سوائے اللہ کے

کسی غیر کی طرف توجہ نہ کریں۔ بس اپنے قلب کی سلامتی میں کوشاں رہیں۔ اللہ پر بھروسہ کر کے صراط مستقیم پر چلتے رہیں اور اس سے منہ نہ موڑیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اس کے دوستوں کے وسیلے کے سوا کوئی اور چیز ملجا وماوی نظر نہیں آتی۔ فقیر کی طرف سے کسی قسم کا تردد اور تشویش نہ رکھیں۔ فقیر آپ سے خوش ہے۔ دعا ہے خدا واحد قدوس بھی آپ سے خوش رہے۔ یہ عاجز ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہے کہ خداوہ مبارک گھڑی نصیب فرمائے جبکہ آپ کو استقامت حاصل ہو تاکہ سکون قلب کے ساتھ آپ حضرات گرامی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم السامی کے طریقے کی اشاعت بخوبی کر سکیں۔ اور اپنے حضرات کے فیض سے لوگوں کو پوری طرح مستفیض فرمائیں۔ فقیر کی طرف سے ہر قسم کا اطمینان رکھیں اور خود صحیح نیت کے ساتھ شب وروز اللہ کے ذکر میں مشغول رہیں، احقر بہ دل وجان آپ کے ساتھ ہے۔ اس آخری وقت میں جو کہ امتحان وآزمائش کا وقت ہے ہر طرح جواں مردی سے کام لیں۔ فقط

ہاں آپ نے جو آڑی والے مریدوں کی استدعاء توجہ کے بارے میں دریافت فرمایا ہے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ کام آپ کے سپرد ہے۔ اس حقیر کو کیا معلوم کہ وہ دل سے استدعا والتماس کر رہے ہیں یا امتحان لینا چاہتے ہیں۔ وہاں کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے موقع ومحل کے مطابق جس طرح مرضی ہو کریں۔ اگرچہ یہ جواب شخص معین کے سوال کے متعلق ہے۔ لیکن بحسب معنی فقیر نے عام کہا ہے۔ مولویوں کے اختلاف اور قیل وقال کو پیش نظر رکھ کر اختلافی مسائل پر بحث ومباحثہ سے پرہیز کریں اور تنہائی اختیار کریں۔ فقیر نے یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔ ہاں وقت ضرورت اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ جو کچھ آپ نے اپنی باطنی کیفیت کے متعلق تحریر فرمایا تھا تو جناب اس سلسلے میں یہ عرض ہے کہ ہمارے لئے تو عبادت کرنا فرض ہے۔ اس کے نتائج اور ثمرے کی توقع نہ کریں۔ ہمارے حضرات گرامی نے باطنی کیفیت کے نتائج اور ثمرات کو اس طریقے کے بچوں کے بہلانے کا ایک ذریعہ قرار دیا ہے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ اس سے زیادہ اہمیت دینا اپنے

پیران کرام سے انکار کرنا ہے۔ اگر کبھی عالم شہادت یا عالم مثال یا وجدان و فراست کے طور پر کچھ حالات منکشف ہو جائیں اور سالک ان پر فخر کرنے لگے تو یہ اس کی نادانی ہے کیونکہ حضرت مجدد و منور الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ صوفی جب تک اپنے آپ کو کافر فرنگ سے بدتر نہ جانے اس وقت تک کافر سے بدتر ہے۔ پس خلاصہ تو یہ ہے جو بیان کیا گیا۔ فقیر بمع جمیع خاندان و جملہ اہل دروں و بیروں تاحال خیریت سے ہے۔ البتہ بچے آپ کو بہت یاد کرتے ہیں۔ رات کو محمد سیف الدین کہنے لگا کہ چچا جان کہاں گئے اور ان کے کاغذ کدھر ہیں۔ عزیزم سراج الدین و محمد بہاء الدین کے متعلق کیا لکھا جائے کہ سالہا سال ایک ہی حجرے میں آپ لوگوں کی نشست و برخاست رہی ہے۔ خداوند کریم آپ کے تمام کام آپ کے حسب منشا سرانجام فرمائے۔ آمین۔

بالنون و الصّادوالہٖ الامجاد صلی اللّٰہ علیہ وسلم

فقیر نے عین اضطراب کی حالت میں اپنے گرم کمرے میں جگہ بنالی ہے اپنے مطلب کو مد نظر رکھو اور دوسرا کام نہ کرو۔

فقط والسلام

✿✿✿

ہمت نہ ہارنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کو قوی مومن، ضعیف مومن سے زیادہ پیارا ہے اور ہر ایک میں خیر ہے۔ جو چیز تمہیں نفع دے اس کی حرص کرو اور اللہ سے مدد چاہو اور ہمت نہ ہارو۔ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو (یوں) مت کہو اگر میں ایسا کرتا تو یوں ہو جاتا، لیکن (یہ بات) کہو کہ "اللہ نے اندازہ کیا، جو چاہا اُس نے کر ڈالا۔ اس لئے کہ "لو" یعنی "اگر" شیطان کے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔"

مکتوب ۲

بنام جناب مولوی محمد امتیاز علی خان صاحب

حقیقت وجود عدم اور عورتوں کی اجازت کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ.

اما بعد۔ محبت واخلاص نشان محمد امتیاز علی خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد تسلیمات وتکریمات کے فقیر حقیر لاشی کی طرف سے معلوم ہو کہ منعم حقیقی جل شانہ کے فضل وکرم سے فقیر یہاں پر ہر طرح خیریت سے ہے۔ نیز آپ کی خیریت سلامتی، عافیت اور شریعت مطہرہ پر دائمی استقامت کے لئے درگاہ رب العزت میں دعا کرتا ہوں۔

عرض یہ ہے کہ آپ کا نامہ گرامی اس ناکارہ درویش کو موصول ہو کر باعث مسرت ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جمیع عوارضات وتکالیف سے نجات فرمائے اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے اور پیران کبار علیہم الرضوان کے صدقے میں اپنی ذات مقدس کی محبت سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

آپ نے حقیقت وجود عدم اور عورتوں کی اجازت کے متعلق دریافت فرمایا

ہے۔وجود عدم کے متعلق یہ عرض ہے کہ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک واجب الوجود، اور دوسرا ممکن الوجود۔ واجب الوجود اللہ جل شانہ کی صفت ہے۔ ممکن الوجود کا اطلاق ماسوی اللہ پر ہوتا ہے۔ جب واجب الوجود تھا اس وقت کوئی بھی نہ تھا۔ اس مرتبے کو عدم سے تعبیر کرتے ہیں۔

پس مقابلہ کہاں ہوا۔ مقابلہ تو ان دو چیزوں میں ہوتا ہے جو صفت میں برابر ہوں، یہاں پر تو مساوات نام کو بھی نہیں۔ حضرت امام الطریقت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مذہب کے مطابق ممکن کی حقیقت عدم ہے۔ پس ممکنات کے حقائق عدمیات ہوئے نہ کہ غیر۔ قرآن مجید میں سیپارہ والمحصنت سورہ نساء میں ہے۔

"ما اصابك من حَسَنَةٍ فمن الله وما اصابك من سيئةٍ فمن نفسك"

اے انسان تجھ کو جو کوئی خوش حالی پیش آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور جو کوئی بدحالی پیش آتی ہے وہ تیرے ہی سبب سے ہے۔

صاحب من ہمارے حضرات مجددیہ کے مذہب میں اعدام اضافیہ وظلال صفات حقیقیہ کے حقائق ہیں یعنی ان اعدام نے اسماء اور صفات کے تقابل کی بناء پر علم الٰہی میں ثبوت پیدا کیا ہے اور انوار و صفات کے مبصر ہوئے ہیں اور عالم کے تعینات کے لئے مبادی بنے اور خارج ظلی جو کہ خارج حقیقی کے ظل کے ساتھ موجود ہوئے ہیں۔ دنیا اسی عدم وجود کی ترکیب سے آثار خیر وشر کے مصدر ہوئی ہے۔ جہت عدم ذاتی سے دنیا کسب شر کرتی اور جہت وجود ظلی سے کسب خیر کرتی ہے۔ فقط۔ اگر یہ مسئلہ آپ کی سمجھ میں آجائے تو فہو المراد۔ ورنہ تو مولوی شیرازی صاحب سے مل کر بالمشافہ اس خط کے مضمون کو سمجھ لیں۔

وہ جو آپ نے عورتوں کی اجازت کے متعلق دریافت فرمایا ہے تو مخدوما اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ اگر سالک کو دوام حضور، فنائی قلب و تہذیب واخلاق اور

اتباع سنت پر استقامت حاصل ہو جائے تو اس کو اجازت دیدیتے ہیں، مگر یہ اجازت کا ادنی درجہ ہے اور اوسط واعلیٰ درپیش ہے۔ لیکن عورتوں میں سے کسی خاص کو اجازت دینا مرشد کی رائے پر منحصر ہے۔ پر ایسا کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے تاکہ طریقے میں آیندہ کسی قسم کا کوئی نقصان واقع نہ ہو۔

۞۞۞

ورثاء کے لئے مال چھوڑنا

حضرت سعدؓ بن وقاص سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے سال میرے شدید درد کی وجہ سے عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں ں ے کہا: میرا درد جس حد کو پہنچ چکا ہے وہ آپ ﷺ دیکھ ہی رہے ہیں۔ میرے پاس بہت سامال ہے اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہی ہو سکتی ہے، کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ”نہیں“ میں نے کہا، آدھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ میں نے عرض کیا: اچھا ایک تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں ایک تہائی، اور ایک تہائی بھی بہت ہے، اس لئے کہ تمہارا اپنے وارثوں کو خوش حال چھوڑ جانا اس بات سے بہتر ہے کہ تم ان کو فقر و فاقہ کی حالت میں چھوڑ کر مرو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔“

مکتوب ۳

بنام سیّد سردار علی شاہ صاحب

باطنی ترقی کے انحصار کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

الحمد للّٰہ وسلام عَلٰی عبادہ الذین اصطفی

بخدمت سیادت ونجابت دستگاہ جناب سید سردار علی شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات ودعوات کے معلوم ہو کہ نامہ گرامی موصول ہوکر باعث مسرت ہوا۔ عاجز نے آپ کے لئے بہت دعائیں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ساوی وانفسی دشمنی کے شر سے خلاصی عطا فرمائے اور اپنی ذات پاک کی محبت سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

عزیز من باطنی ترقی کا انحصار سچ بولنے اور حلال روزی پر ہے۔ نیز اپنے قول وفعل میں اٹھتے بیٹھتے، ہمیشہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ طریقہ نقشبندیہ احمدیہ مجددیہ رضوان اللہ علیہم پر پورا پابند رہنا واجب ہے۔ یہ یاد رہے کہ شریعت شریف کے اتباع بغیر اگر مختلف قسم کے احوال مشاہدے میں آتے ہوں تو بزرگوں کے نزدیک ان کا کوئی اعتبار نہیں اور یہ سب کے سب بے سود ہیں۔ سالک کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ اپنے قیمتی وقت کو جس کا کوئی بدل نہیں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں صرف کرنے کی دن رات جدوجہد کرتا رہے۔ پس شریعت کی اتباع کرنا لازمی ہے۔ اصلی مقصد یہی ہے ورنہ تو سب بے کار۔

فقط والسلام مع الاکرام

مکتوب ۴

بنام جناب مولوی محمود شیرازی صاحب

فضول چیزوں سے پرہیز اور لوگوں کے ساتھ حسب ضرورت میل جول رکھنے کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

مخدومی ومکرمی جناب مولوی محمود شیرازی صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔ فقیر حقیر لاشی عثمان عفی کی طرف سے بعد تسلیم وتکریم معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سب خیریت ہے۔ نیز دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی جمیع حوادث سے محفوظ رکھے آمین۔ اور شریعت پر پوری پوری استقامت عطا فرمائے۔ آمین

آپ نے ناموافق حالات اور زمانے کے اختلاف کی بناء پر جو اپنے باطنی حالات لکھے ہیں تو اس بارے میں عزیز من عرض یہ ہے کہ داستان عشق کی کوئی حد نہیں۔ آپ نے مفصل جواب دینے کیلئے کہا ہے لیکن بوجہ بخار ایسا کرنے سے قاصر ہوں عقلمند کیلئے اشارہ کافی ہے۔ تھوڑے کو زیادہ سمجھیں۔ آجکل کے حالات اور زمانے کے مطابق اللہ تعالیٰ جل شانہ پیران کبار علیہم الرضوان کی برکت سے سچے اعتقاد رکھنے والے مرید پر اس کی صلاحیت کے موافق فیض کا القاء کرتا ہے۔ شیطان

لعین و نفس امارہ دونوں انسان کے قوی دشمن ہیں جو ہر وقت ساتھ لگے رہتے ہیں۔ حالانکہ ایسے سالک پر جو مرید صادق ہوان کا کوئی بس نہیں چلتا یہ بھی معلوم ہو کہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے طریقے میں آخری مقامات میں نکارت وجہالت لازمی پیش آتی ہے، یعنی کوئی کیفیت محسوس نہیں ہوتی۔ حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے خود بھی فرمایا ہے کہ اس طریقے میں صحو خالص عوام کی قسمت میں ہے اور بے خودی مجنوں ودیوانوں کے لئے اور ان دونوں کے مابین کا معاملہ خاص کا ملوں کے لئے ہے۔

الحمداللہ اس جل شانہ نے آپ کواس قسم کے حالات سے سر فراز فرمایا ہے۔ آپ کو چاہیے کہ اپنے قیمتی اوقات کو حتی الوسع اس کے ذکر وفکر میں گزاریں۔ حدیث شریف کے پیش نظر اور پیران کبار علیہم الرضوان کے حالات کے موافق اس زمانے کے لوگوں کے ساتھ حسب ضرورت میل جول رکھیں۔ باقی فضول چیزوں کی طرف کوئی التفات نہ کریں۔ شیخ عبداللہ یافعی مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ "اولیا کا فیض ہر چیز پر برستا ہے۔ چاہے وہ چیز فیض قبول کرنے کی استعداد رکھتی ہویا نہیں"۔

✡✡✡

تقدیر

ابو خزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ جھاڑ پھونک کا ہمارے ہاں رواج ہے، دوا دارو اور علاج معالجہ بھی ہوتا ہے اور دشمن کا حملہ ہو تو ڈھال سے بچاؤ بھی کیا جاتا ہے۔ کیا یہ سب چیزیں اللہ کی مقرر کی ہوئی تقدیر کو پھیر سکتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ بھی تقدیر کا ایک حصہ ہے۔"

مکتوب ۵

بنام محمد امتیاز علی خاں صاحب

پیر کی مخالفت اور قلب کی سلامتی

کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللہ وسلام علی العبادہ الذین اصطفیٰ.

امابعد !محبت واخلاص نشان صداقت واختصاص عنوان محمد امتیاز علی خاں صاحب

اوصلك اللّٰہ تعالیٰ غایة مایتمنا .

بعد سلام مسنون ودعوات ترقیات دارین مشحون فقیر حقیر لاشے عثمان عفی عنہ کی طرف سے معلوم ہو کر کلی وجزوی حالات وعروض خطرہ وغیرہ اور روئداد خطرہ مع دلائل براہین سے آگاہی ہوئی۔

جناب من بندہ کے لئے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع فرائض میں فرض، واجبات میں واجب اور سنن میں سنت ہے۔ پیران کبار کی پیروی کرنا اور ان کے آداب واطوار کر بجالانا مرید کی محبت واستطاعت پر منحصر ہے۔ اگر مرید اپنے پیر سے محبت کرتا ہے تو وہ کسی کام میں بھی اپنے پیروں کے طریقے کے خلاف کوئی قدم نہیں

اٹھائے گا۔ پیر کی مخالفت اس کی باطنی ترقی میں یقیناً رکاوٹ کا سبب بن جاتی ہے۔ بس حتی الوسع ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ اس طرح کی پابندی ایسا مرید کر سکتا ہے جو شادی شدہ نہ ہو اور فارغ البال ہو یااس کے پاس پہلے سے طریقہ حلال سے حاصل کی ہوئی روزی موجود ہو۔ اگر وہ صاحب اولاد ہے اور اس کے پاس کوئی وجہ معاش نہیں ہے تو ایسی صورت میں یہ دیکھنا پڑے گا کہ اس کو توکل میں کمال حاصل ہے یا نہیں۔ کبھی کبھی خطرہ اور پریشانی اس کی جمعیت میں پیدا تو نہیں ہو جاتی اگر ہو جاتی ہے تو ایسے پریشان شخص کے لئے ضرورت کے مطابق حلال روزی کمانا فرض ہے۔

پس مرید صادق کو چاہئے کہ وہ غیر اللہ سے اپنے باطن کو پاک وصاف رکھے اور حضور اکرم حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اتباع کرے اور پیران کبار کے آداب واطوار کو ملحوظ رکھے۔ اپنا کام کرتا رہے۔ لوگ اسے برا کہیں یا اچھا اس کی کوئی پرواہ نہ کرے اور اپنے قلب کی سلامتی کو اپنا مطلوب و مقصود اعلیٰ جانے۔ جتنا بھی شریعت غرا کی اتباع میں ظاہر وباطن طور سے کوشش کریں گے آپ کو اتنا ہی زیادہ فائدہ حاصل ہو گا۔

اپنے کام میں لگے رہیں اور اہل دنیا سے جو دولت کے پجاری ہیں کوئی تعلق نہ رکھیں، جب سے آپ سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں اس وقت سے آپ کے اور ان کے درمیان مخالفت پیدا ہو گئی ہے۔ جناب من آپ پر واضح ہو کہ شریعت مطہرہ کے ظاہری احکام اور پیران کبار (قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارالاقدس) کی قناعت وتوکل کے طریقہ کار کے متعلق فقیر کو لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ کتابوں میں سب کچھ درج ہے جو آپ بخوبی جانتے ہیں ظاہری وباطنی احکام کی مخالفت سے پرہیز کریں۔ دنیا دار لوگ آپ سے قریب ہوں یا دور، آپ کو پسند آئیں یا نہ آئیں۔ طریقت کی اصلی غرض یہ ہے کہ ان سب باتوں یعنی ماسوٰی اللہ سے دل آزاد ہو۔ قلب کی سلامتی کا دارومدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت غرا کی پابندی پر ہے۔ بس یہی سب کچھ ہے اسکے علاوہ باقی چیزیں جزئیات میں سے ہیں۔ ان کے متعلق بالمشافہ عرض کروں گا۔

مکتوب ۶

بنام حاجی حافظ محمد خاں صاحب

قیمتی وقت کو ذکر الٰہی میں صرف کرنے کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی.

اما بعد محبت واخلاص نشان مؤدت واختصاص عنوان جناب حاجی حافظ محمد خاں صاحب۔ فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام مسنونہ ودعوات ترقیات دارین مشحونہ کے معلوم ہو کہ مکتوب گرامی جس میں آپ نے دشمنوں کی عداوت کے متعلق تحریر کیا تھا موصول ہوا۔ حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ظاہری وباطنی دشمنوں کے شر سے اپنے حفظ دامان میں رکھے اور آپ کے تمام دلی وجانی مقاصد برلائے آمین۔ نیز اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ کو اپنے عزیز واقارب کی نظروں میں عزت وسرخروئی عطا فرمائے۔

حقیقی کارساز اللہ جل شانہ پر بھروسہ کرکے پیران کبار علیہم الرحمتہ والرضوان کا واسطہ دے کر بغیر کسی خوف وخطر کے حاکم وقت کے سامنے ہمت وحوصلے کے ساتھ حاضر ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ وعز برہانہ آپ کو الزام سے بری کردیگا۔

ہر مشکل کا حل موجود ہے۔

اے عزیز! اپنے دنیاوی کاموں سے فرصت پاکر باقی ماندہ قیمتی وقت کو ذکر الٰہی میں صرف کریں۔ شغل باطنی دوسرے کاموں کے مقابلے میں زیادہ اہم ہے۔ اپنے وقت کو بے کار ضائع نہ کریں۔ جو کچھ کرنا ہے وہ آج کرلو۔ کل سوائے حسرت و ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

زیادہ والسلام

۞۞۞

خدا کی ڈھیل

عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ معصیت اور نافرمانی کے باوجود بندے کو اُس کی خواہش اور پسند کے مطابق دُنیا کی نعمتیں دے رہا ہے (تو سمجھ لو) کہ یہ (خدا کی طرف سے) ڈھیل ہے" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "جب وہ ان باتوں کو بھول گئے جن کی ان کو نصیحت کی تھی، تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دئے، یہاں تک کہ جب وہ دی ہوئی نعمتوں میں مست اور مگن ہوگئے تو ہم نے اُن کو اچانک پکڑ لیا۔ پھر اچانک وہ مایوس نظر آتے ہیں۔" (احمد)

مکتوب ۷

بنام جناب مولوی محمود شیرازی صاحب

دنیا کے چند ترنوالوں کی خاطر اپنے

دین کو برباد کرنے کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی.

امابعد مخدومی ومکرمی جناب مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ وعنایۃ، فقیر حقیر لاشے عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات وتکریمات معلوم ہو کہ آپ کے دو مکتوب گرامی یکے بعد دیگرے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد موصول ہو کر کاشف احوال ہوئے۔ مولوی کی گفتگو کے متعلق پڑھ کر تعجب ہوا اور دعا مانگی۔

اللّٰھم لاتکلنا الٰی نفسناطرفۃعینٍ ولا اقل من ذلك.

اے ہمارے خدا آنکھ کے جھپکنے یا اس سے بھی کم وقت میں ہمیں اپنے نفسوں کا خیال بھی نہ آنے دے، یعنی ہر لمحہ ہمیں اپنے نفسانی خطرات سے محفوظ رکھ۔

تعجب اس بات پر ہے کہ مولوی صاحب نے دنیا کے چند ترنوالوں کی خاطر جس کے بغیر تھوڑے پر بھی گزارہ ہو سکتا ہے اپنی ریاضات ومجاہدات کے ذریعے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالا ہے اور اس دولتمند کی خاطر جو حقیقت میں سب سے زیادہ مفلس و

نادار ہے صراط مستقیم سے کنارہ کشی کی ہے۔ ہائے افسوس اکابرین ومقبولین عرب وعجم کے مقابلے میں محبوس عقل کی نظروں میں اپنے آپ کو بہتر وافضل منوایا ہے تاکہ لوگوں کو اپنا معتقد وگرویدہ بنائے اور ان کے مال وزر پر ڈاکہ ڈالے۔ کیا یہ عقلمندی کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت نصیب فرمائے۔ اللہ والوں کا کہنا ہے کہ جھوٹا ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فقیر کو اور فقیر کے دوستوں کو اس قسم کی ہلاکت سے محفوظ رکھے۔ فی الحقیقت آپ کے لئے یہ عبرت کا مقام ہے۔ غور تو کرو کہ اس قدر سالوں کی ریاضت ومجاہدے کے بعد بھی اس کو کچھ ثمرہ حاصل نہ ہوا۔ حالانکہ خود غلطی پر تھا لیکن اپنی غلطی کو اکابر دین متین کی طرف منسوب کیا۔ نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

اللھم لاتزع قلوبنا بعداذھدیتناوھب لنا من لدنك رحمته انك انت الوھاب ط

ہر وقت توبہ استغفار کرتے رہیں اور اپنے کام یعنی ذکر الٰہی میں مشغول رہیں اور ایسی خوشی سے جو جلد ہی آئے اور جلد ہی چلی جائے ہمیشہ ڈرتے رہیں۔

✡✡✡

پانچ سوالات

حضرت ابن مسعودؓ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) انسان کے قدم (اپنی جگہ سے) ہٹ نہ سکیں گے یہاں تک کہ اُس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کرلیا جائے۔ ۱۔ عمر کن کاموں میں گنوائی؟ ۲۔ جوانی کی توانائیاں کہاں صرف ہوئیں؟ ۳۔ مال کہاں سے کمایا؟ ۴۔ کہاں خرچ کیا؟ ۵۔ جو علم اُسے حاصل ہوا اُس پر اُس نے کہاں تک عمل کیا؟ (ترمذی)

مکتوب ۸

بنام حق داد خاں صاحب

دولت مندوں کی محبت جو قلب کو مکدر کر دیتی ہے انسان کی جانی دشمن ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم

الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ.

امابعد محبت واخلاص نشان مودت واختصاص عنوان حق داد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث والنوائب۔ فقیر حقیر لاشی عثمان عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات ودعوات معلوم ہو کہ خیریت نامہ موصول ہوا۔ گردش زمانہ کی وجہ سے ذریعہ معاش کے متعلق جو آپ نے اپنی بے چینی کا اظہار کیا ہے اس سے آگاہی ہوئی۔

دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپکو دنیا کے جھگڑوں اور تفکرات سے نجات دلائے اور قلبی سکون عطا فرما کر آپ کی کل مرادیں برلائے اور آپ کو اپنے گھر میں خوش وخرم رکھے۔ فقیر کو ہر حال میں خواہ آپ کی موجودگی ہو یا غیر موجودگی اپنے خاندان کے لئے دعاگو تصور فرمائیں۔

جناب من "کل اناء یترشح بمافیہ" اول فقیر خوار و بے اعتبار تھا۔ فقیر آپ کی موجودگی میں آپ کو ماحضر پر قناعت کرنے کی ترغیب دیتا تھا مگر چونکہ غربت

وگوں کی نظر میں ایک بری چیز ہے اس لئے لوگوں نے آپکو کسی دولتمند کی ملازمت
ختیار کرنے کی رائے دی ہے۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے تو حقیقت میں وہ دولتمند خود
حتاج وغریب ہے۔ اسکی مجلس خدائے وحدہ لاشریک کے ذکر وفکر سے خالی ہے۔
ضرورت کی وجہ سے مجبوراً آپ کا قیمتی وقت جس کا کوئی بدل نہیں ان بے دینوں کی
وشی وخاطر داری میں صرف ہوتا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے۔

"الوقت سیف القاطع"

یعنی وقت کاٹنے والی تلوار کے مانند ہے۔ بس آپ کے مال میں برکت اور
لب میں صفائی اس لئے نہیں رہی کہ آپ کو پہلے کی طرح آزادی اور بے تعلقی نصیب
یں یہ سب کچھ نقصان اور ضرر جناب صادق مصدوق حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے فرمان مبارک کے مطابق آپ کو پہنچا ہے۔ وہ یہ کہ دولتمندوں کی صحبت انسان کی
نی دشمن ہے۔ ورنہ تو فقیر نے ہمیشہ آپ کے لئے دعا کی ہے اور انشاء اللہ تاحیات اسی
رح آپ کو اپنی دعاوں میں یاد رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب قبلہ وکعبہ نور اللہ
الیٰ مرقدہ، الشریف کی برکت سے آپ کی تمام مشکلات رفع دفع کریگا۔ بد دل نہ
ں۔ ہمیشہ حضرات گرامی قدسنا اللہ تعالیٰ باأسرار ہم اسامی کا واسطہ دے کر اپنے غموں
ے خلاصی اور حاسدوں اور دشمنوں پر فتحیابی کے لئے دعا مانگا کریں۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ
پ کی جملہ مشکلات آسان ہو جائیں گی۔
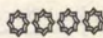
✿✿✿✿

چار چیزیں

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: "چار چیزیں ہیں جسے وہ میسر آ گئیں اُسے دُنیا و آخرت کی بھلائی
حاصل ہو گئی، ۱۔ شکر گزار دل، ۲۔ خدا کو یاد کرنے والی زبان،
۳۔ مصیبت پر صبر کرنے والا بدن، ۴۔ ایسی بیوی جو اپنی جان اور شوہر
کے مال میں خیانت نہیں کرتی۔" (بیہقی)

مکتوب ۹

بنام میاں غلام محی الدین صاحب

نفس کی مخالفت اور اپنے معمولات میں میانہ روی کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی.

اخوی واعزی ارشدی میاں محی الدین صاحب بعد سلام مسنونہ کے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو زمانے کے جملہ حوادث ومصائب سے محفوظ رکھے۔ آپ کا مکتوب گرامی موصول ہو کر باعث مسرت ہوا۔ اے بھائی یہ زمانہ فتنہ وفساد کا زمانہ ہے۔

عقلمند کا پہلا کام یہ ہے کہ وہ اپنے نفس وہوس کی مخالفت میں کوشش کرے۔ نفس کی مخالفت صادق مصدوق حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق جہاد اکبر ہے۔ پس مومن صادق کے لئے لازم ہے کہ وہ نفس کی مخالفت کے لئے د طریقے اختیار کرے جو کہ اہل اللہ نے مقرر فرمائے ہیں وہ یہ ہیں۔

اول! روزہ افطار کے وقت تھوڑا کھائیں اور روزہ رکھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔

دوم۔ مہینے یا دو مہینے میں ایک مرتبہ فصد کھلوائیں (پہلے زمانے میں علاج ک ایک طریقہ تھا)۔

سوم۔ پیدل چلنا ہر روز اس قدر پیدل چلیں کہ آپ تھک جائیں اور خوراک

اتنی کھائیں کہ پیٹ کا ایک تہائی حصہ بھر جائے اور پانی کم پئیں۔ اہل اللہ نے نفس کے دشمنوں کے خلاف جنگ کرنے کے مذکورہ طریقے نافذ کئے ہیں۔ فقیر کے بزرگ اپنی خوراک، پوشاک، سونے بیٹھنے اور دوست دشمن کے ساتھ میل جول رکھنے میں میانہ روی اختیار کرتے تھے۔ نفس و شیطان کی مخالفت کے بارے میں جو مندرجہ بالا طریقے تحریر کئے ان سے یہ مقصد ہے کہ انسان ہلکا پھلکا رہے تاکہ پنج وقتہ نماز میں آسانی سے اٹھ بیٹھ سکے۔ ہاں اتنا خیال رہے کہ دن رات میں ایک تہائی خوراک ایک وقت میں ضرور کھائیں تاکہ بالکل ہی لاغر و کمزور نہ ہو جائیں۔

یہ وقت کام کرنے کا وقت ہے پانچوں وقت توجہ باطنی مولوی صاحب سے لیا کریں۔ اس پر بھی اگر کام نہ بنے تو فقیر کو مطلع فرمائیں۔

✿✿✿

مسافر کی سی زندگی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑتے ہوئے فرمایا: "تم دنیا میں اس طرح رہو، گویا تم مسافر ہو یا رہ گزر۔" ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے، جب شام ہو تو صبح کے انتظار میں نہ رہو، اور جب صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کرو۔ صحت کے زمانے میں بیماری کے وقت کے لئے (نیکیوں کا توشہ) لے لو، اور زندگی میں موت کے لئے (عمل کا سرمایہ) فراہم کرلو۔" (بخاری)

مکتوب ۱۰

بنام جناب مولوی محمود شیرازی صاحب

غیر جنس کی صحبت اور اجازت مقید کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ.

مخدومی و مکرمی جناب فیض مآب مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ و عنایۃ، فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات و دعوات مسنونہ کے معلوم ہو کہ الحمد للہ یہاں کے حالات اللہ کے فضل و کرم سے حمد کے لائق ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں سلامتی و عافیت عطا فرمائے اور ظاہری و باطنی مصائب و پریشانیوں سے آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

آپ کے دو مکتوبات گرامی یکے بعد دیگرے موصول ہوئے مولوی صاحب کے حالات سے آگاہی ہوئی۔اللہ تعالیٰ جل شانہ ہمیں اور آپ کو اس قسم کے خیالات فاسدہ سے بچائے اور اپنی ذات اقدس اور پیرانِ کبار قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم الاقدس کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کرے۔

آپ نے اپنے احوال باطنی کے متعلق جو کچھ تحریر کیا ہے یہ سب کچھ اپنے پیرانِ کبار کے سلوک کے عین موافق ہے۔ آپ حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات شریف جلد اول میں اس کی تفصیل پوری طرح ملاحظہ فرمالیں اور کنز الہدایت میں بھی اس کا حال لکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب سالک کا معاملہ اصل کے اصل تک پہنچتا ہے تو پچھلے حالات گرد و غبار کی مانند اُڑ جاتے ہیں۔ ذوق و شوق کی بجائے یاس و حرمان کا مُنہ دیکھنا پڑتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

وکان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم دائم الفکر متواصل الحزن

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ متفکر اور غمگین رہا کرتے تھے۔

اپنے شغل باطنی یعنی اللہ جل جلالہ کا ذکر نفی و اثبات و تہلیل لسانی لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ، مراقبات درود شریف و استغفار کرنے میں سرگرم رہیں اور خلق خدا پر بھروسہ نہ کریں اور اس سے ناامید رہیں کیونکہ غیر جنس کی صحبت درویش کے لئے زہر قاتل ہے۔ ضرورت کے مطابق خلق خدا سے میل جول رکھیں۔ بس عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے۔ آپ تو خود عالم و دانا ہیں۔ تفصیل سے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ فقط

آپ نے جو اجازت مقید کے متعلق دریافت فرمایا ہے تو اس کے بارے میں یہ عرض ہے کہ اہل اللہ نے ایک حد مقرر کی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سالک کو اس مقام پر سرفراز فرماتا ہے تو مرشد اس کو اجازت مطلقہٴ دے دیتا ہے۔ بعض کو ایک طریقہ خاص کی اور بعض کو دو طریقوں میں اجازت دے دیتا ہے۔

بہر حال درویش میں جس قسم کی صلاحیت و استعداد ہوتی ہے اس کے مطابق اس کو اجازت دی جاتی ہے۔ بعض پیر مصلحت وقت کے پیش نظر اپنے مرید کو ایک محدود جماعت کے لئے فیض پہنچانے کی اجازت سے مشرف فرماتے ہیں، یعنی اس کے لئے مریدوں کی تعداد محدود کر دی جاتی ہے۔

مقامات مظہری میں لکھا ہے کہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت کے تین درجے مقرر کئے ہیں۔ (۱)اعلیٰ، (۲) ادنیٰ، (۳)اوسط، آپ اس کتاب کے صفحہ ۳۸ کو ملاحظہ فرمائیں۔ یہ کتاب واجد علی خان صاحب کے پاس ہے۔ حضرت محبوب سبحانی مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے طریقے کی اتباع کرنے والے پیر اپنے مریدوں کو ایک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اجازت سے مشرف فرماتے ہیں۔ مگر جب مرید دوسرے طریقے کے لئے اجازت طلب کرتا ہے تو اس کی خوشنودی کے لئے دوسرے طریقے کا شجرہ اس کو عطا کرتے ہیں۔ اس پر مجددیہ سلوک کا ارشاد بھی ساتھ ہی ساتھ عنایت فرماتے ہیں۔

یہ بزرگان دین فی الحقیقت حکیم ہیں۔ حکیم کا کام یہ ہے کہ موسم اور مریض کے مزاج کا لحاظ رکھتے ہوئے مریض کو دوا استعمال کرائے۔ اسی طرح بزرگان دین بھی مرید کی استعداد و صلاحیت کے پیشِ نظر اجازت کا حکم فرماتے ہیں۔

فقیر نے آپ کو اجازت مطلقہ دی ہے لیکن اجازت مطلقہ کی سند ابھی تک نہیں لکھی ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بہر حال آپ کو اجازت مطلقہ دی گئی ہے۔ اللہ جل شانہ اس اجازت کو آپ کے لئے برکات عظیمہ کا موجب بنائے، آمین

بالنون والصاد و آله الا مجاد علیهم الصلوٰة و التسلیمات

آپ یہاں آنے کے لئے عجلت سے کام نہ لیں بلکہ پہلے وہاں کا کام کسی معتمد و معتبر شخص کے سپرد کریں۔ کیونکہ آج کل چالاک اور منفی لوگ بہت زیادہ ہیں۔ فرصت کو غنیمت شمار کریں۔ حقیقی محبت کرنے والا مرید اپنے شیخ سے دور نہیں ہوتا، اپنی محبت کے معیار کے مطابق وہ دور سے ہی اپنے شیخ سے فیض حاصل کرتا رہتا ہے۔ اگر آپ شہر یمن میں بھی سکونت اختیار کریں تو حقیقت میں آپ میرے پاس ہی ہیں۔ فقیر مع دل و نظر فیض آپ کے ساتھ ہے۔ ہمت و چستی سے کام لیں اور دن رات اس مولائے حقیقی جل شانہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اب جوانی کا عالم ہے۔ ضعیفی میں کوئی کام اپنی مرضی کے مطابق نہیں ہوتا۔ حالات و کیفیات و

اوراکات کی طرف کوئی توجہ نہ کریں۔ کیونکہ واجب حقیقی جل شانہ نے ہمیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ باقی اشیااس پر مرتب ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنی عطا سے سرفراز فرمائیں یا نہیں دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں۔

دادیم ترا از گنج مقصودِ نشاں

گرما نرسیدیم تو شاید برسی

ہم نے آپ کو منزلِ مقصود کا پتہ بتادیا ہے اگر ہم نہیں پہنچ سکے تو شاید آپ اپنی کوششوں سے پہنچ جائیں۔

فقط والسلام

۞۞۞

جامع ترین نصیحت

ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے کہا مجھے نصیحت کیجئے اور مختصر لفظوں میں فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نماز میں کھڑا ہو تو اُس شخص کی سی نماز پڑھ جو رخصت کیا جارہا ہے، اور ایسی بات منہ سے نہ نکال جس کے بارے میں کل عذر پیش کرنا پڑے اور جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اُس سے قطعی طور پر مایوس ہو جا۔" (مشکوۃ)

مکتوب ۱۱

بنام مولوی حسین علی صاحب

محبت معنوی کے حصول یعنی رابطے کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ.

فضیلت پناہ حقائق و معارف آگاہ مولوی حسین علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث والنوائب۔

فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات مسنونہ و دعوات مشحونہ معلوم ہو کہ یہاں کے حالات حمد کے لائق ہیں۔ فقیر آپ کی سلامتی وعافیت کے لئے دعا کرتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ آپ کو شریعت مطہرہ پر بھی ثابت قدم رکھے، آمین۔

آپ کا مسرت نامہ نیک ساعت میں موصول ہوا، خیریت سے آگاہی ہوئی، جناب من آپ کا حالت مرض میں فقیر کی دلجوئی کرنا اور فقیر کا بیت اللہ شریف میں آپ کو توجہ دینا دونوں امر اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ کو محبت معنوی کا حصول ہے جس کو صوفیوں کی اصطلاح میں رابطے سے تعبیر کرتے ہیں۔ فقراء نے اس رابطہ کو فیوضات و برکات کے حاصل کرنے کا وسیلہ مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں اس محبت کے شعلۂ تابندہ کو اور زیادہ بھڑکائے۔ آمین۔

زیادہ والسلام

مکتوب ۱۲

بنام ملا ابراہیم صاحب

"بندے کے لئے بندگی ہے" کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ.

محبت و اخلاص نشان ملا ابراہیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام و دعوات مسنونہ معلوم ہو کہ مراسلہ شریف عدم حصول کے مطلب کے متعلق موصول ہوا۔ حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ جناب من فقراء کے نزدیک اصلی مقصد ماسویٰ اللہ سے تعلق قطع کرلینا ہے اور ظاہری و باطنی طور سے محبوب حقیقی جل شانہ کی محبت میں سرشار ہونا ہے۔ جمیع اہل بصیرت کو واضح ہو کہ دینی و دنیاوی فائدے کا حاصل کرنا مرید حقیقی کے ارادے پر موقوف ہے۔ میرا اور آپ کا تو محض ایک بہانہ ہے۔ واجب الوجود جل شانہ نے بندوں پر اپنی عبادت فرض کر رکھی ہے، چنانچہ فرمایا!

واعبدربك حتّٰی یاتك الیقین O

یعنی اپنے رب کی عبادت میں لگے رہو یہاں تک کہ تم کو موت آجائے۔

جاننا چاہئے کہ دینی اور دنیاوی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے وسیلے مقرر کئے ہیں۔ پس آپ کے لئے ضروری ہے کہ پیرانِ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے کے مطابق اپنے قیمتی وقت کو اللہ جل شانہ کے ذکر و فکر میں گزاریں، یہاں تک کہ ایک لحظہ اور ایک لمحہ بھی اس کی یاد سے غفلت میں گزرنے نہ پائے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ بندوں کا کام اس کی بندگی کرنا ہے۔ فقط اللہ بس باقی ہوس۔

مکتوب ۱۳

بنام جناب مولوی محمود شیرازی صاحب

وصال حسی کے بارے میں!

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ.

مخدومی ومکرمی جناب مولوی محمود شیرازی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث والنوائب و افاض اللّٰہ تعالیٰ من فیوضاتہ و برکاتہ علیکم و علیٰ من لدیکم آمین ثم آمین۔

فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات و تکریمات معلوم ہو کہ مسرت نامہ بابت کیفیات کثیرہ شرف صدور لاکر کاشف احوال ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نیک کوششوں کو مقبول فرمائے۔ اور اپنی محبت میں جیسا کہ بزرگوں کی تمنا رہی ہے آپ کو سرفراز فرمائے۔

آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ عاشقوں کو محبوب سے سوائے خرابی و جان کی بربادی کے اور کچھ نصیب نہیں ہوتا۔ تو جناب من عرض یہ ہے کہ عاشقِ صادق کو معشوق کے وصال حسی کے بغیر تسکین نہیں ہوتی اور نہ ہی درد کا سلگتا ہوا شعلہ بجھ سکتا ہے۔ لیکن اس دار فانی میں ان آنکھوں سے اس کا دیدار کرنا محال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عشاق اپنے مقصود میں ناکامی کے باعث درد والم اور نااُمیدی میں مبتلا رہتے ہیں۔

قابل حصُول درجہ اسماء صفات کے ظلال سے تعلقات رکھتا ہے اور ناقابل

حصول کا درجہ تجلی ذاتی سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر نا قابل حصول کا درجہ عاشقوں کو قابل حصول کے بعد حاصل ہو جائے تو بھی یہ عاشق خدا اس دردوالم کے بدلے میں جو ان کے لئے ایک نعمت عظمٰی ہے سینکڑوں سجدۂ شکر بجالائیں گے۔

لئن شکرتم لا زید نکم

اگر تم نے شکر ادا کیا تو ہم ضرور اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دیں گے۔

جو کچھ لکھا گیا ہے اس پر مجھے اپنی کم مائیگی کا احساس ہے۔ گستاخی معاف فرمائیں۔ اس مضمون کی وضاحت اپنے حضرات گرامی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم السامی کے مکاتیب ستہ میں بالتفصیل درج ہے۔

زیادہ والسلام

۞۞۞

عمل کا دارومدار

حضرت عمرؓ بن الخطابؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور انسان کے لئے بس وہی کچھ ہے جس کی اُس نے نیت کی ہے، تو پھر جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہے تو (واقعی) اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دُنیا کی طرف ہے کہ اُسے حاصل کرے یا عورت کی طرف ہے کہ اُس سے شادی کرے تو (واقعی) اس کی ہجرت اُسی چیز کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی (نیت کی) ہے۔" (بخاری، مسلم)

مکتوب ۱۴

بنام جناب مولوی نور محمد صاحب

حرف "ضاد" کے صَوت کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ.

فیض مآب مولوی نور محمد صاحب چیلا دام فیضہ، بعد تسلیمات و تعظیمات معلوم ہو کہ صوت حرف "ضاد" کی ادائیگی نہ اس طرح صحیح ہے جیسا کہ دامان کے لوگ قریب "دال" کے ادا کرتے ہیں اور نہ اس طرح صحیح ہے جیسا کہ اہل نجارا مشابہ "بالظا" ادا کرتے ہیں بلکہ "ض" کا صوت "د" اور "ظ" کے درمیان ہے۔ حضرت قبلہ وکعبہ نے عراق کے قاریوں سے بغداد شریف میں تجوید سے قرآن شریف پڑھنا سیکھا تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ یہ اختلاف فتویٰ وغیرہ کے لکھنے سے دور نہیں ہو سکتا، بلکہ اختلاف کا مٹنا صوت کے سننے پر موقوف ہے۔ فقیر کو اس معاملے میں معذور تصور فرمائیں۔

فقط والسلام

۞۞۞

مکتوب ۱۵

بنام جناب مولوی حسین علی صاحب

آثار جمیلہ کے جواب کے بارے میں

جناب محامد نصاب مکرمی و معظمی مولوی حسین علی صاحب خصصه الله تعالیٰ ببلوغ المراتب۔ بعد تسلیمات و دعوات مسنونہ معلوم ہو کہ نامہ گرامی موصول ہوا، آپ کے مزاج شریف کا علم ہوتے ہی طبیعت کو فرحت و مسرت حاصل ہوئی، نسبت رابطہ کے غلبہ کی وجہ سے جو آثار جمیلہ نوازش نامہ میں درج کئے تھے، بہت ہی مبارک ہیں۔ اس راستے پر چلنے کے متمنی (بحکم ارشاد عالی "المرء مع من احب" یعنی جو کسی کو دوست رکھے گا قیامت کے روز اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا) کمالات اصل سے بہرہ مند اور اس کے تر و تازہ پھلوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

هنيئا لا رباب النعيم نعيمهم

یعنی اصحاب نعم و جاہ کو ان کی نعمتیں و راحتیں مبارک ہوں۔

اور دوسرے وقائع جو اس پر بشارت کی دلیل ہیں وہ اسی معنی کی برکات سے ہیں۔ گو فقیر ان معنی کے لائق تو نہیں لیکن پیر دستگیر کے تصرفات کی بدولت

نفعنا الله تعالىٰ بر كاته و افاض فيوضاته

اُمید وار ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان معنی کے لائق کرے گا۔ کریموں کے لئے کوئی بھی کام مشکل نہیں ہے۔

✿✿✿

مکتوب ۱۶

بنام جناب محمود شیرازی صاحب

مقامات فوقانی کی کیفیات کے بارے میں

مخدومی مکرمی جناب فیض مآب مولوی محمود شیرازی صاحب۔ اللہ تعالیٰ دین ودنیا میں آپ کے درجات بلند کرے۔

فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ کی طرف سے تسلیمات و تکریمات کے بعد معلوم ہو کہ مسرت وراحت نامہ موصول ہوا آپ کی اور برخوردار سعادت اطوار کی خیریت سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو خیر و عایت سے رکھے اور حضرت صاحب قبلہ نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الشریف و برد اللہ تعالیٰ مضجعہ اللطیف کے برکات و فیوضات سے آپ کو سرفراز فرمائے۔ یہ فقیر بھی بفضل تعالیٰ مع جمیع عزیز و اقربا بخیریت ہے۔ تسلی رکھیں۔ یہ عاجز آپ کے لئے ہمیشہ دعاگو ہے۔ خداوند کریم ہم عاجزوں کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین

جب سالک مقامات فوقانی پر پہنچتا ہے تو اس کو نایافت، حیرت و یاس کے سوا کچھ نصیب نہیں ہوتا اور جو کچھ اس کو ملتا ہے وہ سالک کے ادراک سے وراءالوراثم وراء الوراہوتا ہے۔ کیونکہ وجود و توابع وجود اس سے زائل ہو جاتے ہیں۔ ذات بحت سے فیوضات کا فیضان وارد ہونے لگتا ہے۔ جس کا ادراک میں آنا تو درکنار بلکہ وہاں تک ادراک کی رسائی بھی نہیں ہوتی۔ دعا ہے اللہ تبارک تعالیٰ آپ کو امام الطریقہ علیہم الرضوان کی خاص الخاص نسبت سے سرفراز فرمائے اور آپ کے فیوضات باطنی سے جمیع عالم فیضیاب ہوں۔

مکتوب ۱۷

بنام جناب قاضی امیر بخش صاحب

نفی اثبات کے انوکھے طریقے اور متشرع پیروں کی اتباع کے بارے میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

حامداً و مصلّیاً. محبت اخلاص نشان قاضی امیر بخش صاحب سلمہ فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام مسنونہ معلوم ہو کہ نامہٗ گرامی جس میں نفی اثبات کے متعلق کیفیات درج ہیں، موصول ہوا۔ جمیع حالات سے آگاہی ہوئی عزیزم فقیروں کا کام قیاسی نہیں سماعی ہے۔ جو کچھ بھی متشرع اور کامل پیروں نے لکھا ہے اس کی مخالفت سے مریدوں کو منع کیا گیا ہے۔ فقیر کو معلوم نہیں کہ کس فقیر نے آپ کو نفی اثبات کی اجازت دی ہے۔ اسی سے اس کا طریقہ معلوم کریں۔ فقیر کے بزرگوں کا تو یہ طریقہ رہا ہے کہ چند بار نفی اثبات کرنے کے بعد آخر میں سانس چھوڑتے وقت محمد رسول اللہ کہتے ہیں۔ اس طریقے میں اپنا نام لینا ہم نے نہ تو کسی پیر و مرشد سے سنا اور نہ ہی ان کی کتابوں میں پڑھا ہے۔ طریقت کا کام سالک کی فکر سے وراء الورا ہے۔ ان کا طریقہ سمجھ میں آئے یا نہیں لیکن ان کی اتباع کرنا ہمارے لئے لازمی ہے۔

فقط والسلام

مکتوب ۱۸

بنام جناب غلام محی الدین صاحب

اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے والے کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ.

اخوی و اعزی ارشدی میاں غلام محی الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات و دعوات مسنونہ معلوم ہو کہ مسرت نامہ موصول ہوا۔ خیریت و حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔

میرے دوست اصل میں آج کل طالبان عالم کا دلی منشا دنیا کی دولت کا جمع کرنا ہے۔ بھائی جان آپ کو قادر مطلق جل شانہ نے سب کچھ عطا فرمایا ہے۔ زیادہ کی کیا ضرورت ہے۔ البتہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ دنیوی جاہ و منصب کی پرواہ نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے عارضی سانسوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر میں گزارتا ہے۔ ایسا کرنا بڑا مشکل ہے۔ ہزاروں میں سے ایک ہی جانباز ملتا ہے جو سر دھڑ کی بازی لگا دیتا ہے۔ بس جس قدر میری ناقص سمجھ میں آیا وہ آپ کو تحریر کر دیا۔

عشق آن شعلہ است چوں بر فروخت
ہر کہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

یعنی عشق ایک ایسا شعلہ ہے کہ جب بھڑکتا ہے تو سوائے معشوق کے باقی سب چیزوں کو خاکستر کر دیتا ہے۔

مکتوب ۱۹

بنام جناب مولوی محمود شیرازی صاحب

اپنے اوقات عزیزہ کو یاد مولیٰ میں معمور رکھنے کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم

الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ.

مخدومی و مکرمی جناب فیض مآب مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ، و برکاتہ

فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات و تکریمات معلوم ہو کہ اپنے اصلی کام میں مصروف رہیں یعنی مولا کی یاد میں اپنا وقت گزاریں۔ ان تاریک راتوں کو خدا کے ذکر واذکار واستغفار کے ذریعہ روشن کریں۔ یاد رہے کہ ایک لمحہ بھی غفلت میں گزرنے نہ پائے۔ اب جوانی کا عالم ہے۔ کام کرنے کا وقت ہے۔ کل جب کہ بڑھاپا آئے گا تو سوائے حسرت وندامت کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ فقط

جناب من اپنے حضرات گرامی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم السامی کی نسبت خاص جب اعلیٰ مقام پر پہنچتی ہے تو مشاہدہ اور ادراک کی رسائی نہیں رہتی۔ اور رہ بھی کیسے سکتی ہے جبکہ فیض ذات بحت سے القا ہوتا ہے۔ مشاہدہ وادراک ظلال و صفات و اعتبارات میں پائے جاتے ہیں، لیکن جب اس سے بالاتر مقام پر پہنچ ہوتی ہے تو حیرت، جہل و نکارت کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ وہ معاملہ تو کچھ ایسا پر لطف ہے کہ

من لم یذق لم یدر

یعنی جب تک کہ تو اس کا ذائقہ نہیں چکھے گا اس کی لذت سے آشنا نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہر حال و ہر حالت میں ادا کیا کریں۔ خداوند کریم کا فرمان ہے کہ اگر تم ہمارا شکر کرو گے تو ہم تمہیں زیادہ نعمتیں دیں گے۔ فقیر آپ کے حال احوال کی بہتری کے لئے ہمیشہ دعا گو ہے۔ فقیر کو غافل تصور نہ فرمائیں۔

فقط والسلام

۞۞۞

صدقے کی وسعت

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بار سبحان اللہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار اللہ اکبر کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار الحمد اللہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار لا الہ الا اللہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ تم میں سے کسی ایک کا اپنی صنفی خواہش پوری کرنا صدقہ ہے۔ ''لوگوں نے دریافت کیا: ہم میں سے ایک شخص اپنی خواہش پوری کرتا ہے، کیا اس پر بھی وہ اجر و ثواب کا مستحق ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اگر وہ اپنی خواہش ناجائز طور پر پوری کرتا تو کیا وہ گناہ گار نہ ہوتا؟ اسی طرح جبکہ اُس نے اپنی خواہش جائز طور پر پوری کی ہے تو وہ اجر کا مستحق ہوگا۔'' (مسلم)

مکتوب ۲۰

بنام جناب مولوی حسین علی صاحب

صادق مرید کو داخل سلسلہ کرنے اور علم ظاہری کی تعلیم و تدریس جاری رکھنے کے بیان میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ.

بجناب فیض مآب حضرت مولوی حسین علی صاحب۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات مسنونہ معلوم ہو کہ نامۂ گرامی موصول ہوا۔ آپ کی اور دوسرے احباب کی خیریت سے آگاہی ہوئی نیز شہر سے اپنی زمینوں کی طرف چلے جانے، لوگوں سے بیزار ہونے اور رابطہ قلبی وغیرہ کے حالات سے بھی مطلع ہوا۔ جناب من جب دل کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق اور عشق پیدا ہو جاتا ہے تو مجبوراً غیر اللہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے، اور چونکہ قلب ایک حقیقت جامع ہے جسے بسیط کہتے ہیں، بس اس میں ایک ہی چیز سما سکتی ہے۔ باقی آپ نے جو قوت

رابطہ کے متعلق تحریر فرمایا تھا تو معلوم ہو کہ نسبت باطنی کے حصول کے ذریعہ کو رابطہ کہتے ہیں۔اس نعمت عظمیٰ کا شکر بجالائیں۔

آپ نے مرید نہ بنانے کے متعلق جو تحریر کیا ہے اس بارے میں عرض ہے کہ اگر کوئی صادق مرید آئے اور بیعت کرنے کے لئے منتیں کرے تو اس کو ضرور سلسلے میں داخل کریں اور اس کو اہم باتوں کی نصیحت کریں۔ علم ظاہر کی تعلیم و تدریس سے جی نہ چرائیں۔ علم ظاہر کا شغل حد اعتدال تک ہاتھ سے نہ جانے دیں کیونکہ یہ بھی ایک اہم فریضہ ہے۔

فقط والسلام

❁❁❁

بخیل اور سخی کی مثال

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو شخصوں کی سی ہے جنہوں نے لوہے کی زرہیں پہنی ہوئی ہیں، ان دونوں کے ہاتھ سینے اور حلق تک جکڑے ہوئے ہیں۔ فیاض انسان جب صدقہ دیتا ہے تو وہ زرہ کشادہ ہو جاتی ہے اور بخیل جب صدقہ دینے کا خیال کرتا ہے تو وہ زرہ اور تنگ ہو جاتی ہے اور زرہ کا ہر حلقہ (چھلا) اپنی جگہ پر ڈٹ جاتا ہے۔(مسلم)

مکتوب ۲۱

بنام جناب میاں احمد خاں صاحب

پنج وقتہ نماز ادا کرنے اور ذکر اللہ میں مشغول رہنے کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم

الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ.

محبی و مخلصی میاں احمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام مسنونہ معلوم ہو کہ نامہ گرامی جس میں آپ نے سلسلے میں داخل ہونے اور کوئی ورد عطا کرنے کی استدعاء کی ہے موصول ہوا۔ جناب من حضرت لعل شاہ صاحب مرحوم کے جتنے بھی مرید ہیں ان کو تجدید بیعت کی ضرورت نہیں۔ خدا کے فضل سے جب آپ فارغ التحصیل ہو جائیں اور اس کے بعد سلسلے میں داخل ہونے کا مصمم ارادہ ہو تو پھر تجدید بیعت کریں۔ فی الحال کتابوں کا مطالعہ کرتے رہیں اور فرصت کے وقت شغل باطنی کا طریقہ جو جناب مرحوم نے آپ کو بتایا تھا اسی کو کرتے رہیں، دوسرے کسی اور ورد وغیرہ میں مشغول ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے بزرگوں کا کام یہ ہے کہ وہ ذکر اسم ذات میں اپنی ہمت صرف کر دیں، ان کو اوراد وغیرہ سے کوئی سروکار نہیں۔ آپ فرصت کے وقت اپنے کام میں سرگرم رہیں اور جہاں تک ہو سکے بغیر کسی سستی و کاہلی کے پنج وقتہ نماز باجماعت اول وقت میں ادا کریں۔ غیر شرعی کاموں سے پرہیز رکھیں۔ فقط والسلام

مکتوب ۲۲

بنام فرزند ارجمند خواجہ خواجگان محمد سراج الدین صاحب

مطالعے میں دل لگانے اور بوقت فرصت لطائف پر ذکر کرنے کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ.

برخوردار سعادت اطوار عزیز از جان محمد سراج الدین طال عمرہ معہ علمہ و صلاحہ و فلاحہ۔ فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد از تسلیمات و دیدہ بوسیہا کے معلوم ہو کہ آپ کے متعدد خطوط موصول ہوئے حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔

اے میرے لخت جگر اپنی عقل و ہوش کے ساتھ متوجہ ہو کر سنو! بیٹا طبعاً باپ کا محبوب ہوتا ہے۔ اور والد کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ میرے بیٹے کو تمام نیک کاموں میں چاہے وہ کسبی ہوں یا وہبی مہارت حاصل ہو جائے۔ اس کی توفیق دینے والا اللہ جل شانہ ہی ہے۔ اور فقیر کثرت حرص کے سبب بطور ترغیب و ترہیب آپ کو نصیحت کر رہا ہے نہ یہ کہ میں آپ سے ناراض یا خفا ہوں۔ اپنے دل کو مطمئن رکھیں اور اپنے کام میں سرگرم رہیں۔ اس زمانے کے حالات سے چشم پوشی کریں اور کار شریعت میں مشغول رہیں۔ ہر فاعل و قائل کو اپنے قول و فعل کی جزا ملنی ہے نہ کہ دوسرے کو۔ لہذا بار بار لکھ رہا ہوں کہ حتی الوسع دل لگا کر اپنے کتابوں کے مطالعے میں

بہت محنت سے کام لیں۔اس کے بعد نتیجہ و ثمرہ مرتب کرنے والا اللہ جل شانہ کی ذات پاک ہے نہ کوئی اور۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے!

ان سعیکم لشتی ط

یعنی تم میں سے ہر ایک کی کوششیں مختلف ہیں۔

مزید گفتگو بالمشافہ کی جائے گی۔

جب بھی آپ کو فرصت ہو لطیفہ قلب و دوسرے لطائف پر ذکر کرتے رہیں۔وقت کو ضائع نہ کریں اور دل سے یہ نکال دیں کہ فقیر آپ سے ناراض ہے۔

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود

مرد باید کہ ہراساں نہ شود

کوئی بھی مشکل ایسی نہیں ہے جس کا حل موجود نہ ہو۔ ہاں مرد کو چاہئے کہ ہمت سے کام لے۔ گھبرانے سے کوئی کام نہیں بنتا۔

انسان کو گرمی و سردی دونوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ قرآن شریف میں ارشاد باری ہے!

کل من عند اللہ وما اصابك من مصیبة باذن اللہ

یعنی اے انسان ہر چیز اللہ ہی کی طرف سے ہے اور جو مصیبت بھی تمہیں پہنچتی ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے پہنچتی ہے۔

اپنے بارے میں فقیر کو غافل تصور نہ کریں۔

فقط والسلام

۞۞۞

مکتوب ۲۳

بنام مولوی محمود شیرازی صاحب

مقامات محمدی ﷺ واحمدی میں ترقی کے لئے درود شریف کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ۔

جناب فیض مآب حضرت مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ و برکاتہ، حقیر فقیر لاشی عثمان عفی عنہ بعد تسلیمات و دعوات معلوم ہو کہ آپ نے جو نسبت باطنی کی کیفیت کے متعلق تحریر فرمایا ہے تو اس میں عرض یہ ہے کہ یہ کیفیت بالکل صحیح ہے اور اپنے حضرات گرامی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم السامی نے جو کتابوں میں لکھ دیا ہے عین اس کے مطابق ہے لیکن بعضے جملوں میں اجمال و تفصیل کا فرق ہے۔ اللہ شانہ امام الطریقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جمیع مقامات فوقانیہ میں روز بروز ترقی عطا فرمائے۔

حقیقت محمدی و حقیقت احمدی میں اس درود شریف کے پڑھنے سے نسبت باطنی کو ترقی ہوتی ہے وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہ ۔

یہ حقیر عاصی پراز معاصی درود شریف کی نسبت تہلیل لسانی بکثرت کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ غلبہ امراض کے وقت بھی یہ ذکر کرتا رہتا ہوں۔ مراقبہ میں تہلیل لسانی چھوڑ دینا چاہئے۔ باقی ہر اس چیز کو جس سے جمعیت قلب و نسبت باطنی میں ترقی ہو نظر میں رکھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

مکتوب ۲۴

بنام حافظ عمر دراز خاں صاحب

بیٹے کو اپنے نسب سے عاق کرنے اور ورثہ سے محروم رکھنے کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

حامداً ومصلّیاً ومسلماً ۔

محبّ العلماء والفقراء خان عالیشان حافظ عمر دراز خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

فقیر حقیر لاشئی عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام مسنون معلوم کہ نوازش نامہ موصول ہو کر کاشف احوال ہوا۔ بڑی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عزت دارین سے سرفراز فرمائے۔

جناب من بیٹے کو اپنے نسب سے عاق کرنا اور اس کو ورثہ سے محروم کر دینا شریعت کی رو سے ناجائز ہے۔ عدم جواز کی روایت مشکوٰۃ المصابیح باب المعانی ربع ثالث فصل اوّل، اسی طرح پر بعینہ اعرابی کا قصہ لکھا ہوا ہے۔ اعرابی نے حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ذریافت کیا اور حضور ﷺ نے جواب دیا، مرقات شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری نے اسی حدیث کے تحت میں لکھا ہے۔

(فائدة الحديث)المنع من نفی الولد بمجرد الامارات الضعيفه بل لا بد من تحقيق و ظهور دليل قوی الٰی اخره

یعنی بیٹے کو اپنے نسب سے محض علامات ضعیفہ کے ذریعہ نفی کرنا منع ہے۔ بلکہ تحقیق کرنا اور دلیل قوی کا ملنا ضروری ہے۔ فقط والسلام۔

مکتوب ۲۵

بنام مولوی حسین علی صاحب

ذکر واذکار و عبادات ماثورہ سے اصلی مقصد کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

الحمد اللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

بجناب فیض مآب حضرت مولوی حسین علی صاحب اوصلک اللہ تعالیٰ اقصی المراتب۔

فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات ودعوات معلوم ہو کہ مسرت نامہ جس میں باطنی حالت کے متعلق تحریر کیا تھا موصول ہوکر بے حد راحت و مسرت کا باعث ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے پیرانِ کبار علیہم الرضوان والرحمۃ کے فیوضات وبرکات سے سرفراز فرمائے۔ آمین بحرمۃ المرسلین۔

جناب من ذکر واذکار و عبادات ماثورہ سے اصلی مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو ذلیل و خوار اور منعم حقیقی جل شانہ کو صاحب نعمت و جاہ و جلال جانے۔ فقیر جلسۂ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے اسی قسم کے بخار میں جیسا کہ موسم گرما میں چڑھا تھا مبتلا ہو گیا۔ بس دو ہی کلموں پر اکتفا فرمائیے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے!

اَلاَ اللّٰہ الدّین الْخَالِصْ

بیشک خالص دین اللہ ہی کا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا ہے۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ O

اس روز تمہارے مال اور تمہاری اولاد نجات کے لئے کچھ کام نہیں آئیں گے۔ مگر ہاں اس کی نجات ہو گی جو اللہ کے پاس کفر و شرک سے پاک دل لے کر آئے گا۔

اور ایک جگہ اور فرمایا ہے!

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا O

اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع کر کے اسی کی طرف متوجہ رہو۔

فقراء نے اللہ تعالٰی کے فرمان کی شرح میں رسالے اور کتابیں تصنیف کی ہیں۔اصلی مقصد مختصراً یہ ہے کہ عبادت کا دارومدار قلب کی رغبت و محبت پر ہے۔یعنی عبادت رغبت سے کرے اور دل میں محبت رکھے۔ چنانچہ حدیث شریف سے واضح ہے۔

ارحنی یا بلال وقرة عینی فی الصّلٰوة

میاں باراں کو ضرور اپنے حلقہ میں آنے کی اجازت دیں اور اپنی توجہ سے ان کو فیضیاب کریں۔اس میں کوئی حرج نہیں ہاں وہ دو لطیفے کافی ہیں۔ہمیشہ ان پر بہتر ہزار ذکر اسم ذات کرتے رہیں۔

(جناب حضرت قبلہ) محمد سراج صاحب کو خرقہ خلافت دیئے ہوئے چند روز ہوئے ہیں اور حلقہ کرانے کی اجازت بھی دیدی گئی ہے۔ چنانچہ جن دنوں میں فقیر پر امراض کا ہجوم ہوتا ہے تو سراج الدین صاحب ختم خواجگان کے بعد حلقہ کراتے ہیں۔ فقیر نے سید صاحب ممدوح کو روانگی سے چند روز پیشتر کہا ہے کہ فی الحال آپ کا معاملہ ولایت علیا تک پہنچا ہے جو نصف سلوک ہے۔اس وقت اس سے زیادہ اور کچھ

نہیں ہو سکتا۔ کچھ عرصہ تک اذن واذکار و مراقبات کو برابر کرتے رہیں۔ اس کے بعد اگر زندگی باقی رہی تو دیکھا جائے گا۔

اب بھی اگر حضرت لعل شاہ صاحب کے مُریدوں میں سے کوئی صاحب کمالات و حقائق آپ کے پاس آئے تو ان کو توجہ دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اثر ہوگا۔ مرض کی زیادتی کی وجہ سے محض اتنا ہی کچھ لکھ سکا ہوں زیادہ لکھنے سے معذور ہوں، مصاف فرمائیں۔

فقط والسلام مع الاکرام،

✿✿✿

حلال و حرام

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جاہلیت والے بہت سی چیزیں کھالیا کرتے تھے اور بہت سی چیزیں گھن کرتے ہوئے چھوڑ دیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بھیجا، کتاب اُتاری، حلال کو حلال ٹھرایا اور حرام کو حرام قرار دیا، پس جو اُس نے حلال کیا وہ حلال ہے اور جو اُس نے حرام کیا وہ حرام ہے، اور جس چیز کے بارے میں خاموشی اختیار کی وہ معاف ہے۔" (ابوداوُد)

مکتوب ۲۶

بنام حضرت لعل شاہ صاحب

عمر کے آخری دنوں میں خانقاہ شریف کے کاموں اور مختلف امراض کی وجہ سے حضرت صاحب عدیم الفرصت رہتے تھے۔ اس لئے دوستوں کے خطوط کے جوابات سید اکبر علی صاحب لکھ کر حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیتے تھے تاکہ آپ ایک نظر ڈال لیں۔ آپ حسب ضرورت ان خطوط میں اپنے دست مبارک سے نصیحت آمیز عبارت کا اضافہ فرما دیتے تھے جو قارئین کے لئے پیش خدمت ہیں۔ (مترجم)

بجناب حضرت لعل شاہ صاحب سکنہ دندہ شاہ بلاول قدس سرہ العزیز، فیاض من جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کو پہنچتا ہے پس اسی میں بہتری ہے یعنی مرضی مولا از ہمہ اولیٰ۔ ہر کام میں صبر و تحمل سے کام لیں۔

الحمد اللّٰہ عَلٰی کُلِّ حَالٍ و نعوذ باللّٰہ مِن حالِ اهل النّار.

ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دوزخیوں کے حالات سے محفوظ رکھے۔

فقیر و آنجناب فیض مآب کا آخری وقت ہے۔ ہر طرف سے حوادثات زمانہ نے زور پکڑ لیا ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں عاجزی کرتے ہوئے ہر حال میں اس کی یاد کریں۔ یہاں تک کہ ایک لحظہ بھی غفلت نہ آنے پائے۔ کہہ دیجئے اللہ بس باقی عبث و ہوس۔ اللہ ہی کے ذکر پاک میں ہر سانس کو صرف کرنا چاہئے۔

مکتوب ۲۷

بنام ملا محمد رسول آخوندزادہ صاحب لٹّون

آپ نے جو کچھ تنگ کے باشندوں کے متعلق تحریر فرمایا ہے تو جناب من عرض یہ ہے کہ اس ساری دنیا میں تنگی ہی تنگی ہے۔ یہاں اس کے سوااور کیا رکھا ہے۔ دُنیا کی فراخی کا انحصار دل کی فراخی پر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھوعلٰی نور من ربہ

"خداوند تعالیٰ نے جس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ کر دیا تو اس کا سینہ رب کے نور معرفت سے منور ہو جاتا ہے۔"

شرح صدر کا یہ مطلب ہے کہ جب دل ماسوااللہ سے تعلق قطع کر لیتا ہے تو دنیا کا آرام و آسائش اور درد و کلفت آپس میں برابر ہو جاتے ہیں۔ یعنی اللہ کی محبت میں دنیا کی جملہ کلفتیں و زحمتیں راحتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ مفسرین، محققین اور صوفیوں کے مذاق کے مطابق شرح صدر کا مطلب غیر اللہ سے قطع تعلق کر لینا ہے۔ پس صوفی کو چاہئے کہ وہ تنہائی میں دل سے غور کرے کہ اس دُنیا میں وہ کس لئے آیا ہے۔ اگر دل میں کسی قسم کے مال و جاہ کی خواہش نہیں ہے بلکہ محض اللہ سے امید لگائے ہوئے ہے تو ایسی صورت میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ ہاں دنیاوی مکر و فریب سے ڈرتا رہے کیونکہ شیطان لعین اور نفس امارہ گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ انسان جہاں کہیں بھی ہو اللہ کی یاد کرتا رہے۔ یہاں تو چند دن رہنا ہے اس کے بعد اپنے اصل وطن کو لوٹنا ہے۔ جس کے پاس سفر آخرت کا زادراہ نہیں ہے تو اس کو حیرانی و پریشانی کا مُنہ دیکھنا پڑے گا۔

بس مجھے تو آپ سے یہ عرض کرنا ہے کہ دنیا رنگین ہے اور آپ کی حالت ایک بچے کی سی ہے۔ خبردار اس کے نقش و نگار پر فریفتہ نہ ہو جانا۔

مکتوب ۲۸

بنام قاضی عبدالرسول صاحب
انگوی قوم کچھی

جناب من اپنے اعمال میں تو کوتاہی ہی کوتاہی ہے۔ ان مقامات میں سالک سے جو بھی کوئی قول، فعل اور عمل صادر ہوتا ہے وہ ان کو قابل قبول تصور نہیں کرتا بلکہ ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے قابل سمجھتا ہے۔ پس سالک کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے قیمتی وقت کو اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر، عبادات و طاعات میں گزارے اور اپنے تمام ظاہری و باطنی کاموں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے۔ اس قسم کی باریکیاں بالمشافہ گفتگو میں سمجھائی جاسکتی ہیں کیا کیا جائے زیادہ فاصلہ کی وجہ سے مجبور ہوں۔ چونکہ خدا نے جُدا کر دیا اس لئے بے بس ہوں۔ ملنا میری طاقت سے باہر ہے۔ مولانا اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں!

فقر خواہی آں بہ صحبت قائم است
نہ زباں درکار آید نہ زدست

یعنی فقر کا دارو مدار صحبت پر ہے، اگر تو فقر چاہتا ہے تو صحبت اختیار کر۔ اس معاملے میں زبان اور ہاتھ سے کام نہیں بنتا۔

آپ جہاں بھی ہوں خدا کے ہو کر رہیں۔ جناب شمس الدین حبیب اللہ مرزا جانجاناں صاحب قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم الاقدس وافاض علینا فیوضاتہ و برکاتہ فرماتے ہیں!

"جب سالک کی سیر کمالات تک پہنچتی ہے تو مجھے تشویش لاحق ہو جاتی ہے کہ کہیں سالک طریقے کو نہ چھوڑ بیٹھے۔"

داستانِ عشق کی کوئی حد نہیں۔ اتنا ہی لکھنے پایا تھا کہ قلم ٹوٹ گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

مکتوب ۲۹

بنام سید یوسف شاہ صاحب

سکنہ شہر وزیر آباد

اے عزیز مقام ولایت صغریٰ میں ذوق و شوق اور بڑے بڑے حالات ابتدا میں ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جب معاملہ ظلال سے بلند مقامات پر پہنچتا ہے تو تمام حالات سابقہ گرد و غبار کی مانند اُڑ جاتے ہیں اور ذوق و شوق کی بجائے بے لذتی اور بے لطفی پیش آتی ہے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم دائم الفكر متواصل الحزن

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ متفکر اور غمگین رہا کرتے تھے۔ اس لئے آپ اس بے لذتی اور بے لطفی کے باعث کسی قسم کا کوئی ملال نہ کریں۔ کیا کروں آپ کے رہنے کی جگہ مجھ سے دور ہے دوسرے یہ کہ جب بھی آپ تشریف لاتے ہیں تو یہ فقیر اکثر بیمار ملتا ہے سلوک مجددیہ کے کسب کے لئے حضرات مجددیہ علیہم الرضوان کی کتابوں کا مطالعہ اس راہ میں ضروری ہے۔ داستان عشق کی کوئی انتہا نہیں۔

والسلام

❁❁❁

مکتوب ۳۰

بنام مولوی محمد نورالحق صاحب شاہ پوری

آپ کا نوازش نامہ مشتمل بر قصیدہ مدح موصول ہوا۔ پڑھ کر خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی، خوشی آپ کے اشتیاق پر ہوئی اور رنج اس لئے کہ آپ نے میری تعریف کرنے میں جو ایک بے سود اور ممنوع امر ہے اپنا وقت ضائع کیا اور مدح بھی کی ایسے کی جو اس کا مستحق نہیں ہے۔ تعریف کرنے والے کو بھی اس قسم کی جھوٹی مدح سے نقصان پہنچتا ہے اور جس کی تعریف کی جائے اس کو بھی۔ کیونکہ اپنی تعریف سے اس کا نفس خوش ہوتا ہے اور فخر کرنے لگتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ہلاکت میں پڑ جاتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مُنہ پر تعریف کرنے والے کے متعلق فرمایا ہے۔

قطعت عنق اخیك

کسی نے کسی کے مُنہ پر اس کی تعریف کی تو گویا اس نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی۔ پس آپ کو چاہئے کہ آئندہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے حبیب پاک سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اپنا وقت صرف کریں تاکہ آپ کو سعادت دارین اور دولت کونین نصیب ہو۔ اپنے آپ کو ذکر و مراقبہ میں سرگرم رکھیں۔

۞۞۞

مکتوب ۳۱

بنام حقداد خاں صاحب ترین

سکنہ ڈیرہ اسماعیل خاں

فقیر کی طرف سے مطمئن رہیں۔ یہ معنوی معاملہ رابطۂ محبت سے تعلق رکھتا ہے۔ حضور ہو یا نہ ہو البتہ حضور کے لئے حضور حیات ہیں۔ پس رابطہ پر محکم رہیں کوئی کام آپ سے بن جائے یا کسی دوسرے سے لیکن اس کام کے بنانے والا حق تعالیٰ ہی کو جانیں کیونکہ قیامت کے روز ہر ایک کا معاملہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سامنے پیش ہوگا۔ اس دنیا کو مجبوراً ایک نہ ایک دن چھوڑ جانا ہے۔ پس عقلمند و دانا وہ شخص ہے کہ جس کا روز حساب کا معاملہ آسان ہے۔ زیادہ دعا۔

۞۞۞

مکتوب ۳۲

بنام حاجی حافظ محمد خان صاحب

سکنہ اڑی افاغنہ

اے عزیز عقل سے کام لو اور سنو کہ یہ وقت کام کرنے کا وقت ہے۔ کل قیامت کے روز سوائے حسرت و ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ زبان کو ہمیشہ اس سبحانہ تعالیٰ کے ذکر و فکر میں مشغول رکھیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی تمام دلی مرادیں بر لائے۔

۞۞۞

مکتوب ۳۳

بنام شاہ نواز خاں صاحب

براخیل سکنہ کلاچی گنڈہ پوران

دنیا کے پیدا کرنے کا اصلی مقصد اللہ ہی کی عبادت کرنا ہے، باقی اس کے علاوہ سب بے سود و بے کار۔

۞۞۞

مکتوب ۳۴

بنام منظور علی خان صاحب

بوڈہانسوی قوم راجپوت

مولوی محمود شیرازی کو خوش رکھنا فقیر کی خوشی کا باعث ہے۔ کسی خدا پرست درویش کی خدمت و اعانت کرنا دونوں جہان کی نعمتوں سے مالا مال ہونا ہے۔ حتیٰ الامکان دن رات ان کے حلقہ میں شامل ہو کر نسبت حاصل کریں۔ ورنہ اتنی بڑی نعمت کا پھر ہاتھ لگنا بڑا مشکل ہو جائے گا۔ اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اس کی قدر کریں۔ فقط

۞۞۞

مکتوب ۳۵

بنام لام محی الدین صاحب

سکنہ ماچھیوال ضلع جھنگ

دل سے خطرات و وساوس شیطانی کا دفع کرنا کوئی آسان کام نہیں لیکن اللہ والوں کی توجہ سے یہ سب خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔ عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے۔ فقیر نے بالمشافہ عرض کیا تھا کہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے مولوی محمود شیرازی صاحب کی خدمت دل سے کریں اور علم ظاہری کو اس کا ایک وسیلہ تصور کریں۔ اس سے زیادہ فقیر اور کچھ نہیں جانتا۔ فقیر دعا گو ہے۔

۞۞۞

اپنے اوپر خود سختی کرنا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان پاؤں گھسیٹتے ہوئے جا رہا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "اسے کیا ہو گیا ہے؟" لوگوں نے جواب دیا: اس نے نذر مانی ہے کہ بیت اللہ کا سفر پیدل کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔" اور اسے حکم دیا کہ وہ سواری پر سوار ہو کر اپنا سفر پورا کرے۔"

مکتوب ۳۶

بہ مولوی محمد عیسیٰ خان صاحب ولد

حاجی قلندر خان صاحب

پتی خیل گنڈہ پور رئیس ٹڈی

عرصہ دو ماہ سے فقیر مرض بخار و اسہال میں مبتلا ہے۔ افسوس ہے کہ مسجد میں نماز ادا کرنے سے محروم ہوں۔ حضرات گرامی کے مزارات پر حاضر ہو کر فقیر کے لئے (اللہ تعالیٰ سے) دعاء شفا کریں۔ مناسب وقت میں حضرت صاجزادہ صاحب کو میری طرف سے تسلیمات و تکریمات عرض کردیں۔

۞۞۞

مکتوب ۳۷

بنام مولوی نور خاں چکڑالوی

مولوی نور خاں صاحب کو معلوم ہو کہ فقیر آپ سے خوش ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ بھی آپ سے راضی رہے۔ آپ کے باطنی شغل میں جو سستی و کاہلی آگئی ہے اس کے دفع کے لئے فقیر نے دعا کردی ہے۔ اللہ جل شانہ قبول فرمائے۔ آمین۔

۞۞۞

مکتوب ۳۸

بنام عبدالغفور خان صاحب راجپوت

سکنہ کھیڑی (خیر ڑی) توابع ضلع رہتک

اپنے اوقات عزیزہ کو فرصت کے وقت اللہ تعالٰی کے ذکر و اذکار سے مامور رکھیں، کیونکہ دونوں جہان کی دولت و سعادت کا راز مولٰی کی یاد میں مضمر ہے۔ بس اصلی کام یہی ہے باقی سب فضول ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۳۹

بنام میاں غلام رسول صاحب رنگریز

سکنہ ڈیرہ اسماعیل خاں

فقیر کی صحت کے متعلق یہ ہے کہ میاں عبدالرحمٰن صاحب کی روانگی کے وقت ضیق النفس اور ہلکے سے بخار میں مبتلا تھا۔ لیکن اب ضیق النفس کی بجائے جسم کے دائیں حصے پر فالج گر گیا ہے۔ اس کی وجہ سے درد سر اور بے چینی غالب ہے۔ بخار بدستور ہے۔ شافی حقیقی کی درگاہ میں شفا کے لئے دعا کریں۔ فقط

زیادہ دُعا!

مکتوب ۴۰

بنام سید سردار علی شاہ صاحب

ولد سید بہاؤالدین شاہ صاحب بخاری ملتانی

ان قیمتی اوقات کو جن کا کوئی بدل نہیں، اللہ تعالیٰ کی طاعت وعبادت وذکر و اذکار میں صرف کریں کیونکہ اسی میں دونوں جہانوں کی سعادت و دولت کا راز مضمر ہے۔ اس کے علاوہ سب کچھ بے کار ہے۔ اپنے پیرانِ کبار علیہم الرضوان والرحمۃ کے وسیلے سے دعامانگیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام مرادیں برلائے۔ انشاءاللہ ضرور حاجت برآئے گی۔ فقط

✿✿✿

مکتوب ۴۱

بنام بنوانجان صاحب پنجابی

باہمی ملاقات ہونے تک شب و روز میں باوضو ہوکر پانچ سو مرتبہ درود شریف کاورد رکھیں۔ عصر کی نماز کے بعد اور صبح صادق سے پہلے نہایت عاجزی سے سو ۱۰۰ مرتبہ استغفار پڑھیں۔ اُمید قوی ہے انشاءاللہ یہ ورد آپ کی حاجت روائی میں مفید ثابت ہوگا۔

✿✿✿

مکتوب ۴۲

بنام غلام حیدر خاں صاحب
مقیم ڈیرہ اسماعیل خاں

اس سے پیشتر فقیر نے آپ کو "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل" پڑھنے کے لئے تاکید فرمائی تھی۔ معلوم نہیں آپ اس کا باقاعدہ ورد کر رہے ہیں یا اس کو ترک کر دیا ہے۔ اس ورد کو صدق دل کے ساتھ بلاناغہ پانچسو مرتبہ پڑھیں اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ۔ اس کا ثواب جناب محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک کو پہنچا کر اپنے مقصد کے لئے ان کے وسیلے سے بارگاہ رب العزت جل شانہ میں دعا مانگیں۔ اُمید کامل ہے کہ انشاء اللہ آپ کا مطلب پورا ہو جائے گا۔

۞۞۞

مکتوب ۴۳

بنام میاں محمد فاضل صاحب قوم اوان
سکنہ مکھڈ راولپنڈی

جناب مستورہ محترمہ حضرت بی بی صاحبہ اور آپ کے خدام کو بہت بہت دعائیں۔ یہ فقیر آپ سب کے لئے ہمیشہ دعاگو رہتا ہے، فقیر کے خاتمہ بالخیر کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ محبی سرور خاں صاحب کو بھی میری طرف سے تسلیمات و دعوات عرض کر دیں۔

مکتوب ۴۴

بنام جناب میر اصاحب قلندر

پشین علاقہ بلوچستان

نوٹ:- ایک دفعہ حالت مرض میں میر اصاحب قلندر کا ایک خط حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں پہنچا۔ آپ نے یہ اشعار پشتو زبان کے درد بھرے الفاظ میں لکھ کر خط کے جواب میں روانہ فرمائے۔

افغانی سلام دراغائی تہ رانغلی

آپ کا افغانی سلام پہنچا لیکن آپ نہیں پہنچے۔

فائدہ نہ کی بی دیدن سلامونہ

ان تسلیمات کا بغیر دیکھے کیا فائدہ یعنی جب تک نہیں آئیں گے کوئی فائدہ نہیں ۔

ناجوڑ پڑوت فقیر حقیر پہ دلبستر دی

فقیر حقیر بستر پر مریض پڑا ہوا ہے۔

داجل سپارہ کوی ہمیش تاختونہ

موت کے سوار ہر وقت بھاگ دوڑ میں لگے ہوئے ہیں۔

بیا بہ وکی تہ ارمان اے۔ قلندرہ

اے قلندر جب مجلس کے فائدے نصیب نہ ہوں گے۔

مندہ بہ نہ کی فوائد و مجلسونہ

تو پھر ارمان و حسرت کا مُنہ دیکھنا پڑے گا۔

وقضا سپار وچہ تاخت پہ ممکن وکہ

پس حاضر غائب مروڑارنگ دینہ

یعنی جب اجل کے سوار اپنی ممکن دوڑ دوڑیں گے تو اس وقت مجھے حاضر اور غائب دونوں برابر دیکھیں گے۔

عثمان خوار زار پروت بہ میدان دے

وقضا سپارہ زیناں پہ آسوژ دینہ

یعنی عثمان خوار زار بستر پر پڑا ہوا ہے اور اجل کے سوار اپنے گھوڑوں پر زین رکھ رہے ہیں۔

بی اجلہ مرکائی نشتہ تماشہ کہ

پہ کارہ مشغول اوسہ عزیزہ

یعنی بے موت کے مر رہا ہوں، تماشہ دیکھو لیکن اپنے کام یعنی یاد مولا میں لگے رہو اس میں کوئی غم نہیں۔

خطرہ مہ راوڑہ پہ زڑہ کنبر اے عزیزہ

دفقیر حال حرہمیش و غسی وینہ

میری بات غور سے سنو وہ یہ کہ دل میں کوئی خطرہ نہ آنے دو۔ اے دوست فقیر کی حالت تو ہر وقت ایسی ہی رہتی ہے۔

سوال جواب وزائرین و واردین

پہ چل جان سرہ فقیر عثمان کوینہ

یہ فقیر عثمان ہمیشہ زائرین، اور واردین کے سوال وجواب دیتا رہتا ہے۔

درویشاں اوز نان واڑہ سرہ واری

دعثمان مرض خفیف دجوڑ یہ بنینہ

تمام عورتیں اور درویش سب یہ کہتے ہیں کہ عثمان کا مرض خفیف ہے صحت یاب ہو جائے گا۔

✿✿✿

مکتوب ۴۵

بنام قاضی محمد امیر بخش صاحب قریشی

سکنہ موضع احمد پور سیالاں تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ

کار خیر کے متعلق آپ نے جو فقیر سے دریافت کیا ہے اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ فقیر کو اس قسم کے معاملات کا تجربہ نہیں۔ لیکن آپ جو کام بھی شروع کریں اس میں فقیر کو دعاگو تصور کریں۔ اپنے بزرگان دین علیہم الرضوان کے فرمان کے پیش نظر فقیر نے کسی دُنیادار سے کوئی تعلق نہیں رکھا۔ شریعت کی رو سے آنے جانے والے کے سلام کا جواب دیا کرتا ہوں۔ فقط

۞۞۞

مکتوب ۴۶

بنام سید پیر شاہ صاحب

سکنہ داں کیلانوالی توابع ضلع شاہ پور

جب تک باہمی ملاقات نہ ہو اپنے اوقات عزیزہ جن کا کوئی بدل نہیں مولیٰ حقیقی جل شانہ کی یاد میں گزاریں۔ بس اصلی مقصد یہی ہے باقی سب فضول ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۴۷

بنام حضرت لعل شاہ صاحب

سکنہ دندہ شاہ بلاول صاحب قدس سرہ العزیز

بُخار کی شدت کی وجہ سے کچھ نہیں لکھ سکتا۔ بس اتنا لکھنا کافی ہے کہ مولیٰ کی مرضی سب سے اولیٰ ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۴۸

بنام سید گل صاحب درویش

خانقاہ شریف سکنہ خوست توابع خراسان

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ دینی علوم حاصل کرنے سے بہتر اور کوئی کام نہیں ہے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو علم نافع عطا فرمائے۔ نماز پنج گانہ کو مستحب وقت میں جیسا کہ فقہانے اپنی کتابوں میں تحریر کیا ہے ادا کرنا ضروری ہے۔ لہو و لعب کے کاموں سے پرہیز کریں اور فقیر کی طرف سے مطمئن رہیں۔

۞۞۞

مکتوب ۴۹

بنام مولوی مہر محمد صاحب

سکنہ شاہ بلاول توابع ضلع شاہ پور

جناب کا ایک رقعہ موصول ہوا۔ اس کا جواب لکھ کر روانہ کر دیا ہے۔ اس وقت آپ کا دستی خط کسی نے دیا ہے۔ تعزیت نامہ لکھ دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ تمام اموات کو اپنی رحمت و بخشش کے سمندر سے سیراب کر دے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اے عزیز آپ کو چاہئے کہ اپنے قیمتی اوقات کو جن کا کوئی نعم البدل نہیں مولیٰ کی عبادت اور ذکر واذکار میں صرف کریں۔ اصل کام یہی ہے، باقی سب بے سود، آپ کے مکانات منہدم ہونے کی خبر پاکر رنجیدہ ہوا۔ لیکن بندہ کو چاہئے کہ راضی برضا رہے۔ وہ اپنے بندوں کے لئے جو کچھ بھی کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ط

اللہ تعالیٰ آپ کو اس مصیبت کے بدلے میں بے حساب ثواب عطا فرمائے۔

آمین!

۞۞۞

مکتوب ۵۰

بنام مولوی محمد عظیم صاحب

چناوڑ حال سکنہ کلاچی گنڈہ پوران

کتابوں کی جلد فقیر کو بہت پسند آئی۔ مطمئن رہیں۔ خداوند تعالیٰ آپ کی دلی تمنائیں بر لائے۔ آمین۔

۞۞۞

ہمت نہ ہارنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کو قوی مومن، ضعیف مومن سے زیادہ پیارا ہے اور ہر ایک میں خیر ہے۔ جو چیز تمہیں نفع دے اس کی حرص کرو اور اللہ سے مدد چاہو اور ہمت نہ ہارو۔ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو (یوں) مت کہو اگر میں ایسا کرتا تو یوں ہو جاتا، لیکن (یہ بات) کہو کہ "اللہ نے اندازہ کیا، جو چاہا اُس نے کر ڈالا۔ اس لئے کہ "لو" یعنی "اگر" شیطان کے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔"

مکتوب ۵۱

بنام جناب محمود شیرازی صاحب

سکنہ شیراز توابع ایران

فقیر نے دو عریضے اپنی خیریت کے متعلق ارسال فرمائے تھے۔ امید ہے کہ مل گئے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ نہ پہنچے ہوں۔

فقیر پانچوں وقت کی نماز باجماعت مسجد میں مستحبہ اوقات میں ادا کرتا ہے۔ اب کوئی دو روز سے دوران سر کی شکایت نہیں۔ لیکن کمزوری باقی ہے۔ اس جگہ ہر طرح سے خیریت ہے تسلی رکھیں۔ اپنے کام یعنی یاد مولیٰ میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ یہ وقت کام کرنے کا وقت ہے۔ اب تو جوانی ہے پھر ضعیفی میں کچھ نہ ہو سکے گا۔ جو خبر آپ نے تار برقی کے ذریعہ پہنچائی تھی اس کی وجہ سے بڑی پریشانی اُٹھانا پڑی، کیونکہ یہاں پر انگریزی جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ دعا میں مشغول ہو گیا۔ صبر کر کے دل میں یہ تصو کر لیا۔

حلہ م ستادہ لویہ خدایہ
زیادہ طاقت دغمونہ لرم خواریم
چہ وفا صبر آیت نازل شی
غربت تر غاڑہ کڑہ صبر تعویذونہ
ہاتف لغیب آواز دوکہ
سوالہ خدایا ہمہ ہیچ دی ہیچ کنڑہ

یعنی اے خدا مجھے تجھ پر ہی بھروسہ ہے۔ میں خوار ہوں۔ زیادہ غموں کی طاقت نہیں رکھتا۔ جب تو نے فاصبر کی آیت نازل کی تو مجھ غریب نے اپنے گلے میں صبر کے تعویذ لٹکائے۔ ہاتف غیبی نے آواز دی اللہ بس باقی ہوس۔ خدا کے سوا سب کچھ ہیچ ہے۔

مکتوب ۵۲

بنام محمد زکریا صاحب ولد مولوی صالح

محمد صاحب مرحوم واعظ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

دن رات میں کسی وقت یہ درود شریف ہزار بار بلاناغہ پڑھیں۔

اللھم صل علی سیّدنا محمدٍ وّ علیٰ اٰلِ سیّدنا محمدٍ افضل صلوتك بعد دمعلوماتك وبارك وسلم علیه

انشاءاللہ آپ کو تمام دینی ودُنیاوی کام میں فائدہ پہنچے گا۔زیادہ دعا۔

۞۞۞

مکتوب ۵۳

بنام مولوی محمد نورالحق شاہ پوری

آپ کے پردہ نشینوں کو دیرینہ مکان سے باہر نکالنے کی خبر پڑھ کر رنج پہنچا۔ کیا لکھا جائے۔ بس یہی دعا ہے کہ خداوند جو کہ کافی المہمات ہے، آپ کے تمام خانگی اُمور کو غیب سے سرانجام فرمائے۔

وما اصابك من مصیبة الا باذن الله

یعنی اے انسان تجھ کو جو مصیبت آتی ہے وہ اللہ ہی کے حکم سے آتی ہے۔

انشاءاللہ تعالیٰ کارساز حقیقی کوشش ضائع نہ کرے گا۔

۞۞۞

مکتوب ۵۴

بنام حاجی عبدالکریم صاحب قوم اتر

سکنہ گرہ نورنگ

تہجد کی نماز کے بعد سو مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ استغفر اللّٰہ ربی وتوب الیہ.

اس کے بعد حضرت قبلہ وکعبہ کے وسیلے سے درگاہ رب العزت میں اپنے مقصد براری کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ مقصد پورا ہو جائے گا۔

زیادہ والسلام

تقدیر

ابو خزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ جھاڑ پھونک کا ہمارے ہاں رواج ہے، دوا دارو اور علاج معالجہ بھی ہوتا ہے اور دشمن کا حملہ ہو تو ڈھال سے بچاؤ بھی کیا جاتا ہے۔ کیا یہ سب چیزیں اللہ کی مقرر کی ہوئی تقدیر کو پھیر سکتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ بھی تقدیر کا ایک حصہ ہے۔"

مکتوب ۵۵

بنام مولوی نور خاں صاحب چکڑالوی قوم اوان

برائے دفع جادو و سحر

اوّل و آخر درود شریف تین مرتبہ بعد میں سات سات مرتبہ الحمد شریف۔ سات مرتبہ آیۃ الکرسی۔ سات سات بار چاروں قل، خود پر اور مریضوں پر دم کریں۔ انشاء اللہ تمام تکالیف رفع دفع ہو جائیں گی۔ نیز اسی طرح پڑھ کر اپنے تمام گھر اور صحن میں بھی دم کریں۔ یہ ورد جمیع امراض واسقام کے لئے مفید ہے۔ اور اصحاب کہف کے اسمائے مبارک لکھ کر ہنڈیا میں بند کر کے کھیت کے ہر کونے میں دفنا دیں۔ انشاء اللہ کھیت ہر قسم کے نقصان وژالہ باری سے محفوظ رہے گا۔ باقی تو شافی الامراض و دافع الآفات اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ صبح صادق اور عشا کے وقت شجرہ شریف اور قدرے قرآن شریف کی تلاوت کر کے اپنے پیرانِ کبار کی ارواح مبارک کو بخش دیں اور بعد میں ان کے وسیلے سے اپنے مطلب کے لئے دعا مانگیں۔ مجرب ہے۔ سورۂ فاتحہ کو تین وقت صبح و ظہر و عشا باوضو پڑھیں۔ اور اپنے اوپر دم کریں۔ نیز کسی کھانے کی چیز پر دم کر کے مویشیوں کو کھلائیں۔ فقیر پانچوں وقت آپ کے لئے دعا کرتا رہتا ہے۔

فقط والسلام

مکتوب ۵۶

بنام حافظ محمد خاں صاحب ترین

سکنہ اڑی افاغنہ

اے بھائی ہر مشکل کا حل موجود ہے۔ انسان کو گھبرانا نہیں چاہئے۔ دل کو مضبوط رکھ کر اپنے پیرانِ کبار قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم الاقدس کے وسیلے سے اپنی عزت و فتح مندی کے لئے اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعا مانگیں اللہ تعالیٰ جل شانہ کارساز حقیقی ہے۔ اپنی دعاؤں میں آپ کو یاد رکھتا ہوں آپ کو بھلانا محال ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۵۷

بنام شیر دل خاں صاحب لاہوری

فقیر آپ کے لئے ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہے۔ کاغذ پر فقیر کا نام لکھیں یا نہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مجیب الدعوات اللہ جل شانہ کی ذات ہے۔ ہر شخص کو اپنی قسمت کا ملتا ہے۔ حکیم مطلق کے ہاں کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں۔ اپنے اوقات عزیزہ کو کبھی کبھی توبہ و استغفار و عبادات سے معمور رکھیں۔ روزِ حساب سے واسطہ پڑنے والا ہے۔ دنیا کا کام تو کسی نہ کسی طرح چلتا رہتا ہے مگر آخرت کا کام مشکل ہے۔ بس آخرت کی فکر کرنا چاہئے۔ باقی اس کے علاوہ بے سود ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۵۸

بنام قاضی محمد امیر بخش صاحب قریشی

سکنہ احمد پور سیالاں تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ

آپ نے باطنی سستی کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے۔ سچ ہے غیر جنسوں کی صحبت سے صوفی کی باطنی حالت مکدر ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ کسی نے فرمایا ہے۔

"صحبتِ بد اہل، تباہ می کند و دیگ سیاہ، جامۂ سیاہ می کند"

یعنی بروں کی صحبت انسان کو تباہ کر دیتی ہے اور سیاہ دیگ کپڑوں کو سیاہ کر دیتی ہے۔ فقیر دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ آپ کو دنیوی و انفسی دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

۞۞۞

مکتوب ۵۹

بنام اللہ داد خاں صاحب محرر

جناب من اپنے اوقات عزیزہ کو جن کا کوئی نعم البدل نہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت و ذکر و فکر سے معمور رکھیں۔ پس مولیٰ حقیقی عزہ شانہ کی عبادت میں ہی دونوں جہان کی سعادت کا راز مضمر ہے۔ فقط

۞۞۞

مکتوب ۶۰

بنام بدر الدین صاحب درزی

سکنہ قصبہ چونڈہ باجوہ توابع ضلع سیالکوٹ

اے عزیز آپ کو چاہئے کہ اپنے اوقات عزیزہ کو جو باقی نہیں رہیں گے، ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر فکر میں گزاریں۔ دونوں جہاں کی دولت اللہ جل شانہ کی یاد سے نصیب ہوتی ہے۔

✿✿✿

مکتوب ۶۱

بنام ملا بادشاہ شادیزئی قوم ناصر

صبح کی نماز میں فجر کی سنت و فرض کے درمیان سات مرتبہ سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلاناغہ پڑھ کر سات روز تک مریض پر دم کریں اور اس کا ثواب حضرت قبلہ وکعبہ نوراللہ مرقدہ شریف کی روح مبارک کو پہنچائیں اور اپنے بھائی کی شفائے کلی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔

✿✿✿

مکتوب ۶۲

بنام میاں احمد و غلام محمد

سکنہ موضع وہیر ضلع شاہ پور تحصیل خوشاب

اے عزیز اس چند روزہ زندگی کو غنیمت جانیں اور معبود حقیقی کی یاد میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ ایک لمحہ بھی غفلت میں گزرنے نہ پائے۔ پس اسی میں دونوں جہان کی دولت کا راز مضمر ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۶۳

بنام محمد مہربان خان صاحب ولد شہاب الدین خان صاحب

بلچ سکنہ پلیانہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں

ہندوستانی دوستوں کے رقعات سے معلوم ہوا ہے کہ ماہ ذی الحج کی گیارہ تاریخ سے منیٰ میں ایسی وبا پھوٹی کہ چھ سات ہفتوں میں چالیس ہزار حاجی چل بسے۔ اس افسوسناک خبر کی وجہ سے شہاب الدین خاں کی خیریت کا انتظار دامن گیر ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۶۴

بنام حکیم میاں اللہ بخش صاحب اور ان کے بیٹے میاں غلام نبی صاحب حکیم

سکنہ مورانی علاقہ بکھر توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں

اے عزیز اپنے اوقات عزیزہ کو جن کا کوئی نعم البدل نہیں، اللہ جل شانہ کی یاد میں گزاریں۔ یہاں تک کہ ایک لحظہ بھی غفلت میں گزرنے نہ پائے۔ اللہ ہی کی عبادت میں دونوں جہان کی نعمت نصیب ہوتی ہے۔ فقیر کے حق میں بھی خاتمہ بالخیر کے لئے دعا فرمائیں۔

۞۞۞

پانچ سوالات

حضرت ابن مسعودؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) انسان کے قدم (اپنی جگہ سے) ہٹ نہ سکیں گے یہاں تک کہ اُس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کرلیا جائے۔ ۱۔ عمر کن کاموں میں گنوائی؟ ۲۔ جوانی کی توانائیاں کہاں صرف ہوئیں؟ ۳۔ مال کہاں سے کمایا؟ ۴۔ کہاں خرچ کیا؟ ۵۔ جو علم اُسے حاصل ہوا اُس پر اُس نے کہاں تک عمل کیا؟ (ترمذی)

مکتوب ۶۵

بنام سید فضل حسین شاہ صاحب

سکنہ پیر بھائی علاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں

اے بھائی انسان کے پیدا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ خلوص نیت سے اللہ کی عبادت کرنے لگے اور اس کو معبود حقیقی کی معرفت نصیب ہو جائے۔ پس اِن دونوں اقوال کا مقصد ایک ہی ہے۔ آپ کے لئے لازم ہے کہ اپنے اوقات عزیزہ کو جن کا کوئی بدل نہیں، غنیمت جان کر اللہ تعالیٰ کی عبادت و ذکر و اذکار میں مصروف رکھیں۔ تاریک راتوں میں کثرت سے توبہ استغفار کریں۔

عیش و عشرت و خواب راحت اور لذیذ کھانوں کا وقت حقیقت میں بعد مرنے کے آئے گا۔ آپ کو اپنے ان تمام اعمال پر جو اللہ کی یاد کے بغیر سرزد ہوئے ہیں نادم ہونا چاہئے۔ بس عبادت و استغفار کرتے رہیں۔ اصل کام تو یہی ہے باقی سب فضول۔ فقیر کے خاتمہ بالخیر کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

۞۞۞

مکتوب ٦٦

بنام ملا نسیم گل آخوند بنوچی

سکنہ موضع نورڑ توابع ضلع بنوں

دوبارہ تحریر کر رہا ہوں کہ اس قسم کے خواب اور اس طرح کے حالات سے سالک کی استعداد کا پتہ لگتا ہے۔ لیکن اس قسم کے خوابوت پر نازاں نہیں ہونا چاہئے کیونکہ شیطان لعین انسان کا سخت دشمن ہے، جس نے بہت سے سالکوں کو اس طرح کے حالات سے گمراہ کر دیا ہے۔ ہمیشہ ڈرتے رہیں اور تکبر نہ کریں۔ ملاقات کے وقت اس کے متعلق مزید وضاحت کی جائے گی۔ فقط والسلام

۞۞۞

مسافر کی سی زندگی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑتے ہوئے فرمایا: "تم دنیا میں اس طرح رہو، گویا تم مسافر ہو یا رہ گزر۔" ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے، جب شام ہو تو صبح کے انتظار میں نہ رہو، اور جب صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کرو۔ صحت کے زمانے میں بیماری کے وقت کے لئے (نیکیوں کا توشہ) لے لو، اور زندگی میں موت کے لئے (عمل کا سرمایہ) فراہم کرلو۔" (بخاری)

مکتوب ۶۷

بنام محمد امین صاحب پراچہ بافی

سکنہ شہر اٹک و ملاحی ٹولہ توابع ضلع راولپنڈی

جب تک آپ حیات ہیں اپنے کام میں لگے رہیں یعنی اپنے قیمتی اوقات کو اس کی یاد سے معمور رکھیں۔ یہاں تک کہ ایک لحظہ اور ایک لمحہ کے لئے بھی غفلت نہ آنے پائے۔ اصل مقصد یہی ہے باقی سب فضول۔

واذکر اسم ربك وتبتّل اليه تبتيلا

"اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو، اور سب سے قطع کرکے اسی کی طرف متوجہ رہو۔"

بس کہد یجئے کہ اللہ اور اس کے ماسوئی عبث و ہوس۔

فانقطع عليه النفس۔

ذکر گو ذکر تا ترا جان است
پاکی دل زذکر رحمٰن است

یعنی جب تک جان میں جان ہے اللہ کا ذکر کرتے رہو، یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دل پاک ہوتا ہے۔

۞۞۞

مکتوب ٦٨

بنام غیض علی شاہ صاحب

سکنہ کھوتلہ علاقہ خوشاب توابع ضلع شاہ پور

آپ کو چاہئے کہ فرصت کے اوقات کو غنیمت جان کر نہایت گریہ وزاری کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں۔ انشاء اللہ اجر عظیم سے خالی نہ رہو گے۔ زندگی کا خلاصہ تو یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا رہے اور اس کے علاوہ سب فضول ہے۔

۞۞۞

جامع ترین نصیحت

ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے کہا مجھے نصیحت کیجئے اور مختصر لفظوں میں فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نماز میں کھڑا ہو تو اُس شخص کی سی نماز پڑھ جو رخصت کیا جا رہا ہے، اور ایسی بات منہ سے نہ نکال جس کے بارے میں کل عذر پیش کرنا پڑے اور جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اُس سے قطعی طور پر مایوس ہو جا۔"

(مشکوۃ)

مکتوب ۶۹

بنام صاحبزادہ محمد گل صاحب

خلف فقیر مہتر موسیٰ صاحب مرحوم

خلیفہ خواجہ دوست محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قوم یٰسین زئی سید حالا ساکن پلیانہ

(جہاں پر حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ شریف ہے)

آپ نے قوم صادیان کی بداعتقادی کے جو حالات تحریر کئے ہیں ان سے آگاہی ہوئی۔

جناب من ہر شخص کو قیامت کے روز اپنے اپنے اعمال کا بدلہ ملے گا، کیا اُنہوں نے خداوند کریم کا یہ فرمان نہیں سنا ہے کہ!

الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لاظلم الیوم

آج بروز قیامت ہر ایک اپنے کئے کی سزا پائے گا۔ آج کے روز کوئی ظلم نہیں ہوگا۔

یعنی انصاف سے کام لیا جائے گا۔ غیبت کرنا اور کسی پر بہتان باندھنے کی سزا سے یہ لوگ واقف نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ تمام مسلمانوں کو ہدایت کا راستہ دکھائے اور آپ کو مخالفین کی دشمنی کے شر سے اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین۔

✿✿✿

مکتوب ۷۰

بنام ملا فقیر محمد صاحب خروٹی

اپنی تنگ دستی اور فراخ روزی کیلئے یہ ختم شریف

ربّ لا تذرنیْ فرداًوّ انت خیر الوارثین O

پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ۔ اس کا ثواب جناب مرشدی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کو بخش کر ان کے وسیلے سے اپنے مطلب بر آری کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگیں۔ فقیر بھی آپ کے حق میں دعا کرتا ہے۔

مکتوب ۷۱

بنام قائم دین صاحب پنجابی

فرصت کے وقت سے فائدہ اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں دل و جان سے مصروف رہیں۔ دونوں جہان کی دولت کا راز اسی میں مضمر ہے۔ زندگی کا اصل مقصد مولیٰ کی یاد ہے باقی سب ہیچ۔

مکتوب ۷۲

بنام سید پیر امیر شاہ صاحب

سکنہ دان کیلانوالی توابع ضلع شاہ پور

اللہ تعالیٰ مکتوبات مقدسہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ؒ کے فیوضات سے آپ کو سرفراز فرمائے اور آپ کو یہ خواب مبارک ہو۔ فرصت کے وقت کبھی کبھی ان کا مطالعہ کرتے رہا کریں۔

۞۞۞

خدا کی ڈھیل

عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ معصیت اور نافرمانی کے باوجود بندے کو اُس کی خواہش اور پسند کے مطابق دُنیا کی نعمتیں دے رہا ہے (تو سمجھ لو) کہ یہ (خدا کی طرف سے) ڈھیل ہے" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "جب وہ ان باتوں کو بھول گئے جن کی ان کو نصیحت کی تھی، تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دئے، یہاں تک کہ جب وہ دی ہوئی نعمتوں میں مست اور مگن ہو گئے تو ہم نے اُن کو اچانک پکڑ لیا۔ پھر اچانک وہ مایوس نظر آتے ہیں۔" (احمد)

مکتوب ۷۳

بنام ملا عبدالحق آخوندزادہ صاحب

بریپال سکنہ شین غر توابع ضلع راولپنڈی

فقیر کی یہ ہمیشہ سے عادت رہی ہے کہ باوجود بیماری کے خطوط کا جواب دیتا ہوں۔اس سال فقیر اکثر و بیشتر مرض ضیق النفس اور پھوڑے پھنسیوں میں مبتلا رہا ہے۔ چونکہ یہ سب بیماریاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، اس لئے اس میں بہتری ہی بہتری ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۷۴

بنام ملا خداداد قوم ساہی

سکنہ موضع چاہگان توابع ڈیرہ اسماعیل خاں

مرید کے لئے اخلاص اور رابطہ قلبی کی ضرورت ہے۔ چونکہ آپ بال بچوں والے ہیں اور آپ کی مالی حالت بھی کمزور ہے اس لئے بہ وقت ضرورت لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنا کوئی نقصان دہ نہیں۔ ہاں حتی الوسع غیر شرعی کاموں سے دور بھاگیں۔ دعا ہے اللہ حقیقی جل شانہ دشمنوں کے شر و عداوت سے آپ کو محفوظ رکھے۔

۞۞۞

مکتوب ۷۵

بنام متولی خاں صاحب پنجابی

آپ کو چاہئے کہ دنیا کی لہو و لعب اور لغویات سے کنارہ کشی کریں، اور دینی کاموں یعنی نماز روزہ میں استقامت کے ساتھ مشغول رہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یاد سب کاموں سے برتر و اولیٰ ہے۔ دونوں جہان کی سعادت کا انحصار اسی پر ہے۔ فقیر کو ہمیشہ دعا گو تصور کریں۔

❁❁❁

مکتوب ۷۶

بنام جناب مولوی عبید اللہ صاحب

سکنہ ڈیرہ اسماعیل خاں

اے عزیز اس آخری عمر میں اپنے آپ کو دنیاوی معاملات میں بہت زیادہ نہ اُلجھائیں۔ مرد وہ ہے کہ اس قسم کی مصیبت کے باوجود اپنے قیمتی اوقات کو جن کا کوئی بدل نہیں یاد مولیٰ میں صرف کرے اور اپنے ہر فعل و قول میں شریعت مطہرہ کی اتباع کا خیال رکھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ چند کلمے ہی آپ کے لئے کافی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ طویل کلام آپ کو گراں گزرے۔ یہ وقت کام کرنے کا وقت ہے کل سوائے حسرت و ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو مد نظر رکھیں۔

یا ایّھا الذین اٰمنوا اٰمِنوا ،

اور دوسری جگہ ارشاد ہے!

الاللّٰہ الذین الخالص -

پس خالص دین اللہ ہی کا ہے۔ زیادہ دعا

مکتوب ۷۷

بنام نواب غلام قاسم خان صاحب

کئی خیل والی ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں

ہمیشہ اہل سنت والجماعت کے طریقے پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ شیعہ شنیعہ فرقے سے قطعی اجتناب رکھیں۔

❁❁❁

مکتوب ۷۸

بنام ملا جان آخوندزادہ صاحب

قوم ہوتک سکنہ مرغہ ہوتک ملک خراسان

برخوردار عزیزم نور چشم محمد سراج الدین صاحب فارسی صرف، نحو، منطق تا قطبی شرح عقائد نسفی وغیرہ سے پورا پورا فارغ ہو چکا ہے اب علم فقہ میں کنز آخر کو تا کتاب الاجارہ پہنچا رکھا ہے۔ شرح کتاب الحج اور اُصول فقہ میں نور الانوار باب قیاس تک پڑھ لی ہے۔ براہ مہربانی اس کے حق میں بہت بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے دلی مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

❁❁❁

مکتوب ۷۹

بنام محمد امتیاز علی خان صاحب راجپوت رئیس

سنبھل ضلع مراد آباد

اے عزیز اپنے قیمتی اوقات کو جن کا نعم البدل نہیں، اللہ جل شانہ کے ذکر و فکر سے معمور رکھیں، نیز اپنی پنج وقتہ نماز کو مستحب اوقات میں جیسا کہ فقہا نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے باجماعت ادا کریں۔ حتی الامکان ایسی محفلوں اور مجلسوں سے جن میں خلاف شرع کام ہوتے ہوں پرہیز کریں۔ کیونکہ درویش کے لئے غیر جنس کی صحبت سمِ ناقل ہے۔ درویشوں کا شیوہ ہے کہ وہ لوگوں کی آمدورفت سے گھبراتے ہیں کیونکہ اس سے حب جاہ اور ریاست کی ہوس پیدا ہوتی ہے۔ اہل و عیال کے ساتھ شریعت کے مطابق میل جول رکھیں۔

دادیم ترا از گنج مقصود نشاں
گر مانہ رسیدیم تو شاید برسی

فقیر کو دعا گوئی سے غافل تصور نہ کریں۔

❁❁❁

مکتوب ۸۰

بنام صاحبزادہ ولی اللہ خان صاحب

خلف ملا امان اللہ آخوند صاحب

قوم لووین علاقہ سیابند ملک خراسان

(یہ حاجی دوست محمد صاحبؒ کے خلیفہ تھے)

فقیر دو شوال سے بخار، کھانسی اور ضیق النفس میں تقریباً چالیس روز تک مبتلا رہا۔ سب کے سب فقیر کی زندگی سے نااُمید ہوگئے تھے۔ اس وقت شافی حقیقی جل شانہ نے اتنی شفا عطا فرما دی ہے کہ اپنی فرض نماز بوقت کھڑے ہو کر ادا کر سکتا ہوں۔ طاقت بالکل نہیں رہی۔ بہت کمزور و نحیف ہو گیا ہوں۔ چونکہ آپ میرے مخلصوں اور محبوبوں میں سے ہیں اس لئے تحریر کر رہا ہوں کہ میرے خاتمہ بالخیر کے لئے دعا فرمائیں۔ یہ چند کلمات بڑی تکلیف سے لکھ سکا ہوں، اس جگہ کے احباب کو خصوصاً برادران حقیقی وسیاہ بندی کو میری طرف سے سلام مسنون ودعوات مشحونہ پہنچادیں۔

آپ صاحبزادے ہیں اور میری نظر میں آپ کی شان بلند ہے۔ آپ نے جو سلام بھیجنے کی تکلیف گوارا فرمائی میں بہت شرمندہ ہوں، فقیر آپ سب کے لئے دعاگو ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۸۱

بنام محمد سرور خان صاحب

سکنہ مکھڈ ضلع راولپنڈی

آپ جہاں بھی رہیں خدا کے ہو کر رہیں۔ اس وقت فقیر پانچوں وقت کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کرتا ہے۔ مطمئن رہیں۔

۞۞۞

مکتوب ۸۲

بنام مولوی سعد اللہ صاحب نبیرہ

جناب حقائق و معارف آگاہ حاجی غلام حسین صاحب مرحوم

سکنہ ڈیرہ اسماعیل خاں

آپ کے اقارب (رشتہ دار) آپ کے حق میں عقارب (بچھو) ثابت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ فقیر آپ کے لئے دُعا گو ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۸۳

بنام محمد نصیر خان صاحب بلوچ چنگوانی

چوٹی زیریں توابع ڈیرہ غازی خاں

منعم حقیقی فعال للمایرید
وہ جو چاہے سب کچھ کر گزرتا ہے۔
حق تعالیٰ جل شانہ ہی کی ذات مبارک ہے۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ یاد مولیٰ میں لگے رہیں۔ انشاء اللہ محنت رائیگاں نہیں جائے گی۔

۞۞۞

مکتوب ۸۴

بنام مولوی محمد عیسیٰ خان صاحب

ولد حاجی قلندر خان صاحب

پتی خیل گنڈہ پور رئیس مڈی

اے عزیز فقیر کی طرف سے بالکل مطمئن رہیں۔ فقیر آپ سے خوش ہے۔ خدا بھی آپ سے راضی ہو۔ دن رات اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہیں۔ انسان کی پیدائش کی اصل غرض و غایت اللہ شانہ، کی معرفت حاصل کرنا ہے اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا مقصد نہیں۔ زیادہ دعا۔

مکتوب ۸۵

بنام مولوی حاجی غلام حسین خان صاحب

پٹھان عیسیٰ خیل سکنہ شہر عیسیٰ خیل ضلع بنوں

اے عزیز فقیر کے لئے لازم ہے کہ وہ جہاں بھی رہے خدا کا ہو کر رہے۔ قلب کی سلامتی کا دارومدار ماسوای اللہ کو چھوڑ کر دین متین کی ضروریات پر ہے۔ جس جگہ بھی سلامتی قلب میسر ہو وہاں بلادریغ جائیں اور جمیعت قلب حاصل کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ!

یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللّٰہ بقلبٍ سلیم

قیامت کے روز نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد مگر وہ شخص فلاح پائے گا۔ جو سلامتی قلب کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہو گا۔

۞۞۞

مومن کی مثال

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن اور ایمان کی مثال اُس گھوڑے کسی ہے جو کھونٹے سے بندھا ہوا ہے، گھومتا پھرتا ہے پھر اپنے کھونٹے کی طرف لوٹتا ہے۔ اسی طرح مومن سے بھی بھول چوک ہو جاتی ہے اور پھر وہ ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اپنا کھانا نیکوکار لوگوں کو کھلاؤ اور اپنے احسان سے مومنوں کو نوازو۔" (بیہقی)

مکتوب ۸۶

بنام جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ

مولانا مولوی خواجہ سراج الدین صاحب

مدظلہ و عمرہ ورشدہ

بڑے پیار و محبت کے بعد فقیر کی طرف سے عرض ہے کہ فقیر نے جو خط ارسال کیا تھا اسکا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ سخت انتظار ہے۔

احقر کا دل آپ کی طرف پڑا رہتا ہے۔ دوبارہ لکھ رہا ہوں۔

خاک شو خاک تا بروید گل
کہ بجز خاک نیست مظہرِ گل

یعنی اپنے آپ کو بالکل خاک کے مانند سمجھو تاکہ تمہاری خاک سے پھول اُگیں۔ یاد رکھئے جہاں خاک نہیں وہاں پھول نہیں۔ اے میرے لختِ جگر صاحبزادگی کو بالائے طاق رکھ کر عاجزی و تواضع کا کلاہ سر پر پہنیں۔

کسبِ کمال کن کہ عزیزِ جہاں شوی

یعنی کوئی کمال حاصل کرو تاکہ دُنیا میں ہر دلعزیز ہو جاوٴ۔ اپنے تمام حالات سے مطلع کرو۔ زیادہ دعا۔

۞۞۞

مکتوب ۸۷

بنام جناب مولوی محمود شیرازی صاحب

سکنہ شیراز توابع ایران

الحمد اللہ امراض کے باوجود پانچوں وقت کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کرتا ہوں۔ اکثراوقات صبح کو ختم شریف کے بعد حلقہ میں بیٹھ جاتا ہوں۔ اے عزیز آپ کو بھی چاہئے کہ اپنے قیمتی اوقات کو یاد مولیٰ میں صرف کریں۔ یہ وقت کام کرنے کا وقت ہے۔ اب آپ کی جوانی کا عالم ہے اور آپ کو ہمت و طاقت نصیب ہے جب بڑھاپا آئے گا اور عمر گزر جائے گی تو اس وقت سوائے دلسوزی، افسوس اور ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

دادیم ترا از گنج مقصود نشاں
گرمانر سیدیم تو شاید برسی

۞۞۞

ایذا پر صبر

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ مسلمان جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور اُن کی ایذا رسانیوں پر صبر کرتا ہے، اس مسلمان سے بہتر ہے جو لوگوں سے بے تعلق رہتا ہے اور ان کی ایذا رسانیوں پر دل برداشتہ ہو جاتا ہے۔" (ترمذی)

مکتوب ۸۸

نام فرزند حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین

سکنہ اڑی افاغنہ توابع ضلع مظفر گڑھ

آپ سبق شروع کرنے سے پہلے سات مرتبہ!

اللھم نور قلبی بعلمك واستعمل بدنی بطاعتك

پڑھا کریں۔ فقیر دعا کرتا ہے اور کرتا رہے گا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے مطالعے کو وسیع کرے۔ آپ کے ذہن کو تیز کرے اور ذوق و شوق کے ساتھ آپ کو علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ فقیر کی طرف سے تسلی رکھیں۔

۞۞۞

مکتوب ۸۹

بنام بادشاہ شادیزی قوم ناصر

الحمد شریف اور چاروں قل سات سات مرتبہ پڑھ کر خان محمد پر دم کریں، انشاءاللہ صحت و عافیت نصیب ہو گی۔

۞۞۞

مکتوب ۹۰

بنام بادشاہ و محمد عمر خراسانی

قوم توخی خدرزئی

اے عزیز دنیا کی تو یہ حالت ہے کہ صبح کو آجاتی ہے اور رات کو چلی جاتی ہے۔ عقلمند وہ ہے جس کے دل میں دین کا غم ہے نہ کہ دنیا کا۔ کیونکہ دنیا سے تو ایک نہ ایک دن کوچ کرنا ہے۔ فقیر کو ہمیشہ دعا گو تصور کریں۔ دل میں کسی قسم کی کوئی تنگی محسوس نہ کریں۔

فقیر نے جو اذکار آپ کو بتائے ہیں دن رات ان کا معمول رکھیں۔ حضرت قبلہ وکعبہ نوراللہ تعالیٰ مرقدہ الشریف کا ختم مبارک۔

ربّ لاتذر نیٖ فرداً وّ انت خیر الوارثین

صبح و شام پانچ سو مرتبہ باوضو بلاناغہ پڑھیں۔ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ،

۞۞۞

مسلمان کی تعریف

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں، اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال کے بارے میں امن میں ہوں، اور مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو نافرمانی کی راہ ترک کر دے۔" (مشکوۃ)

مکتوب ۹۱

بنام ملا غلام صدیق آخوندزادہ صاحب

سکنہ موسیٰ زئی توابع ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں

سب کاموں میں مدد دینے والا اللہ جل شانہ ہے۔ غم کرنا اور بددل ہونا بے ہمتوں کا شیوہ ہے۔ زیادہ دعا و سلام۔

۞۞۞

مکتوب ۹۲

بنام مولوی محمد نورالحق صاحب شاہپوری

الحمد للہ فقیر نے مہلک امراض کی شدت سے نجات پالی ہے۔ لیکن ابھی تک فرض نمازیں اپنے حجرہ ہی میں ادا کرتا ہوں۔ اس طرف سے مطمئن رہیں اور اپنے اوقات عزیزہ کو جن کا کوئی نعم البدل نہیں مولیٰ کی یاد میں معمور رکھیں۔

۞۞۞

مکتوب ۹۳

بنام محمد سرفراز خاں صاحب گنڈہ پور خلف محمد نورنگ خاں صاحب مرحوم

رئیس کلاچی گنڈہ پوران توابع ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

اے عزیز کسی کام کو پورا کرنے کا اختیار اس فقیر کو نہیں بلکہ کارساز حقیقی اللہ جل شانہ ہی کی ذات پاک ہے۔ بندے کے پاس سوائے عاجزی کے اور کوئی چارہ نہیں۔

۞۞۞

مکتوب ۹۴

بنام مولوی ہاشم علی صاحب

سکنہ موضع بگھار تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی

فقیر کو اس وقت سے اب تک کتابوں کی الماری دیکھنے کا موقع نہیں ملا، کتاب مناقب احمدیہ کا مجھے خیال ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل سے طبیعت اسی طرح ٹھیک رہی جیسا کہ اس وقت ہے تو ضرور کتابوں کی الماری میں تلاش کروں گا۔ اگر وہ کتاب مل گئی تو یقیناً ارسال خدمت کروں گا۔ مطمئن رہیں۔

۞۞۞

مکتوب ۹۵

بنام عفت پناہ بی بی صاحبہ ہمشیرہ پیر جی میاں مرم

سکنہ مکھڈ توابع ضلع راولپنڈی

اے عزیز عقل کے کان کھول کر سنو کہ بے عزتی یا بے حرمتی یا تو ظالموں کو پیش آتی ہے یا مظلوموں کو۔ حقیقت میں قابل عزت واحترام وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تعمیل کرتا ہے۔ ظالم اور حد شرعی سے تجاوز کرنے والے کی کوئی قدر و منزلت نہیں۔ آپ اس قسم کے کاموں سے نہ گھبرائیں، روز حساب سے واسطہ پڑنا ہے۔ اس دن ہر ایک کو اپنے کیۓ کی جزاو سزا ملے گی۔ اپنے اصلی مقصد یعنی یاد مولیٰ میں دن رات سرگرم و کوشاں رہیں۔ عقل سے کام لیں، یہ چند کلمے اپنے ہاتھ سے آپ کی تسلی کے لئے لکھ دیئے گئے ہیں۔

زیادہ والسلام

۞۞۞

مکتوب ۹۶

بنام حافظ علی محمد صاحب

ساکن جگو والہ توابع ضلع ملتان

بزرگان دین نے پانی کتابوں میں لکھا ہے کہ اُنہوں نے بڑی بڑی ریاضتیں اور سخت مجاہدے کیۓ ہیں۔ مثلاً چلے کھینچے ہیں اور شب بیداری میں اپنی عمریں گزاری ہیں۔ ان کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ عوام اگر آپ کی تعریف کریں تو اس پر مغرور و نازاں ہرگز نہ ہوں۔ بس حق تو یہ ہے کہ باقی سب بے کار۔

مکتوب ۹۷

بنام سید پیر امیر شاہ صاحب

سکنہ وان کیلانوالی توابع ضلع شاہ پور

اے عزیز آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ "حزب البحر پڑھنا حضرات نقشبندیہ کے معمولات میں سے ہے اگر آپ کی مرضی ہو تو مجھے بھی اس کے پڑھنے کی اجازت عطا فرمائیں۔"

آپ نے کہاں پڑھا ہے اور کس سے سنا ہے کہ حزب البحر کا پڑھنا طریقہ نقشبندیہ کے ارکان یا شرائط میں سے ہے۔ ہاں حزب البحر میں چونکہ دعائیں ہیں اس لئے اگر اس کو محض خدا کی خوشنودی کے لئے پڑھا جائے تو تزکیہ نفس و تصفیہ قلب حاصل ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے آپ کو پڑھنے کی اجازت ہے پس ہر نماز کے بعد بلاناغہ اس کا ورد رکھیں، لیکن دوسرے کو نقصان پہنچانے کی خاطر ہر گز نہ پڑھیں۔

جب تک کہ زندگی باقی ہے اپنے قیمتی اوقات کو جن کا کوئی نعم البدل نہیں مولیٰ حقیقی جل شانہ کی یاد میں گزاریں۔ بس اصلی مقصد یہ ہے کہ باقی اس کے علاوہ سب فضول۔ فقیر کی آپ پر توجہ ہے اور ہمیشہ آپ کے حق میں دعا کرتا رہتا ہے۔

والسلام

✿✿✿

مکتوب ۹۸

بنام روزی خاں صاحب ولد حیات خاں صاحب

میاں خیل وڑو کے

اپنے تعلقات دنیوی کو پس پشت ڈال کر اپنے والدین کے حال احوال کی خبر لیں۔ بعد میں ان کی پاس خاطر دنیاوی کاموں میں مشغول ہوں۔ فقط

۞۞۞

مکتوب ۹۹

بنام ملایار خاں صاحب برادر حقیقی مولوی نور خان صاحب

سکنہ چکڑالہ توابع ضلع بنوں

نماز میں سستی دور کرنے کے لئے کثرت سے استغفار کریں۔ انشاء اللہ اُمید قوی ہے کہ سستی وغیرہ کے واسطے یہ ورد بہت ہی مفید ثابت ہو گا۔

۞۞۞

مکتوب ۱۰۰

بنام غلام قادر صاحب خلف میاں عبدالرحمٰن صاحب

سکنہ ڈیرہ اسماعیل خاں

آپ کی وانڑہ سے دامان کی طرف تبدیلی اور عہدے کی ترقی کے واسطے فقیر نے دعائیں کی ہیں اور کرتا رہتا ہوں۔ لیکن قبول کرنے والا اللہ تعالیٰ جل شانہ ہے۔ بہر حال اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوں۔ یہ دار فانی دنیا قطعی بے وفا ہے۔ کبھی کبھی ضروری کاموں سے فرصت پاکر اپنے اوقات کو مولیٰ کی یاد سے معمور فرمائیں۔ کیونکہ اللہ کی یاد سب سے اعلیٰ و برتر ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۱۰۱

بنام شاہ نواز خان صاحب براخیل

سکنہ کلاچی گنڈہ پوران توابع ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں

ختم "حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل"

پڑھ کر حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے توسل سے بارگاہ رب العزت میں دعا مانگیں۔ انشاءاللہ مفید ثابت ہوگا۔

۞۞۞

مکتوب ۱۰۲

بنام مولوی سید ابو محمد برکت علی شاہ صاحب

سکنہ علاوالپور توابع ضلع جالندھر

یہاں سے رخصت ہونے کے بعد آپ نے ابھی تک کوئی خط روانہ نہیں فرمایا۔ غالباً ذکر واذکار کی مشغولیت مانع ہوئی ہے۔ خدا کرے اس کے علاوہ کوئی اور سبب نہ حائل ہو۔ اپنے حالات سے باخبر رکھا کرو تاکہ محبت اور دلی تعلق میں زیادتی ہو جس کی وجہ سے اتحاد پیدا ہوتا ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۱۰۳

بنام حاجی عبدالرشید علی خاں صاحب

رئیس تیوری توابع ضلع بلند شہر

فقیر گزشتہ سال کی طرح امراض میں مبتلا ہے۔ لیکن الحمد للہ پچھلے دنوں کے مقابلے میں امراض میں کچھ تخفیف ہے۔ مطمئن رہیں۔

۞۞۞

مکتوب ۱۰۴

بنام ملا نسیم گل آخوندزادہ صاحب

قوم بنوچی سکنہ موضع نورڑ توابع ضلع بنوں

اس حالت اور اس عمر میں کم کھانا کوئی ضروری نہیں۔ درمیانہ روی کو پیش نظر رکھیں۔ ہاں زیادہ کھانے کے درپے نہ ہوں۔ اگر خداوند تعالیٰ نے کھانا کھانے کے لئے دیا ہے تو بقدر حاجت نوش فرمائیں۔ ہمیشہ یاد مولیٰ میں لگے رہیں۔ اس وقت آپ کا یہاں آنا معاف کیا جاتا ہے۔

✡✡✡

مکتوب ۱۰۵

بنام جناب حقائق آگاہ حضرت صاحبزادہ

مولانا مولوی سراج الدین صاحب مدظلہ وعمرہ ورشدہ

برخوردار سعادت اطوار اطال عمرہ مع علمہ وصلاحہ وفلاحہ بعد از دیدہ بوسیہا و تسلیمات معلوم ہو کہ اپنے کام میں پوری کوشش سے انہاک رہیں کیونکہ یہ وقت جمعیت کا وقت ہے فقیر آپ کے لئے غائبانہ دعا کرتا رہتا ہے۔ اس طرف سے بالکل مطمئن رہیں۔

✡✡✡

مکتوب ۱۰۶

بنام مولوی سعد اللہ صاحب نبیرہ

جناب حقائق و معارف آگاہ حاجی مولوی غلام حسین صاحب مرحوم

سکنہ ڈیرہ اسماعیل خاں

اپنے حضرات کے ختم شریف خاص طور سے حضرت صاحب قبلہ وکعبہ کا ختم شریف!

رب لا تذرنی فردًاوّ انت خیر الوارثین

اور حسبنااللّٰه ونعم الو کیل

کا ورد بلاناغہ رکھیں اور ان حضرات کے وسیلہ سے درگاہ رب العزت میں اپنی حاجت روائی کے لئے دعا مانگیں۔ فقط

۞۞۞

حدیث کی تعلیم

حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اُس بندے کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سنی، اُس کی حفاظت کی، یادرکھا اور جس طرح اُس نے سنا تھا اسی طرح جوں کا توں اُس نے دوسروں تک پہنچا دیا۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے جسے (بالواسطہ) بات پہنچتی ہے وہ (براہِ راست) سننے والے سے زیادہ اس بات کو یادرکھ لیتاہے۔“ (مشکوۃ)

مکتوب ۱۰۷

بنام حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین

سکنہ اڑی افاغنہ توابع ضلع مظفر گڑھ

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اول ذیلدار کی اصلاح فرمادے، اگر نہیں تو پھر اپنے فضل و کرم سے آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ حقیقی کار ساز اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات پاک ہے۔ اپنے اصلی مقصد یعنی یاد مولیٰ میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ منتقم حقیقی ہر شخص سے خواہ دیر سے یا جلدی بہر صورت بدلہ ضرور لے گا۔

۞۞۞

مکتوب ۱۰۸

بنام سید سردار علی شاہ صاحب ولد بہاؤالدین شاہ صاحب بخاری ملتانی

آپ کے پریشان حالات کی وجہ سے فقیر کو بوجہ تقاضائے بشریت بہت فکر و تردد ہے۔ لیکن جو کچھ بھی ہے وہ سب خدا کی طرف سے ہے اس لئے اس میں بہتری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا اَصَابَكَ مِنْ مُصِيبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ

یعنی اے انسان تجھ کو جو مصیبت پیش آتی ہے وہ محض اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتی ہے۔

مکتوب ۱۰۹

بنام ابراہیم خاں

نمبر دار غورہ زئی بدین زئی بمقام کوٹ فیروزئی غورہ زئی

علاقہ ٹانک گمل بازار توابع ڈیرہ اسماعیل خاں

اس درود شریف کو!

یا اللّٰه یا رحمٰن یا رحیم یا ارحم الراحِمین وصلّی اللّٰه علیٰ خیر خلقه محمد

دن رات میں ایک سو مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں اپنی شادی کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ ضرور کامیابی ہو گی۔

۞۞۞

مکتوب ۱۱۰

بنام مولوی احمد خاں صاحب

سکنہ موضع بکھڑ اعلاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں

یہ سچ ہے کہ مرشد کے وصال پر مرید صادق کو بڑے رنج والم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن صبر سے کام لینا چاہئے اور گریہ وزاری نہ کریں۔ فقیر کو اپنے صبر اور تحصیل علوم درسیہ میں اپنا مدد و معاون تصور فرمائیں۔

۞۞۞

مکتوب ۱۱۱

بنام سید عبدالعیاض آخوندزادہ صاحب

ولد سعد الدین آخوندزادہ صاحب

یقین جانئے کہ فقیر نے اب تک نہ کوئی وظیفہ اور نہ ہی حزب البحر پڑھی ہے۔ عاملوں کے معمولات اور ہیں اور حضرت مجدد الف ثانی قدسنا اللہ تعالیٰ کے درویشوں کا طریقہ کچھ اور ہے۔ یہ تمیز درویشوں کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے۔

نیز اپنے دنیاوی کاموں کی خیر و برکت کے لئے ہزار بار اس درود شریف کا ورد رکھیں۔

اللّٰهم صلى علىٰ سيّدنا محمّدٍ وَ علىٰ ال سيّدنا محمّدٍ
صلوٰتك بعد دمعلوماتك وبارك وسلم عليه

۞۞۞

چار چیزیں

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چار چیزیں ہیں جسے وہ میسر آ گئیں اُسے دُنیا و آخرت کی بھلائی حاصل ہوگئی، ۱۔ شکر گزار دل، ۲۔ خدا کو یاد کرنے والی زبان، ۳۔ مصیبت پر صبر کرنے والا بدن، ۴۔ ایسی بیوی جو اپنی جان اور شوہر کے مال میں خیانت نہیں کرتی۔" (بیہقی)

مکتوب ۱۱۲

بنام جناب مولوی حسین صاحب قوم میانہ

سکنہ موضع وان بچھراں علاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں

آپ نے خواب میں جو فقیر کو مرض اسہال میں مبتلا دیکھا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ بندگان دین علیہم الرضوان نے یہ لکھا ہے کہ پیر شیشہ کی مانند ہوتا ہے وہ اس میں اپنے مریدوں کو دیکھتا ہے۔ فقیر کے لئے اس قسم کی باتیں کرنا روا نہیں کیونکہ فقیر خود حقیر اور نالائق محض ہے۔ مجبوراً تحریر کر رہا ہوں۔ نجاست ظاہری سے مراد گناہ ہیں سو اگر کوئی شخص نجاست ظاہری کو دور ہوتے ہوئے دیکھے تو اس کے گناہ ڈھل جاتے ہیں، یعنی آپ کے گناہ ڈھل گئے ہیں۔ نیک اور مبارک خواب ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۱۱۳

بنام ملا اولیا صاحب نیازی

اگر آپ کی ملا محمد رسول آخوندزادہ صاحب سے ملاقات ہو جائے تو ان کو میر اسلام مسنون پہنچا دیجئے اور یہ عرض کر دیجئے کہ عرصہ سے آپ کا نہ کوئی سلام پہنچا ہے اور نہ پیام۔ خیر جو کچھ بھی حسینوں سے صادر ہو جائے وہ زیبا ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۱۱۴

بنام غلام قادر صاحب خلف میاں عبدالرحمٰن صاحب

سکنہ ڈیرہ اسماعیل خاں

حقیقی کارساز اللہ جل شانہ کی ذات پاک ہے۔ عاجزوں کا کام تو دعا کر دینا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔

✿✿✿

مکتوب ۱۱۵

بنام ملا عبدالمجید آخوندزادہ صاحب

سکنہ موضع دہرمہ توابع ضلع بنوں

اے عزیز فقیر کے پاس اس قسم کے تعویذ نہیں ہیں اور نہ ہی فقیر عامل ہے اس قسم کے وظیفے اور تعویذات عاملوں کے پاس ہوتے ہیں۔ فقیر کے پاس جناب کی خواہش کے مطابق کچھ نہیں۔

✿✿✿

مکتوب ۱۱۶

بنام مولوی سید ابو محمد برکت علی شاہ صاحب

سکنہ علاولپور توابع جالندھر

اے بھائی اپنے قیمتی اوقات کو جن کا کوئی نعم البدل نہیں صحیح نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طاعات و عبادات میں گزاریں۔ یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کے خوشنودی کے لئے ہونا چاہئے۔ ایک لحظہ اور ایک لمحہ بھی اس کی یاد سے غافل نہ ہوں، بخار کی وجہ سے جواب میں تاخیر ہو گئی معاف فرمائیں۔

✿✿✿

ورثاء کے لئے مال چھوڑنا

حضرت سعدؓ بن وقاص سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے سال میرے شدید درد کی وجہ سے عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں ں ے کہا: میرا درد جس حد کو پہنچ چکا ہے وہ آپ ﷺ دیکھ ہی رہے ہیں۔ میرے پاس بہت سامال ہے اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہی ہو سکتی ہے، کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: "نہیں" میں نے کہا، آدھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں" میں نے عرض کیا: اچھا ایک تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں ایک تہائی، اور ایک تہائی بھی بہت ہے، اس لئے کہ تمہارا اپنے وارثوں کو خوش حال چھوڑ جانا اس بات سے بہتر ہے کہ تم ان کو فقر و فاقہ کی حالت میں چھوڑ کر مرو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔"

مکتوب ۱۱۷

حقائق ومعارف آگاہ حضرت صاحبزادہ

مولانا مولوی سراج الدین صاحب مدظلہ وعمرہ ورشدہ

وجناب مولوی محمود شیرازی صاحب

چونکہ فقیر شدت امراض کی وجہ سے حال سے بے حال ہے اس لئے جناب قاضی قمرالدین صاحب ممدوح و شاہ صاحب موصوف نے تسبیح خانہ کی کتابوں کی فہرست تیار کی ہے۔ کتاب ہدایہ جلد اول اور حافظ جی والہ عینی ہدایہ ایک جلد کتاب البیوع سے کتاب الشفعہ تک اور کتاب ازرقانی شرح موطا امام مالک از کتاب النکاح تا حدود (ایک جلد) نہیں ہے۔ یہ تینوں کتابیں فقیر کی بیماری کے دوران گم ہو گئی ہیں۔ الخیر فیما وقع۔

قاضی قمرالدین صاحب کتاب شرح الصدور مصنفہ ملا سیوطی لائے ہیں، اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات پاک سے اُمید ہے کہ کتاب بدور السافرہ فی احوال الآخرہ بھی مل جائے گی۔ نیز مولوی محمد عیسیٰ خاں صاحب نے بستان ابولیث سمرقندی وتنبیہ الغافلین طبع مصری عنایت فرمائی ہے۔

۞۞۞

مکتوب ۱۱۸

بنام مولوی نور خاں صاحب قوم آوان

سکنہ چکڑالہ علاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں

اے عزیز مبادی تعینات ممکن عدمیات ہیں۔ صاحب طریقہ عالیہ نقشبندیہ رضی اللہ عنہ کے ہاں جب تعینات عدمیات ہوئے تو سلامتی پھر کہاں۔ بزرگان دین فرماتے ہیں۔

"صوفی جب تک آپ کو کافر سے بدتر نہ جانے وہ کافر سے بدتر ہے"

یہ مسئلہ کئی بار جناب کے آگے بیان کیا گیا ہے کیا کیا جائے، صحبت کے دن کم ملتے ہیں۔ ملاقات ہونے پر انشاء اللہ تفصیل سے بیان کروں گا۔ فی الحال معاف فرمائیں۔

۞۞۞

مکتوب ۱۱۹

بنام حاجی حافظ محمد خاں صاحب ترین

سکنہ اڑی افاغنہ توابع ضلع مظفر نگر

فقیر کا یہ حال ہے کہ اکثر بیمار رہتا ہوں۔ ہر طرح سے تسلی رکھیں۔ اپنے اوقات عزیزہ کو اللہ کی یاد میں جو سب سے اولیٰ و برتر ہے مشغول رکھیں۔

۞۞۞

مکتوب ۱۲۰

بنام جناب مولوی محمود شیرازی صاحب

سکنہ شیراز توابع ایران

جناب جیسا کہ برخوردار کے لئے علم ظاہری ضروری ہے اسی طرح اس کے لئے باطنی علم بھی ضروری ہے۔ فقیر کے بعد خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ برخوردار کو علم باطنی حاصل کرنے کا موقع بھی ملے گا یا نہیں۔ اس وقت تک فقیر زندہ ہے اُمید ہے علم باطن سے اس کو کماحقہ واقفیت ہو جائے گی۔ لہذا آپ سے بطور مشورہ معلوم کر رہا ہوں کہ اگر آپ فقیر کے خیال سے متفق ہیں اور عوارضات آپ کو اجازت دیں تو اس کو اپنے ہمراہ یہاں لے آئیں۔ اگر آپ کا کوئی دوسرا خیال ہے تو بھی مطلع فرمائیں۔

۞۞۞

عمل کا دارومدار

حضرت عمرؓ بن الخطابؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور انسان کے لئے بس وہی کچھ ہے جس کی اُس نے نیت کی ہے، تو پھر جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہے تو (واقعی) اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دُنیا کی طرف ہے کہ اُسے حاصل کرے یا عورت کی طرف ہے کہ اُس سے شادی کرے تو (واقعی) اس کی ہجرت اُسی چیز کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی (نیت کی) ہے۔" (بخاری، مسلم)

مکتوب ۱۲۱

بنام جناب میر اصاحب قلندر

سکنہ پشین علاقہ بلوچستان

اے عزیز قدیم سے یہ سنت چلی آئی ہے کہ خدا پرستوں پر مصیبتیں آتی رہتی ہیں۔ پس آپ کے لئے لازم ہے کہ صبر سے کام لیں۔ بلکہ راضی بقضا رہیں اور اپنے اصلی کام یعنی مولیٰ کی یاد میں ہمہ تن مصروف رہیں۔

قیل ان اللّٰہ ذو ولد
قیل ان الرسول قد کھنا
مانجی اللّٰہ والرسول معا
من لسان الوریٰ فکیف انا

"کفار کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحب اولاد ہے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کاہن ہیں۔ جب خدا اور رسول نے زبان بدگوئی سے نجات نہیں پائی تو پھر ہم کس گنتی میں ہیں۔"

مندرجہ بالا اشعار کو بہ غور ملاحظہ فرمائیں گے تو اصل حقیقت آشکارا ہو جائے گی۔

۞۞۞

مکتوب ۱۲۲

بنام مولوی نورالدین صاحب

پیش امام موضع اوگالی ڈاکخانہ نوشہرہ علاقہ

خوشاب توابع ضلع شاہ پور

(سوالوں کے جوابات جو حضرت قبلہ نے دیئے)

سوال: قربان جاؤں بہت سے لوگ دم کرانے کی خاطر بندہ کے پاس آتے ہیں۔اس کے متعلق جو ارشاد ہو تعمیل کی جائے۔

جواب: الحمد شریف اور چاروں قل شریف پڑھ کر نمک پر دم کر دیا کریں۔اللہ تعالیٰ جل شانہ جو شافیٔ مطلق ہے شفاء کلی عطا فرمائے گا۔

سوال: ذکر کے وقت لطائف میں حرکت محسوس ہوتی ہے لیکن بہ غور خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام جسم جنبش کر رہا ہے۔روکنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن نہیں ہوتا۔

جواب: کوئی فکر کی بات نہیں۔ہاں اپنے اختیار سے نہ کریں۔اگر ایسا بے اختیار ہوتا ہے تو ہونے دو۔

سوال: مراقبے کے وقت ریا کے خوف سے غلام منہ پر کپڑا نہیں ڈالتا۔کیا کپڑا ڈالنا ضروری ہے؟ارشاد فرمائیں۔

جواب: اس میں کوئی ریا نہیں۔فقراء کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ حضوری و یکسوئی کے لئے اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور مُنہ پر کپڑا ڈال لیتے ہیں۔

۞۞۞

مکتوب ۱۲۳

بنام اکبر نیازی

سوالوں کے جواب

سوال اول: کوئی ایسا ورد ارشاد فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور مشائخ عظام کی محبت حاصل ہو۔

سوال دوم: اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پچھلے اور اگلے سب گناہوں کو معاف فرمادے۔

سوال سوم: معاش کا کوئی ایسا ذریعہ نکل آئے جس سے قرض وغیرہ سے سبکدوشی حاصل ہو جائے۔

تینوں سوالوں کا جواب: تینوں مقاصد کے لئے یہ درود شریف جس کا معمول حضرت صاحب قبلہ و کعبہ نور اللہ مرقدہ الشریف رکھتے تھے بلاناغہ باوضو پڑھا کریں۔

اللّٰھمّ صلّ علٰی سیّدنا محمد وعلٰی الِ سیّدنا محمد افضل صلوٰتك بعد دمعلوماتك وبارك وسلم عليه

دن رات میں ہزار مرتبہ، اگر اتنا نہ ہو سکے تو پانچ سو مرتبہ۔ اگر اس قدر بھی نہ پڑھ سکو تو سو مرتبہ ورد کر لیا کریں۔

۞۞۞

مکتوب ۱۲۴

بنام میاں شیخ محمد بخش صاحب سکنہ کلاچی گندہ پوران

سوالات کے جواب

۱۔ کیاذکر کرنے کے لئے اپنے آپ کو دنیاوی کاروبار کے خیالات سے خالی کرنا، نیز باوضو ہونا اور وقت کا تعین کرنا ضروری ہے۔ اگر نہیں تو پھر کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟

۲۔ ہر روز قرآن شریف کی تلاوت کتنی کرنی چاہئے۔ دلائل الخیرات کے پڑھنے کی بھی اجازت فرمائیں۔

۳۔ براہ مہربانی دینی اور دنیاوی مشکلات و مہمات میں کامیابی کے لئے بھی کوئی وظیفہ ارشاد فرمائیں۔

جواب: ہر کام میں ہر وقت ذکر کا خیال رکھیں۔ چاہے وضو ہو یا نہ ہو قرآن شریف جتنا بھی آسانی سے پڑھا جاسکے پڑھیں۔ تلاوت کے لئے وقت کی کوئی قید نہیں۔

دلائل الخیرات کے پڑھنے کی آپ کو اجازت دی جاتی ہے۔

دینی و دنیاوی مشکلات میں کامیابی کے لئے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ختم شریف اس طرح پڑھیں۔ پانچ سو مرتبہ

لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ،

اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب جناب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک کو پہنچا کر آپ کے وسیلے سے بارگاہِ رب العزت میں اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے کی دعا مانگیں، قاضی الحاجات آپ کو جمیع مقاصد و مطالب میں کامیابی عطا فرمائے گا۔

❁❁❁

حصہ دوم

❁ مختصر حالاتِ زندگی

حضرت مولانا خواجہ محمد سراج الدین صاحب

رحمۃ اللہ علیہ

❁ مکتوبات

حضرت مولانا خواجہ محمد سراج الدین صاحب

رحمۃ اللہ علیہ

"مرد وہ ہے کہ لوگوں میں رہے۔ لین دین بھی کرے۔ اولاد بھی پیدا ہو۔ شریعت کی باتوں پر خود عمل کرے اور دوسروں سے عمل کرائے اور باوجود ان باتوں کے ایک لمحہ بھی یاد الٰہی سے غافل نہ ہو۔"

(خواجہ باقی باللہؒ)

جناب قبلہ وکعبہ اسرار العارفین، قطب الواصلین، سراج السالکین، جناب خواجہ خواجگان

حضرت مولانا حاجی محمد سراج الدین صاحب

نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

کے مختصر حالات

ولادت باسعادت

حضرت سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۵/ محرم الحرام ۱۲۹۷ھ میں موسیٰ زئی شریف میں پیدا ہوئے۔ دوست احباب، علماو فضلا کی طرف سے حضرت حاجی عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مبارک باد کے پیغام آنے لگے۔ آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ خوشی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کی ذات سے کامل اُمید تھی کہ اس کے فضل و کرم سے ایک دن یہ فرزند بڑا ہو کر نور معرفت الٰہی سے مخلوق خدا کے سینوں کو منور کرے گا۔ عالم ہوگا فاضل ہوگا اور اپنے علم ظاہری و باطنی سے بندگان خدا کو سیراب کرے گا۔ چنانچہ درگاہ رب العزت میں دعائیں کی گئیں، جو قبول ہوئیں۔ دل کی مُرادیں بر آئیں۔ ایک وقت ایسا آیا کہ آپ کی بدولت دل کی اُجڑی بستیاں آباد ہونے لگیں۔ تاریک دلوں سے ظلمت و کدورت کے بادل چھٹنے لگے۔ سینے نور الٰہی سے منور ہونے لگے۔ بال بال سے ذکر اللہ جاری ہونے لگا۔

ذالك فضل اللّٰه يو تيه من يّشآءُ واللّٰه ذوالفضل العظيم O

تحصیل علم ظاہری و باطنی

حضرت قبلہ و کعبہ جناب حاجی محمد سراج الدین صاحب نے قرآن مجید کی تعلیم جناب مُلا شاہ محمد صاحب اخوند قوم بابڑ سے حاصل کی۔ نثر و نظم، صرف و نحو، منطق، عقائد، مطول، علم قرأت، علم فقہ، کنز الدقائق، شرح وقایہ، جلدین اولین و ہدایہ جلدین آخرین علم فقہ، نورالانوار حسامی، قدوری، علم تفسیر، تفسیر جلالین، علم حدیث، مشکوٰۃ شریف نصف اول، ابن ماجہ شریف نصف اول جناب مولوی محمود شیرازی صاحب سے پڑھیں۔ اور باقی کتابیں مولوی حسام تا آخر، شرح وقایہ جلدین آخرین، ہدایہ جلدین اولین اور تفسیر مدارک و تنقیح الاصول و تلخیص المفتاح ترجمہ قرآن شریف اور مشکوٰۃ شریف نصف آخر، صحاح ستہ، صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داوٗد، نسائی وغیرہ جناب مولوی حسین علی صاحب سے پڑھیں۔

علم تصوف میں مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تینوں جلدیں اور مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تینوں جلدیں کامل اور باقی کتب تصوف کماحقہ، باتحقیق والتفصیل اپنے حضرت والد ماجد قبلۂ عالم و عالمیان قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس حضرت خواجہ حاجی محمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔

حج بیت اللہ شریف

حج بیت اللہ شریف اور زیارت روضہ محبوب رب العالمین کا شوق آپ کے دل میں موجزن تھا۔ آخر وہ دن نصیب ہوا چند دوستوں کے ہمراہ حج بیت اللہ شریف کے لئے روانہ ہوگئے۔ اس سفر میں آپ پر اور آپ کے طفیل میں ساتھیوں پر جو فیوضات اور کیفیات طاری ہوئیں وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہیں۔

مدینۂ منورہ میں داخل ہوتے ہی آپ کو اپنا ہوش نہ رہا۔ ہوش تھا تو صرف اتنا کہ میں تاجدار مدینہ سردار دو عالم کا ایک ادنیٰ سا غلام ہوں۔ جو کچھ اپنے پاس تھا وہ سب

غرباادر مساکین میں تقسیم کرادیا۔

حاجی محمد مقبول صاحب جو آپ کے خاص آدمیوں میں سے تھے اس سفر میں آپ کے ہمراہ تھے۔ ان کا بیان ہے کہ حضور نے جو کچھ رقم میرے پاس رکھوائی تھی وہ سب تقسیم کرادی۔ مجھے خیال ہوا کہ گھر واپس کیسے جائیں گے فرمایا۔

"خان صاحب اللہ اگر یہاں رکھنا چاہے گا تو یہاں سے ہرگز نہیں جاسکتے اگر یہاں سے وطن بھیجنا چاہے گا تو کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ بچانے کی پروانہ کرو۔ جو کچھ باقی ہے وہ بھی تقسیم کردو، اللہ کارساز ہے۔"

چنانچہ تعمیل ارشاد کی گئی۔ دو تین روز کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ حاجی اسماعیل صاحب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور دو ہزار روپیہ بطور نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا لیجئے خان صاحب آپ ڈر رہے تھے۔

ومن یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہٗ

جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے وہ اس کے لئے کافی ہے۔

مُلا خان محمد صاحب کا بیان ہے کہ ملا صدرو صاحب جو حضرت کے ہم سفر تھے فرماتے تھے کہ حضرت کا جن دنوں مدینہ منورہ میں قیام تھا تو ایک دن ایسا واقعہ پیش آیا کہ حضرت قبلہ سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ غسل سے فارغ ہوکر روضۂ منورہ کے پاس حاضر ہوئے۔ وہاں کے خدام سے گفتگو کے بعد اپنا پہنا ہوا لباس اُتار دیا اور نیا عربی لباس زیب تن کیا۔ دائیں بازو پر آستین لٹکائی اور ایک موم بتی جلاکر اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے روضہ ٔ مطہرہ میں داخل ہوئے۔ اس بتی سے ایک دو اور قندیل روشن کئے۔ اس کے بعد جناب باری تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر روضۂ مبارک سے فیوضات و برکات حاصل کرنے لگے۔ دعا و گریہ وزاری میں کافی دیر تک مشغول رہے۔ نہایت ادب و احترام کے ساتھ وہاں سے تشریف لائے۔ اپنا اُتارا ہوا لباس پہن لیا اور نیا عربی لباس خدام کو واپس دیدیا۔ اور خدام کو نہایت مؤدبانہ طریقے پر شکرانہ ادا کیا۔ مُلا صدور نے دو

روپے کی کھجوریں خرید کر شکریئے کے طور پر غربا میں تقسیم کیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے قبلہ کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا۔ بتی جلانے کا مقصد یہ تھا کہ حضرت قبلہ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں خادم کی حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کیا۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک رئیس اپنے دولت کے نشہ میں چور ہوکر تکبر و تمکنت کے ساتھ روضۂ مبارک میں داخل ہوا۔ قدم رکھتے ہی انوارات و تجلیات کی تاب نہ لاکر وہیں جل کر ڈھیر ہوگیا۔

قصہ مختصر محبوب رب العالمین کے روضۂ مبارک کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بناکر بادل ناخواستہ روتے اور الوداعی سلام پیش کرتے ہوئے وہاں سے روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اپنے محبوب ﷺ کے روضۂ مبارک کی زیارت سے مشرف فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

جلسۂ دستار بندی

جب آپ علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل سے فارغ ہوئے تو آپ کے والد ماجد حضرت قبلہ و کعبہ جناب حاجی محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعض خلفاء، علماء اور اکثر احباب و مخلصین کو جلسہ دستار بندی میں شامل ہونے کے لئے اطلاعیں دیں۔

وہ تمام حضرات گرامی جن کو مدعو کیا گیا تھا اطراف وجوانب سے آکر خانقاہ شریف میں جمع ہوگئے۔ ان کے علاوہ مریدین بھی بڑے ذوق و شوق سے جلسے میں شامل ہوئے۔ فجر کی نماز کے بعد حضرت دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار پر ختم خواجگان نقشبندیہ مجددیہ پڑھا گیا۔ اور اس کے بعد سب نے مل کر کلام اللہ شریف کے تین ختم پڑھے۔ بعدہ چند حفاظ اور قاریوں نے قرآن مجید کی سورتیں بلند آواز سے پڑھیں جیسا کہ ہمارے حضرات کرام کا معمول ہے۔

ختم شریف کے اختتام کے بعد حضرت قبلہ و کعبہ خواجہ عثمان دامانی نے حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار کی طرف متوجہ ہوکر

دیر تک دعا مانگی۔ یہاں تک کہ اسی اثناء میں بعض حضرات پر جذبے کی حالت طاری ہو گئی۔

دوسری دفعہ پھر دعا مانگی کہ خداوند کریم جمیع حاضرین اور غائبین و مریدین طریقۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو اپنے فیوضات و برکات و انوارات سے مالامال کر دے۔ آمین!

بحرمة النون والصادبالنبی وآله الامجادعلیه وعلیهم

الصلوات والتحیات

تیسری دفعہ جمیع حاضرین مجلس کی کل حاجات و مشکلات کے حل ہونے کی دعائیں مانگیں۔ اے خداوند کریم حاضرین مجلس کے تمام دینی اور دنیاوی کاموں کو بخیر و خوبی انجام دے، وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین۔ برحمتک یاارحم الراحمین، دعاؤں کے بعد حضرت خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوگئے باقی حضرات نے بھی تعظیماً ایسا ہی کیا۔

دستار بندی کا طریقہ کار

جناب قبلہ وکعبہ خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ نے اول خواجہ سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر نصف دستار فضیلت اپنے ہاتھ سے باندھی اور باقی دو پیچ جناب مولوی محمود صاحب شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے اور دو پیچ جناب مولوی حسین علی صاحب نے اپنے ہاتھ سے آپ کے سر مبارک پر باندھے۔ باقی تمام دستار مبارک حضرت لعل شاہ صاحب نے جناب حضرت قبلہ کے سر پر تبرکاً باندھی۔ پھر حضرت خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو چوغہ پہنایا۔ یہاں تک کہ جمیع حاضرین مجلس کی طرف سے مبارکباد کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

اس کے بعد حضرت خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی محمود شیرازیؒ کے سر پر استادی کی دستار باندھی کیونکہ مولوی صاحب خواجہ سراج الدینؒ کے پہلے

استاد تھے، بعدہ تیسری دستار جناب مولوی حسین علی صاحب کے سر پر باندھی آپ بھی حضرت قبلہ و کعبہ حضرت محمد سراج الدینؒ کے استاد تھے چوتھی دستار آپ نے جناب مولوی محمد عیسیٰ خان صاحب کے سر پر باندھی کیونکہ آپ نے حضرت خواجہ سراج الدینؒ کے ساتھ مل کر علم حاصل کیا تھا۔ پانچویں حضرت قبلہ نے دستار بزرگی حضرت سیادت و سعادت پناہ شرافت و نجابت دستگاں سید لعل شاہ صاحب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر باندھی۔ آپ حضرت قبلہ صاحب کے جلیل القدر خلیفہ تھے۔ اور حضرت حاجی عثمان دامانی رحمۃ اللہ نے حضرت شاہ صاحب مرحوم کے واسطے اپنی ضمنیت کی بشارت بھی عطا فرمائی تھی۔ دستار کے علاوہ آپ کو چوغہ بھی پہنایا گیا۔ بعدازاں باقی دستاریں مندرجہ ذیل خلفاء اور فضلاء کے سر پر باندھیں۔ اسماء گرامی یہ ہیں۔

مُلا محمد سعید اخوندزادہ صاحب برادر عزیز جناب قبلہ و کعبہ خواجہ محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ جناب حاجی قلندر خاں صاحب رئیس مڈی، جناب حافظ محمد یار صاحب پیلانی، قاضی عبدالرسول صاحب انگوی، جناب قاضی قمرالدین صاحب چکڑالوی، مولوی ولی محمد صاحب، قاضی عبدالغفار صاحب، عبدالمجید اخوندزادہ صاحب، ملا قطار صاحب، ملا روئداد صاحب، جناب مولوی نورالحق صاحب شاہ پوری۔

جلسہ دستاربندی کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی اور حضرت قبلہ و کعبہ جناب خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام حاضرین کے ساتھ مل کر دعائے خیر مانگی،

کچھ دن بعد سوموار کے روز نماز فجر کے بعد ۷/ ربیع الاوّل ۱۳۱۴ھ میں حضرت قبلہ و کعبہ جناب خواجہ محمد عثمان صاحب نے اپنی زندگی ہی میں جناب سراج السالکین خواجہ محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حلقہ شریف کرانے اور توجہ دینے پر معمور فرمایا۔ آپ نے تعمیل ارشاد کی۔ آپ کی توجہات بابرکات کی بدولت جملہ درویش اور مریدین بہت سی برکات و فیوضات سے نوازے گئے۔

اجازت نامہ

ایک دن مجمع عام میں حضرت خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ نے جناب مولوی محمود شیرازی صاحب کو حضرت قبلہ وکعبہ مولانا محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے اجازت نامہ لکھنے کے لئے امر فرمایا۔

اجازت نامہ جو مولوی شیرازی صاحب نے لکھا تھا اس کی اصل نقل درج ذیل ہے۔

اجازت نامہ (بزبان فارسی) کا اُردو ترجمہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرّحیم- الحمد اللّٰہ المرشدعلی الا طلاق بالحسنیٰ الی الدرجۃ العلیا والطریقۃ المثلیٰ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ من اسخلفہ بالخلافۃ علی العالمین کافۃً محمد المبعوث بالھدایۃ بحبوحۃ النّبوۃ و مرکز الولایۃ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ الا طھار لا سیما خلفآئہ الاحرار مبادات فی محافل الصدق بالحق الباطل و انتف سمات البلابل.

اما بعد طریقت کے رائج کرنے کی امانت حضرت کرام مشائخ مجددیہ عظام کے دست بدست حضرت قطب الواصلین و غوث الکاملین قدوۃ الابرار وزبدۃ الاحرار سیدی وسندی وشیخی ووسیلہ یومی وغدی حضرت حاجی دوست محمد صاحب کو پہنچی اور ان کے وسیلے سے مذکورہ امانت اس فقیر کو نصیب ہوئی۔ جب سے اب تک یہ فقیر اس فرض کی ادائیگی میں حسب مقدور انتہائی کوشش کرتا رہا ہے۔ اب چونکہ فقیر کے بڑھاپے کا عالم ہے اور موت سر پر گھات لگائے کھڑی ہے۔ مدت سے یہ آرزو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ دعا کرتا رہا ہوں کہ وہ کوئی ایسا قابل شخص پیدا کردے

جو اس بار امانت کے سنبھالنے کی صلاحیت رکھتا ہو اور ترویج نسبت کے کام کو بخوبی سرانجام دے سکے۔ اور جس کی بدرجہ اتم کوششوں سے سلسلہ میں نظم قائم رہ سکے اور سلسلہ مذکورہ منقطع ہونے سے محفوظ رہے۔

اس وقت میرا فرزند ارجمند محمد سراج الدین (ارشدہ اللہ تعالیٰ الیٰ احسن الطریق واسعد مالہ و بالہ وھو ولی التوفیق) سن بلوغ کو پہنچ گیا ہے اور شرعی و عرفی طور سے رشد و ہدایت کے قابل ہوگیا ہے۔ نیز علوم ضروریہ میں کماحقہ ملکہ اور مہارت حاصل کرلی ہے۔ اس کے علاوہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ احمدیہ، چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ، قلندریہ، شطاریہ، مداریہ، کبرویہ، کی نسبت شریفہ کی توجہات سے فیضیاب ہوچکا ہے۔ اور نسبت مذکورہ نے اس کے دل میں گھر کرلیا ہے اور اس کی برکات سے تہذیب اخلاق صوفیہ اور استقامت شریعت سے مشرف ہوا ہے اور ان معانی کو اپنے باطن میں مشاہدہ کرچکا ہے اور فقیر کے صاحب بصیرت احباب نے اپنے وجدان کے ذریعہ ان معنیٰ کے حصول کی گواہی بھی دیدی ہے جو ان کے دل میں غیب سے القا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ہر دلعزیز ہوگیا ہے۔ پس یہ فقیر اپنے فرزند کو مذکورہ بالا آٹھوں طریقوں کی مسند ارشاد پر اپنا قائم مقام اور خلیفۂ مطلق و نائب مقرر کرتا ہے۔

وجعلت یدہ کیدی و قبولہ قبولی وردہ ردی فرحم اللہ تعالیٰ من اعانہ و خذل من اہانہ

میں حضرت شیخ بزرگوار کے کل متوسلین جن کی تربیت اس فقیر کے سپرد تھی اور خود اس فقیر سے تعلق رکھنے والے کل حضرات

کو صاحب موصوف کے حوالے کرتا ہوں۔ فقیر کو اُمید کامل ہے
کہ ان کے تمام متوسلین جناب حضرات کرام قدسنا اللہ تعالیٰ
باسرارہم کی برکت سے اس طریقہ کی مخصوص برکات سے بہرہ
مند ہوں گے اور آپ کی صحبت بابرکت کی بدولت اس قوم یعنی
صوفیاعظام کی خصوصیات میں سے حصہ کامل حاصل کریں گے۔

اللّٰهم انصرمن نصره و اخذل من خذله وايدبه الدين و اجعله اماما للمتقين و ارزقه الا ستقامة على السنة السنيه و الشريعة العليه – امين، امين برحمتك يا ارحم الرحمين و صلى اللّٰه تعالىٰ علىٰ خير خلقه محمد والهٖ واصحابه اجمعين

مورخہ ۳؍ذی القعدہ الحرام ۱۳۱۱ھ،

ان حضرات کے اسمائے گرامی جنھوں نے سند پر اپنے قلم سے دستخط کئے۔

العبد	**العبد**
جناب حضرت لعل شاہ ہمدانی بلاولی بقلم خود	جناب مولوی محمود شیرازی صاحب بقلم خود
العبد	**العبد**
ملا محمد سعید آخوندزادہ صاحب برادر حضرت قبلہ بقلم خود	میراصاحب قلندر سکنہ پشین بقلم خود
العبد	**العبد**
سید امیر شاہ صاحب ہمدانی بلاولی بقلم خود	حافظ محمد یار صاحب اوان بقلم خود
العبد	**العبد**
جناب قاضی عبدالرسول صاحب بقلم خود	جناب مولوی حسین علی صاحب بقلم خود

العبد

جناب مولوی نور خاں صاحب
بقلم خود

العبد

حقداد خاں صاحب ترین
بقلم خود

العبد

حاجی قلندر خاں صاحب رئیس
ڈی بقلم خود

العبد

محمد رب نواز خاں صاحب میاں خیل تاجو
خیل رئیس موسیٰ زئی ملقب بہ خان بہادر
بقلم خود

قبلہ و کعبہ جناب خواجہ محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حسب ارشاد جناب مولوی محمود شیرازی صاحب نے اجازت نامہ کو مجمع عام میں بلند آواز سے پڑھا اور جمیع حاضرین محفل نے نامہ مذکورہ کو دل و جان سے تسلیم کیا۔ بلکہ حضرت قبلہ عالم قدس اللہ تعالیٰ بسرہ الاکرم نے دریافت فرمایا۔

صاحبزادہ کی خلافت سے کیا آپ سب متفق ہیں؟

جمیع حاضرین کی طرف سے صدائے آمنا و صدقنا بلند ہوئی اور حضرت لعل شاہ صاحب مرحوم فرمانے لگے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کا پاپوش میرے سر کا تاج ہے اور مجھے یہی بسر و چشم تسلیم بھی ہے۔

اس کے بعد حضرت قبلہ و کعبہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ نے دستار مبارک اپنے ہاتھ سے حقائق و معارف آگاہ حضرت مولانا محمد سراج الدین صاحب کے سر مبارک پر باندھی۔ اس وقت جو مُریدین و مخلصین حاضر مجلس تھے سب نے خدا کا شکر ادا کیا اور ہر طرف سے مبارک باد کی صدائیں آنے لگیں۔

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغِ مقبلاں ہرگز نمیرد

تبلیغ دین

والد ماجد کی طرح آپ نے بھی تبلیغ دین کے لئے انتہائی کوشش کی۔ چنانچہ جگہ جگہ تبلیغ کے لئے جماعت کے ہمراہ تشریف لے جاتے تھے۔ کھانے پینے کا سامان اونٹوں پر لادا جاتا تھا۔ لوگ مدعو کرتے تو فرماتے کہ بھائیو میں تمہیں اللہ کے ذکر کی دعوت دیتا ہوں۔ فقیر کے پاس اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔ میرے ہاں خوب کھاؤ پیو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ لوگ جوق در جوق خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوتے تھے۔ اللہ کے ذکر کرنے والوں کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ خانقاہ شریف بھری رہتی تھی۔ شہر بہ شہر، قریہ در قریہ حتیٰ کہ گلی کوچوں میں آپ کی شہرت کا چرچا تھا۔ آپ کی صحبت بابرکت کی بدولت گھر گھر میں لوگ نمازی بن گئے، ان کے سینے اللہ کے نور معمور ہوگئے۔ خانۂ دل سے اس کے ذکر سے آباد ہوگئے۔ چور اپنی چوری، ڈاکو اپنی ڈکیتی سے تائب ہو کر یاد اللہ میں لگ گئے۔

مہمان نوازی

مہمان نوازی میں آپ ہو بہو اپنے والد صاحب کی مثال تھے۔ کتنے ہی مہمان کیوں نہ آجائیں سب کی خاطر تواضع دل و جان سے کرتے تھے۔ مہمانوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے۔ ایک ایک کے پاس جاتے ان کی دیکھ بھال اور مزاج پرسی کرتے۔ ہر طرح کا خاطر خواہ آرام پہونچانے کی کوشش کرتے۔ خدام کو بھی خاص تاکید تھی کہ خبردار کسی مہمان کا دل آزردہ نہ ہونے پائے۔ بیماروں کے لئے پرہیزی کھانا تیار کراتے اور بڑی محبت سے ان کو کھلاتے۔ ظاہری کھانوں کے علاوہ باطنی نعمتوں سے بھی خوب نوازتے تھے۔ فیض کا یہ عالم تھا کہ جس پر نظر کرم پڑ گئی کمال کو پہنچا دیا، سینہ مبارک سے ایک آہ نکلتی تھی اور لوگ تڑپ اُٹھتے تھے۔ کئی کئی گھنٹہ لوگ وجد اور بیہوشی کے عالم میں پڑے رہتے تھے۔ کسی کو اپنی خبر نہ تھی، جس کو دیکھو اللہ کی یاد میں مست و دیوانہ ہے۔ اللہ اللہ کیا دن تھے وہ!! ہو حق کی صداؤں سے فضا گونج اُٹھتی تھی۔

وفات مبارک

موت برحق ہے۔ایک نہ ایک دن ضرور آئے گی۔کون ہے جواس کے چنگل سے بچ سکتا ہے۔ سب کو اس کا مزا چکھنا ہے۔ آخر پیغام اجل کی یہ گھڑی ہمارے پیرومرشد حضرت سراج السالکین خواجہ محمد سراج الدین صاحب کے لئے بھی آ پہنچی۔ ۲۶ر ربیع الاوّل ۱۳۳۳ھ بروز جمعہ انتقال فرمایا۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون.

سوائے صبر کے اور کیا ہو سکتا تھا۔ غور کا مقام ہے۔اس موت نے کتنوں کے گھر برباد کئے ہیں۔ کتنوں کو یتیم کیا ہے، کتنوں کے سہاگ اُجاڑے ہیں۔ کتنوں کی اُمیدوں پر پانی پھیرا ہے۔ کتنوں کی خوشیوں کو ملیامیٹ کیا ہے۔یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے پھر بھی ہم غفلت میں ہیں۔جب فرشتۂ اجل آ پہنچتا ہے تو ہماری آنکھیں کھلتی ہیں۔ مگر اب پچھتانے سے کیا بنتا ہے۔ موت کا وقت مقرر ہے نہ ایک ساعت پہلے آتی ہے۔نہ ایک ساعت پیچھے ہٹتی ہے۔ہاں جس نے اللہ کی یاد میں زندگی گزاری وہ کامیاب ہوا۔ جو غافل رہا وہ ناکامیاب! خبردار فلاح پانے والے وہی لوگ ہیں جو اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں۔

پس موت کو یاد رکھو اور قبر کو نہ بھولو جو آخری ٹھکانہ ہے۔اس کے بعد حساب کے لئے پیش ہونا ہے۔

فمن یعمل مثقال ذرة خیراً یّره ومن یّعمل مثقال ذرّةٍ شراً یّره

جہاں غافلوں کو شرمندگی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

زندگی　آمد　برائے　بندگی
زندگی　بے　بندگی　شرمندگی

کھا کر پلاؤ قورمے گمراہ ہوا تو زور میں
جانا نہیں کیا گور میں مرنے سے کیا انکار ہے

قطعہ تاریخ وفات حضرت سراج السالکین

خواجہ محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از حقداد خاں ترین

آں ماہ تاب برج فیوضات نقشبند
آں فیض بخش عالم و خورشید عارفیں
ماہ ربیع الاول تاریخ بست وشش
درروز جمعہ گشت بفردوس جاگزیں
احقر نوشت مصرع سال وصال او
واصل شدہ بدوست محمد سراج الدیں
۱۳۳۳ھ

اسمائے سامی خلفائے نامی

حضرت سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ قاضی قمرالدین صاحب چکڑالہ والا،
۲۔ محمد برکت علی شاہ صاحب کلکتہ،
۳۔ مولوی غلام حسین صاحب کانپوری،
۴۔ مولوی احمد خاں کھولہ والا،
۵۔ ملا محمد نور اخوندزادہ صاحب پوندہ قریشی،
۶۔ مولوی عبدالرحمٰن پشاوری،

۷۔ مولوی عبدالرحمٰن راولپنڈی،
۸۔ مولوی غلام حسین صاحب گرہ سوانگ،
۹۔ ملا عبدالرحمٰن صاحب ارغانی خراسانی،
۱۰۔ ملا محمد یٰسین قوم خروٹی پوندہ،
۱۱۔ ملا صاحب محمد اعظم المعروف بہ بابڑ قوم دفتانی،
۱۲۔ ملا یحییٰ وادازی والا خراسانی،
۱۳۔ ملا صاحبزادہ محمد سعید ہراتی،
۱۴۔ ملا فیض اللہ ہرانی،
۱۵۔ مولوی فضل علی قریشی جتوئی والا حال معروف مسکین پوری،
۱۶۔ ملا صاحبزادہ قندھاری اسم نامعلوم،
۱۷۔ عبدالقدوس شاہ معروف بمسافر شاہ،
۱۸۔ مولوی عبداللہ خاں نائب المناف خانقاہ خراسانی،
۱۹۔ مولوی شمس الدین صاحب لائل پور والا،
۲۰۔ پیر امیر شاہ وان کیلاں والا،
۲۱۔ سائیں فتح علی صاحب امی کراچی،
۲۲۔ سید ولایت شاہ ہمدانی،
۲۳۔ سید قمرالدین شاہ صاحب شجاع آباد ضلع ملتان،
۲۴۔ مولوی صاحب غلام محی الدین چنڈھر والا،
۲۵۔ حاجی محمد رفیق صاحب ہریپال کوہ کسیغر،
۲۶۔ حافظ محمد عمر صاحب میانوالی،
۲۷۔ قاضی دوست محمد صاحب تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ،
۲۸۔ مولوی احمد دین صاحب جھنڈیروی،
۲۹۔ مولوی محمد رفیق صاحب،

مکتوب ۱

مکتوبات شریف

بنام محمد عیسیٰ خان صاحب

پوتے کے تولد ہونے کی اطلاع اور دنیاوی جھگڑوں سے دور رہنے کی نصیحت کے بارے میں

جناب مکرمی مولوی محمد عیسیٰ خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، از طرف فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ، بعد سلام مسنونہ معلوم ہو کہ آج بروز جمعہ ۱۹/ محرم الحرام بوقت گیارہ بجے خداوند کریم نے نور چشم محمد بہاؤ الدین کو فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ خداوند کریم اس کی عمر دراز کرے اور اس کو نیک صالح بنائے، بالنون والصاد و آلہ الامجاد۔

آپ یہاں سے عید کے دن روانہ ہوئے تھے۔ جب سے اب تک آپ نے سلام سے بھی یاد نہ فرمایا۔ اوہو میں نے ایسا لکھ دیا غلطی ہوئی۔ گستاخی معاف ہو۔ آپ نے سنا ہوگا کہ الدنیار اس کل خطیئۃ حاجی صاحب اور ملک دلدار خاں کے حق میں یہ اچھا نہیں ہے کہ دنیاوی معاملات میں اپنے اپ کو اس قدر اُلجھائیں۔ خیر معاف فرمائیں۔ الحمد للہ یہ فقیر مع متعلقین فی الحال بخیر و عافیت ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو بھی خیریت سے رکھے اور شریعت عالیہ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر استقامت عطا فرمائے، فقیر آپ کے لئے دعا کرتا رہتا ہے۔ اگر کوئی دقت نہ ہو تو جواب عنایت فرمائیں والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ-

۞۞۞

مکتوب ۲

بنام نور محمد خان صاحب

بھتیجے کیلئے دعا اور ارسال تعویذ کے بارے میں

محبت و اخلاص نشان نور محمد خاں حفظ اللہ، بعد سلام مسنون و دعائے خیر و عافیت عرض ہے کہ آپ کا خط موصول ہو کر کاشف احوال ہوا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بھتیجے کو ہدایت کا راستہ دکھائے اور آپ کو اور اس کو ایسے کاموں میں مشغول رکھے جو آپ دونوں کے لئے مفید ثابت ہوں۔ نیز اللہ تعالیٰ دینی اور دنیاوی نقصانات سے دور رکھے۔ آمین بالنون والصاد، اپ کے بھتیجہ کے لئے دعا خاص کی گئی ہے۔ تعویذ ارسال خدمت ہے۔ باقی حالات حمد کے لائق ہیں۔ فقیر کو ہمیشہ دعا گو تصور کریں۔

والدعا ۱۳۲۶ھ فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

❁❁❁

جہنم سے محفوظ آنکھیں

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو آنکھیں ہیں جو جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں گی۔ ۱۔ وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے اشکبار ہو، ۲۔ وہ آنکھ جو رات بھر اللہ کی راہ میں پہرہ دے۔"

مکتوب ۳

بنام مولوی عیسیٰ خاں صاحب

عدالت میں طلب نہ کئے جانے کے بارے میں

بعد تسلیمات مسنونہ معلوم ہو کہ نامہ گرامی شرف صدور لا کر کاشفِ احوال ہوا۔ جواباً عرض ہے کہ خواتین کے مقدمے کا سرپنچ مولوی احمد صاحب ہیں۔ جناب مولوی حسین علی صاحب اور قاضی غلام گیلانی صاحب فیصلہ کرنے میں شریک ہیں۔ دونوں مولوی صاحبان کو ہر دو فریق نے اپنی رضامندی سے فیصلہ کرنے کے واسطے مقرر کیا ہے۔ فقیر نے مولوی صاحبان کو شریعت کے رو سے فیصلہ کرنے کے لئے کہا ہے لیکن اقرارنامے کی تحریر میں کسی طرح بھی میرا کوئی دخل نہیں اور نہ ہی فقیر کا نام اقرارنامے میں درج ہے۔ بلکہ فیصلہ کرنے کے لئے جو مجلس منعقد ہوئی تھی اس میں بھی فقیر شریک نہ تھا۔ دوسری بات جو آپ نے لکھی ہے کہ فریق ثانی کے وکیل کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ فقیر کو عدالت میں طلب کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں تاکیداً التجا ہے کہ جناب جج صاحب سے ملاقات کریں اور تمام حالات سے ان کو مطلع کریں اور فرمادیں کہ خواتین کے فیصلے سے فقیر کا کوئی تعلق نہیں۔ جو کچھ بھی خواتین نے کیا ہے اپنی رضا اور اختیار سے کیا ہے۔ اگر میری طرف سے کوئی تحقیق ضروری ہو تو آپ اس کو مکمل کریں۔ البتہ حتی الوسع کوشش کریں کہ فقیر کو عدالت میں طلب نہ کیا جائے۔ اگر آپ کو کامیابی ہو جائے تو بہتر ہے۔ ورنہ تو مع جواب تشریف لائیں تاکہ فقیر کی عدم طلبی کے واسطے ڈپٹی کمشنر سے بندوبست کرایا جائے۔

والسلام خیر ختام فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ ۱۳۳۳ھ

۞۞۞

مکتوب ۴

بنام مولوی محمد عیسیٰ خاں صاحب

احباب کے حق میں دعائیں اور خانقاہ شریف کے احوال کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم بخدمت جناب مولوی عیسیٰ خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ سلام مسنون کے بعد معلوم ہو کہ مکتوب گرامی موصول ہو کر کاشفِ احوال ہوا۔ سد کی شکستگی اور زمینوں کے سیراب نہ ہونے کے حالات سے آگاہی ہوئی۔ دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے آپ کے سد کو پختگی اور مضبوطی عطا فرمائے، اور حسب منشا آپ کی زمینوں کو سیراب کرے اور ہر قسم کے نقصان سے اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح کہ قبل ازیں اپنی حفاظت میں رکھا تھا۔

محمد امیر خاں کا معاملہ بہت طول پکڑ گیا ہے۔ خداوند کریم خیریت کے ساتھ فتح و نصرت عطا فرمائے۔ ان کا دینی و دنیاوی اعزاز قائم رکھے اور اپنی مخلوق میں ان کو ممتاز بنائے۔ دوست احباب کی محبت میں ترقی ہو اور دشمنوں کی عداوت و شرارت سے محفوظ فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ بارش رحمت نازل فرمائے۔ خشک سالی سے نجات دلائے اور زمینوں کو سرسبز و شاداب کرے۔ اس سے زیادہ اور کیا تحریر کروں۔ فقیر کے پاس دعا اور توجہ کے علاوہ دوسرا کوئی کام نہیں۔ خداوند پاک ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔ خانقاہ میں فی الحال بالکل خیر و عافیت ہے۔ کبھی کبھی کچھ کچھ بارش ہو جاتی ہے۔ ہوا بند ہونے کی وجہ سے مچھروں کا بڑا زور اور پسوؤں کی کثرت ہے۔ سبزہ لہلہا رہا ہے

مویشیوں کے لئے گھاس بہت پیدا ہوا ہے۔ پہاڑوں کی بلند چوٹیاں سبزہ زار بنی ہوئی ہیں۔ دودھ وغیرہ کی کثرت ہے۔ واللہ عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال۔ والسلام ۱۳۲۶ھ / فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ،

۞۞۞

مکتوب ۵

بنام مولوی عبدالحق صاحب

وساوس اور خطرات کو دور کرنے کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

محبی و مشفقی مولوی عبدالحق صاحب اوصلہ اللہ الیٰ غایۃ مایتمناہ فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات و دعوات مسنونہ معلوم ہو کہ فقیر اب تک خیریت سے ہے۔ آپ کی سلامتی و عافیت کے لئے دعا گو ہوں۔ آپ کا خط پہنچا۔ حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ فقیر کی توجہ اور دعا آپ کے ساتھ ہے۔

وساوس اور خطرات کو دور کرنے کے لئے ہمیشہ ذکر قلبی میں مشغول رہیں۔ حضرات کرام کے اس طریقہ پر عمل پیرا ہوں، یعنی پہلے تمام بدن کو قلب کی طرف متوجہ کریں تاکہ اس میں کوئی خطرہ اور وسوسہ باقی نہ رہے۔ پھر قلب کو ذات واحد قدس کی طرف متوجہ کریں۔ انشاء اللہ العزیز اس طرح پر ذکر کرنے سے ہر قسم کے خطرات و وساوس کا دفعیہ ہو جائے گا۔ فقیر نے اس سے پیشتر جو ذکر تلقین کیا تھا اس کو برابر کرتے رہیں۔ فقیر کو ہمیشہ دعا گو تصور کریں۔

فقط والسلام!

۞۞۞

مکتوب ۶

بنام مولوی نورالحق صاحب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ جناب محامد نصاب ارشدی مولوی نورالحق صاحب۔ بعد تسلیمات و دعوات مسنونہ معلوم ہو کہ آپ کا مکتوب گرامی جس میں آپ نے اپنی اور جملہ متعلقین کی خیر و عافیت و دیگر احوال سے مطلع فرمایا ہے کل موصول ہو کر باعث مسرت ہوا۔ جناب نے اشتیاق ملاقات کا اظہار کیا ہے۔ جناب من عرض یہ ہے کہ اس راستہ پر چلنے والوں کے لئے محبت ہی ایک ایسی چیز ہے جس کی بنا پر فتوحات اور برکات کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ باقی سب بے سود۔ بعض رسالوں میں تصور شیخ کے متعلق جو تحریر کیا گیا ہے اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ شیخ کے ساتھ محبت و اشتیاق پیدا ہو جائے۔ تجربہ شاہد ہے۔ چونکہ آپ کو اس فقیر کے ساتھ سچی محبت ہے اس لئے فقیر کے دل میں بھی شوق ملاقات کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور آپ کے درمیان للٰہی محبت کا سلسلہ تاقیامت قائم رکھے اور اسی میں رفتہ رفتہ فنائیت عطا فرمائے۔

رزقکم اللّٰہ تعالیٰ وجمیع الاخوان کل المحبت والتحقیق بحقیقتھا بحرمۃ سیدالا نام علیہ و علیٰ الہٖ وصحبہ والصلوٰۃ والسّلام۔

فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین عفی عنہ
خانقاہ موسیٰ زئی شریف

مکتوب ۷

بنام سید محمد شاہ صاحب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ سیادت و سعادت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ شاہ سید محمد شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر حقیر لاشی محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات و دعوات ترقی درجات دارین معلوم ہو کہ فقیر کے حالات بمع متعلقین حمد کے لائق ہیں۔ آپ کی اور آپ کے لواحقین کی عافیت بارگاہ رب العزت سے نیک مطلوب عرض ہے کہ جس روز سے فقیر کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ کے لئے علم کا حاصل کرنا ایک ضروری امر ہے تب سے یہ کوشش رہی ہے کہ خداوند کریم آپ کے لئے کوئی عالم مہیا کر دے جو آپ کو تعلیم دے سکے۔

گزشتہ روز ایک عالم مسمی فقیر عبداللہ ساکن مڈی جو میرے حضرت قبلہ گاہی قدس سرہٗ کے خدام میں سے ہے فقیر کے پاس آیا اور دریافت فرمایا کہ میرے قیام کے لئے کونسی جگہ مناسب ہے، جہاں میں تعلیم دے سکوں۔ فقیر نے مولوی صاحب سے کہا کہ تمہارے واسطے خانقاہ شریف "دندہ" مناسب ہے۔ وہاں جاکر رہو اور حضرت شاہ سید محمد صاحب کو تعلیم دو۔ مولوی صاحب نے کہا کہ جو بھی ارشاد ہو تعمیل کی جائے گی۔ اگر یہ معاملہ منظور ہو تو جناب بھاون شاہ صاحب و مہر شاہ صاحب و میاں حاجی غلام علی صاحب اور مستورات بی بی صاحبان کے ساتھ مشورہ کر کے کسی خادم کے ہاتھ دستی خط میں سب کیفیت لکھ کر روانہ فرمادیں۔ اگر آپ رضامند ہو گئے تو فقیر عبداللہ صاحب کو اسی خادم کے ہمراہ آپ کے پاس روانہ کردوں گا۔ اگر آپ کی ایسی مرضی نہ ہو تو بھی بذریعہ خط جلد مطلع فرمائیں تاکہ فقیر عبداللہ صاحب کو جواب دیدیا جائے۔ بہرحال آپ کے لئے علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ باقی حالات ملاقات ہونے پر عرض کروں گا،

مکتوب ۸

بنام ملک مبارز خاں صاحب

عمر عزیز کی قدر کرنے کے بارے میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم بے شمار دعوات و تسلیمات کے بعد جناب محبی و مکرمی ملک مبارز خاں صاحب کو معلوم ہو کہ فقیر آپ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور روز بروز نیکی کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ نیز گناہوں اور ناپسندیدہ بدعات سے پرہیز کرنا نصیب فرمائے۔

انسان کے پاس یہ عمر عزیز ایک عارضی امانت ہے۔ یہ حقیقت میں ایک بے بہا گوہر ہے جس کی قیمت دنیا و مافیہا سے بالاتر ہے۔ پس اس قیمتی عمر کو ناشائستہ کاموں میں برباد نہ کرنا چاہئے اور نہ ہی اسے حرص و ہوس کے غبار سے غبار آلود کرنا چاہئے۔ ہر حال میں اسے پاک و صاف رکھا جائے تاکہ جب مالک حقیقی کے دربار میں حاضر ہو تو انعام و اکرام کا مستحق قرار دیا جائے۔ ورنہ تو تباہی و بربادی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ اور حشر کے روز خسارہ، رسوائی اور شرمندگی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

اعاذ الله من الخسران والخذلان و افاضنا بالدرجات والترقیات بالاعمال یوم المیزان۔

دوسری عرض یہ ہے کہ جناب مکرمی نورالحق صاحب کے مکتوب گرامی سے معلوم ہوا ہے کہ جناب ملک صاحب نے اپنی پوری کوشش کے ساتھ لائسنس حاصل کرنے کی درخواست داخل فرمائی ہے۔ لائسنس مل جانے کی اُمید واثق ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کوشش کے صلے میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس سے پیشتر فقیر نے اسلحہ کی

تعداد تحریر کر دی تھی۔ اُمید ہے آپ نے تعداد کے پیش نظر درخواستیں داخل فرمائی ہوں گی۔ اگر صوبہ پنجاب و صوبہ سرحد دونوں جگہ کے لائسنس مل جائے تو بہتر ہے ورنہ تو صوبہ پنجاب کے لائسنس حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائیں۔ چونکہ حکام وقت کی نظروں میں آپ کی وقعت ہے اور آپ کو مقبولیت حاصل ہے، اس لئے آپ کی کوشش ہرگز رائیگاں نہیں جائے گی۔ فقیر کو ہر حال میں اپنا دعاگو تصور کریں۔

فقیر حقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

۞۞۞

صدقے کی وسعت

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک بار سبحان اللہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار اللہ اکبر کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار الحمد اللہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار لا الہ الا اللہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ تم میں سے کسی ایک کا اپنی صنفی خواہش پوری کرنا صدقہ ہے۔" لوگوں نے دریافت کیا: ہم میں سے ایک شخص اپنی خواہش پوری کرتا ہے، کیا اس پر بھی وہ اجر و ثواب کا مستحق ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، اگر وہ اپنی خواہش ناجائز طور پر پوری کرتا تو کیا وہ گناہ گار نہ ہوتا؟ اسی طرح جبکہ اُس نے اپنی خواہش جائز طور پر پوری کی ہے تو وہ اجر کا مستحق ہوگا۔" (مسلم)

مکتوب ۹

بنام مولوی عیسیٰ خاں صاحب

قحط سالی اور ظاہری و باطنی شفا کے بارے میں

محبی و مکرمی و مخلصی جناب مولوی عیسیٰ خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات و دعوات مسنونہ معلوم ہو کہ نوازش نامہ شرف صدور لاکر کاشف احوال ہوا۔ خداتعالیٰ آپ کو اس زمانے کی بلاؤں اور مصیبتوں سے نجات فرمائے اور آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

بالنبی واله الا مجادو علیٰ الہٖ من الصلوٰۃ اتمہا واکملہا

باقی جو آپ نے قحط سالی کے متعلق تحریر فرمایا تھا اس کے دفعیہ کے لئے دعائیں کی گئی ہیں۔ صبح سے انشاء اللہ تعالیٰ کلام اللہ شریف کا ختم شروع کریں گے۔ خداوند کریم کی رحمت سے ناامید نہیں ہیں۔ دیرہ کے حالات سے جناب نے مطلع نہیں فرمایا کہ وہاں پر بھی بارش ہوئی یا نہیں۔

مکرما آپ نے حاجی صاحب کے متعلق بھی نہیں لکھا کہ وہ اس وقت کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ کیا کسی مقدمہ میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق مفصل حالات سے جلد مطلع فرمائیں۔ انتظار ہے۔

نور محمد خاں صاحب اور آپ کے لئے تعویذ ارسال کر رہا ہوں۔ اس کے علاوہ ہر نماز کے بعد اول و آخر درود شریف تین مرتبہ اور درمیان میں تین مرتبہ الحمد شریف پڑھ کر اپنے وجود پر دم کریں اور تین تین دفعہ

اعوذ بکلمٰتِ اللّٰہ التآمّاتِ کُلھا من شرما خلق.

اور تین بار بسم اللہ الّذی لا یضُرُّ مع اسمعہٖ شئیٌ فی الارضِ
ولافی السّمآءِ وَھو السمیعُ العلیم O

اس جگہ ایک مرتبہ بارش ہوئی ہے۔ آپ کو بھی تین روز تک کلام اللہ شریف کا ختم کرنا چاہئے، اور ایک لاکھ درود شریف، خداوند کریم سے فضل و کرم کی امید ہے۔

تقریباً ایک ماہ کے عرصہ سے ڈاکٹری علاج کر رہا ہوں، لیکن اب تک کوئی شفا نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ظاہری اور باطنی دونوں قسم کی شفا عطا فرمائے۔ زیادہ کیا لکھا جائے۔ فقیر ہمیشہ آپ کے لئے دعا گو ہے۔

والسلام خیر ختام
فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

۞۞۞

بدعت کی توقیر

حضرت ابراہیمؒ بن میسرہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے بدعت والے کی توقیر کی اس نے اسلام (کی عمارت) گرانے پر مدد دی۔" (بیہقی)

مکتوب ۱۰

بنام مولوی نورالحق صاحب

بواسیر کے عمل ودعا کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

تسلیمات ودعوات کے بعد جناب مخلصی ومحبی مولوی نورالحق صاحب کو معلوم ہو کہ یہاں بفضل تعالیٰ ہر طرح خیر وعافیت ہے اور آپ کی خیر وعافیت بارگاہ ایزدی سے مدام مطلوب۔ آپ کا نوازش نامہ موصول ہوکر کاشفِ احوال ہوا۔ دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مرض سے شفائے عاجلہ اور صحت کاملہ عطا فرمائے اور کل امراض حارہ وباردہ سے اپنی حفاظت میں رکھے۔

آپ نے مرض کے دفع ہونے کے لئے حضرات کرام کا معمول دریافت فرمایا ہے۔ عجب نہیں کہ اسہال کا باعث بواسیر ہو۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ جو معمول پہلے لکھ کر بھیجا تھا وہ بھی کریں اور اس کے علاوہ دعا ختم حضرت خواجہ احمد سعید صاحب قبلہ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھ کر شفا کے لئے بارگاہ ذوالجلال میں دعا کریں۔ شافی مطلق سے شفا کی امید ہے۔ ختم شریف یہ ہے۔

"یا رحیم کل صریخ و مکروب و غیاثه و مغاذه یا رحیم"

فقیر ہر وقت متوجہ اور دعا گو ہے۔ والسلام

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

❁❁❁

مکتوب ۱۱

بنام مولوی حسین علی صاحب

مقدمے کے بارے میں

جناب فیض مآب مکرمی مولوی حسین علی صاحب ادام اللہ بقاہٗ۔ از فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات و دعوات و تعظیمات عرض ہے کہ نامہ گرامی نیک ساعت میں شرف صدور لا کر کاشفِ احوال ہوا۔

جناب من آپ کے حق میں دعائیں کی گئی ہیں اور آپ کے متعلق اپنے حضرات کرام قدسنا اللہ باسراہم کی خدمت میں عرض کر دیا ہے۔ خداوند کریم فقیر کی شکستہ دعاؤں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

انہ قریب مجیب و بالاجابۃ جدیر

آپ کی پریشانیوں کا حال سن کر فقیر کا دل بھی پریشان ہوا۔ ہر روز آپ کے حق میں دعا کرتا رہتا ہوں۔ آپ کو چاہئے کہ مقدمے کی پیشی کے وقت ہمارے حضرات کرام رضوان اللہ علیہم کی طرف متوجہ ہوں اور ان کے وسیلے سے درگاہ رب العزت میں طالب امداد ہوں۔ انشاءاللہ تعالیٰ بہتری ہو گی۔

بس اپنے معاملے کو حاکم اصلی و قادر مطلق کے حوالے کریں اور اسی ذات پاک کی طرف رجوع کریں۔ اللہ تعالیٰ حضرات کرام کی برکات سے حاسدوں اور بدخواہوں کو بلا میں مبتلا کرے گا۔ اور جناب کو دشمنوں کے شر سے بالکل خلاصی عطا فرمائے گا۔

بالنبی والہ الامجاد علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات

فقیر کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے۔ والسلام

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

مکتوب ۱۲

بنام مولوی حسین علی صاحب

مصائب کے وقت صبر و تحمل سے کام لینے اور خدا پر مکمل بھروسہ رکھنے کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ

فیض مآب محامد نصاب مخدومی مکرمی جناب مولوی حسین علی صاحب (اوصلہ اللّٰہ تعالیٰ الیٰ غایۃ مایتمناہ) کی خدمت میں فقیر حقیر محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات مسنونہ عرض ہے کہ فقیر تاحال مع جمیع متعلقین خیریت سے ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو شریعت مطہرہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ پر سلامتی و استقامت عطا فرمائے۔

جناب کا مکتوب گرامی باران کے ہاتھ موصول ہو کر غایئانہ توجہ کا باعث ہوا، حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ جناب من

"بلائے درد منداں از درودیوار می آید"

اپنے اصلی کام یعنی اللہ کی عبادت میں لگے رہیں اور بدخواہوں کے حالات کو حضرات گرامی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہم الاقدس کے سپرد کر دیں۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ جو مصیبت زدوں کے ساتھ سختی سے پیش آتا ہے وہ خود اپنی جڑ کاٹتا ہے۔ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ہیچ قومے را خدا رسوا نہ کرد
تا دل مرد خدا نآمد بدرد

حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں!

اشد البلاء علیٰ الانبیاء ثم الا ولیا ثم الا تقیا ثم الا مثل بالا مثل

"سب سے زیادہ مصیبتیں انبیا علیہم السلام کو پیش آتی ہیں۔ پھر اولیا کو پھر اتقیا (پرہیز گاروں) کو پھر جو ان کی مثل اور ان کی مثل ہو،

یہ سب بلائیں ایک طرح کی آزمائشیں ہیں۔ کوئی شہسوار ان آزمائشوں کے بغیر اپنے مطلب کو نہیں پہنچا، اور نہ کوئی شہباز ان جالوں سے آزاد ہو کر وطن مالوف تک پہنچا ہے۔ بلکہ یوں کہئے کہ اس میدان میں بہت سے شہسوار اپنے گھوڑے کی کوچیں کاٹ کر اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں عاجز و ناکام ہو گئے ہیں۔ آپ ہر وقت اور ہر گھڑی توجہ باطنی سے فارغ نہ ہوں۔

جن واقعات سے آپ کو واسطہ پڑ رہا ہے وہ سب فاعل حقیقی کی طرف سے ہیں ان پر خوش اور راضی رہیں۔

اوبدو زد خرقہ درویش را
اوبدلہامی نماید خویش را

قل کل من عند اللہ

یعنی جو کچھ بھی اس دنیا و مافیہا میں ہو رہا ہے سب اللہ کی طرف سے ہے۔ کسی سے ناراض ہونا اور اس سے بدلہ لینا بندگی کی قید سے آزاد ہونا ہے۔ اس مصرعے کے مضمون کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے زندگی بسر کریں۔

ہر کہ مارا رنجہ دارد راحتش بسیار باد

یعنی جو ہمیں رنج پہنچاتا ہے خدا اس کو زیادہ راحت پہنچائے۔

فقیر آپ کے لئے دعا کرتا رہتا ہے اور اپنی غائبانہ توجہات سے کسی وقت بھی غافل نہیں۔ ملا باران کی تربیت آپ کے سپرد کر دی گئی ہے۔ ان کو خوب توجہات دیا کریں تاکہ خداوند کریم ان کو مقامات عالیہ اور حالات عظیمہ کے زیادہ سے زیادہ ثمرات

سے مشرف فرمائے۔

مقامات کی بشارت بڑے غور و خوض کے بعد دینی چاہئے، کیونکہ بعض اوقات ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ بطور انعکاس پیر کے باطن سے مرید کے باطن میں اگلے مقام کے حالات درخشاں ہونے لگتے ہیں اور مرید اپنے آپ کو ان حالات سے متصف پاتا ہے کیونکہ ہمارا طریقہ انعکاسی ہے۔ غرض کہ جس طرح بھی ہو مقامات کی بشارت دینے میں بڑے تامل سے کام لیں۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

ہزار نکتہ باریک ترزمو اینجا است

نہ ہر کہ سر بتر اشد قلندری دارد

اس راہ سلوک میں بال سے بھی زیادہ باریک لاتعداد نکتے ہیں۔ یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ ہر کس وناکس بال منڈا کر قلندر بن جاتا ہے۔

خداوند کریم نے اپنے بزرگان دین قدس اللہ اسرارہم کی برکت سے بزرگوں کی امانت آپ کے سپرد کی ہے۔ پس بے حد کوشش، عرق ریزی اور جانفشانی کے بعد اس امانت کو کسی ایسے شخص کے حوالے کرنا چاہئے جو اس بار امانت کا اہل ہو تا کہ آپ کو سعادت دارین نصیب ہو۔ قصہ ٔعشق کی کوئی حد نہیں۔

اند کے پیش تو گفتم غمِ دل ترسیدم

کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیاراست

غم دل کا حال آپ کے سامنے مختصراً بیان کیا ہے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ کا دل بھی سن کر رنجیدہ نہ ہو جائے ورنہ کہنا تو بہت کچھ تھا۔

اس فقیر کو دعاء حسن خاتمہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ اور فقیر کو اپنا دعا گو اور اپنا متوجہ تصور فرمائیں۔ دعا فرماتے رہا کریں کہ اللہ شریعت مطہرہ پر استقامت نصیب فرمائے۔

والسلام خیر ختام

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

مکتوب ۱۳

بنام جناب مولوی حسین علی صاحب

دعاؤں کے بارے میں!

جناب مستطاب محامد نصاب والا مناقب اعزی و اُستادی جناب مولوی صاحب اوام اللہ بقاءٗ ورفع اللہ درجاتہ، نسلاً بعد نسلٍ الیٰ یوم التناد فقیر حقیر لاشی محمد سراج الدین کی طرف سے بعد تسلیمات عرض ہے کہ آپ کا نوازش نامہ موصول ہوا، رنجیدہ دل کو مسرت حاصل ہوئی۔ جیسا کہ آپ نے ہمیں خوش کیا اللہ تعالیٰ آپ کو بھی خوش رکھے۔ جزاک اللہ تعالیٰ خیر الجزاء واوصلک اللہ تعالیٰ الیٰ غایۃ متمناہ۔

جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔ جناب من افغانی زبان میں مثل مشہور ہے "کہ خدا مجھے بھلا دے اگر میں تجھے بھلا دوں"۔ ہمارے حضرات کبار قدسناء اللہ تعالیٰ بسر ھم الاقدس کا ہر ایک خادم مجھے بسرو چشم منظور ہے۔ جو چیز ظاہر ہے اس کو بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ فقیر کے حق میں خاتمہ بالخیر کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

والسلام خیر ختام

فقیر حقیر لاشی محمد سراج الدین عفی عنہ

۞۞۞

مکتوب ۱۴

بنام جناب مولوی حسین علی صاحب

کوئی دم غافل نہ ہونے اور حقیقت احمدی کے سبق کے بارے میں

جناب محامد نصاب مستطاب استادیم مولوی صاحب ادام اللہ بقاء و فیضانہ۔ فقیر حقیر محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے تسلیمات و بے غایات تعظیمات کے بعد عرض ہے۔

از ہر چہ میرو دسخن دوست خوش تراست

آپ کا نوازش نامہ نیک ساعت میں موصول ہو کر باعث عزوشرف ہوا۔ بے حد فرحت حاصل ہوئی۔ جزاک اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزا۔ الحمد اللہ فقیر بمع جمیع متعلقین خیر و عافیت سے ہے۔ آپ کی خیریت خداوند کریم سے مدام مطلوب ہے

الحمدللّٰہ علی کل حال و نعوذ باللّٰہ من اھل النّار

ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ خدا ہمیں دوزخیوں کی صحبت سے بچائے۔

زندگی چند روزہ ہے جو گزر جائے گی۔ خداوند کریم قیامت کے دن میدانِ حشر میں محروم نہ فرمائے۔

بحرمۃ النبی و آلہ الا مجادعلیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ والسلام

حضرت خواجہ خواجگان شاہ غلام علی صاحب مجدد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں۔

"جو مشغول ہے وہ مقبول ہے۔ اور جو غافل ہے وہ مقبول کیسے ہو سکتا ہے"۔ آپ نے یہ شعر فرمایا ہے۔

ہر آنکہ غافلِ از حق یک زمانست
در آندم کافر است امانہانست

یعنی جو دم غافل وہی دم کافر۔

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

عرصہ تیس سال سے خاقانی کو اس بات کی تحقیق ہوگئی ہے کہ اللہ کی یاد کا ایک لمحہ سلیمانی بادشاہت سے کہیں بہتر ہے۔ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے جو کچھ فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں، معاملہ بہت باریک ہے۔ فقیر کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے اور شریعت مقدسہ پر ثابت قدم رکھے۔

آپ نے مبلغ چھ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائے تھے وہ پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے اس قدر تکلیف کیوں فرمائی۔ آپ فی الحال حقیقت احمدی کا مراقبہ کریں اور فقیر کو اپنا دعا گو تصور کریں۔

فقط والسلام

علیٰ من اتبع الھدیٰ

۞۞۞

بچوں کو نماز کی تاکید

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "اپنے بچوں کو نماز کی تاکید کرو جب کہ وہ سات برس کے ہوں، اور نماز (کے چھوڑنے) پر ان کو مارو جب کہ اُن کی عمر دس سال کی ہو جائے اور اُن کو الگ الگ بستروں پر سلاؤ۔" (ابوداؤد)

مکتوب ۱۵

بنام سید محمد شاہ صاحب

قاضی کلیم اللہ صاحب کو دوبارہ بُلانے کے مشورہ کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ

فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے تسلیمات و دعوات رضیہ و شافیہ کے بعد جناب فیض مآب کمالات اکتساب شرافت و سیادت پناہ سید محمد شاہ صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دائمی سلامتی نصیب فرمائے۔ آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا۔ حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ جناب مولوی گل محمد صاحب کی اجازت کے متعلق آپ نے مشورہ طلب فرمایا ہے مخدوما فقیر کا مشورہ ہے کہ قاضی کلیم اللہ صاحب نے سلطان ابراہیم شاہ صاحب کے ساتھ بہت محنت کی ہے جس کی وجہ سے وہ صاحب استعداد ہوگیا ہے اور اُستاد و شاگرد کے درمیان ایک قسم کی مناسبت اور محبت اور اتحاد کے بغیر تعلیم و تعلم کا سلسلہ بہت مشکل سے جاری ہوتا ہے۔ اسلئے قاضی صاحب کو اپنی جگہ پر بلائیں تاکہ تعلیم دینے کا سلسلہ جاری رکھے اور ہفتہ عشرہ کے بعد گھر کی خبر گیری کے لئے چلاجایا کرے اور پھر واپس آکر تعلیم دیا کرے۔ اگر ہمیشہ اس طریقۂ کار کی پابندی کرتے رہے تو پھر آپ کا اور قاضی صاحب دونوں کا کام سرانجام ہوتا رہے گا۔

اگر میرے مشورہ سے آپ کو اتفاق نہ ہو تو واپسی اطلاع سے سر فراز فرمائیں تاکہ پھر مولوی گل محمد کو خط لکھ دیا جائے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ آپ کے خدام کسی کو آپ کی خانقاہ میں ٹھہرنے نہیں دیتے۔ اس سے پیشتر یہی مولوی صاحب آخر تنگ آکر اور خفا ہو کر یہاں سے گئے ہیں۔ حالانکہ اُنہوں نے خدمت کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو بھی آپ کی مرضی مبارک ہو اس سے مطلع فرمائیں۔ فقیر دعا گو ہے۔

والسلام خیر ختام

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

۞۞۞

پنج وقتہ نمازوں کی مثال

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ وقت نہائے کیا اُس پر کچھ میل باقی رہے گی؟ "صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہی مثال ہے پنج وقتہ نمازوں کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے خطائیں معاف کرتا ہے۔" (بخاری)

مکتوب ۱۶

بنام جناب مولوی سلطان شاہ صاحب

قلب مطمئن کے مقابلے میں طلب معاش کی فکر بے سود ہے انسان کو بلند ہمت ہونا چاہئے وغیرہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم

محبی جناب مولوی سلطان شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ سلام مسنون کے بعد معلوم ہو کہ یہاں کے حالات حمد کے لائق ہیں۔ بارگاہ ایزدی سے آپ کی خیر و عافیت چاہتا ہوں۔ تعجب کا مقام ہے کہ علماء اور طلبا کو ہر وقت معاش کی فکر دامنگیر رہتی ہے۔ اور اسی کی طلب میں ہر وقت مبتلا رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیوں نہ کریں جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لئن شکر تم لازید نکم

یعنی اگر تم نے میرا شکر ادا کیا تو ہم اپنی نعمتوں سے تم کو زیادہ سے زیادہ مالا مال کر دیں گے۔ بہر حال آئندہ بھی طلب معاش کے خیال سے کسی قسم کا تذبذب و تردد نہ کیجئے۔

ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق
باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو

ہمیشہ بلند ہمتی سے کام لو کیونکہ خدا و خلق کے نزدیک انسان کا اعتبار اس کی ہمت کے مطابق ہوتا ہے۔ باقی فقیر ہر وقت دعا گو ہے۔

والسلام خیر ختام

فقیر محمد سراج الدین

مکتوب ۱۷

بنام حاجی قلندر خاں صاحب

محمد جان و محمد بہاء الدین کے حق میں دعاؤں کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللّٰه وسلام علٰی عباده الّذین اصطفیٰ۔

بہ جناب مستطاب محامد نصاب مکرمی جناب حاجی قلندر خاں صاحب سلمہ الواہب من الحوادث والمصائب، فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین کی طرف سے تسلیمات و دعوات ترقیات کے بعد معلوم ہو کہ یہاں کے حالات لائق حمد قادر ذوالجلال ہیں۔ آپ کی خیر و عافیت خداوند کریم سے چاہتا ہوں۔ عرض یہ ہے کہ نوازش نامہ موصول ہوا جس میں آپ نے عزیزی محمد جان کے شدت مرض کے حالات سے آگاہ کیا ہے اور عزیزی محمد بہاء الدین کے احوال دریافت فرمائے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ برخوردار محمد جان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس دنیاوی بلاؤں اور مصیبتوں سے بچائے اور اس کو شفا عاجلہ و صحت کاملہ عطا فرمائے اور اس کے والدین کو زندہ سلامت رکھے اور اس کو اپنی زندگی سے مستفید ہونے کا موقع عطا فرمائے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ حضرت سید المرسلین و آلہ الطیبین الطاہرین کے طفیل میں عزیزی محمد بہاء الدین کے مرض میں افاقہ ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرات کرام و مشائخ عظام کے صدقے میں اس کو صحت و عافیت کلی عطا فرمائے، فقیر کو ہر حال

میں دعا گو تصور فرمائیں۔ برخورداران اور جناب میرا صاحب، امیر شاہ صاحب۔ میاں حق چراغ و قمرالدین چکڑالوی وکل اہل خانقاہ شریف کی خدمت میں سلام مسنون۔ نیز بخدمت جناب مولوی محمد عیسیٰ خانصاحب و جمیع متعلقین کو فقیر کی طرف سے تسلیمات عرض کریں۔

فقیر حقیر محمد سراج الدین عفی عنہ،

۞۞۞

ایمان کی گواہی

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم کسی شخص کو مسجد میں پابندی سے حاضر ہوتے دیکھو تو تم اس کے ایمان کی شہادت دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی مساجد کو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لایا ہو۔"(ترمذی)

مکتوب ۱۸

بنام جناب مولوی عیسیٰ خانصاحب

احباب کے حالات و نجی معاملات کے بارے میں

جناب مکرمی مولوی عیسیٰ خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین کی طرف سے بعد سلام مسنونہ معلوم ہو کہ کافی عرصہ سے جناب نے اپنی خیر و عافیت سے مطلع نہیں فرمایا۔ جناب کو چاہئے کہ اپنی عادت کی مخالفت کرتے ہوئے کچھ لکھیں۔ حاجی قادر بخش صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ مولوی صاحب سنگ مثانہ کے علاج کی غرض سے ڈیرہ میں مقیم ہیں۔ اس کے متعلق تفصیلی معلومات بہم پہنچائیں اور بتائیں کہ جناب حاجی صاحب اس وقت کہاں ہیں؟ بنوں کس لئے گئے تھے۔ خان صاحب کی نمبرداری کی عرضی کا کیا حشر ہوا۔ اس جگہ کے مفصل حالات سے بھی مطلع فرمائیں۔ جناب من افسوس ہے کہ آپ نے ابھی تک بندوق اور تلوار کے متعلق کچھ بھی نہیں لکھا۔ کوؤں اور لومڑیوں کی اس قدر کثرت ہو گئی ہے کہ انہوں نے اب کسی چیز کو بھی پاک نہیں چھوڑا۔ یہ وبال آپ کے ذمے ہو گا۔ کووں کی کثرت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا خانقاہ شریف ان کا مسکن بن گیا ہے اور رات کو یہاں لومڑیوں کی حکومت ہوتی ہے۔

ان اطراف میں بارش نہیں ہوئی ہے۔ عزیزم نور چشمی محمد بہاء الدین کو سات روز سے بوقت عشا ہر روز دو چھٹانک خون سینہ سے منہ کے ذریعہ گرتا ہے اب تک تو

خون تھوک کے ساتھ آتا تھااور درمیان میں ایک دفعہ تو خون بہت ہی آیا تھا۔ پانچ دن سے مولوی عطا محمد صاحب حکیم مولوی اللہ بخش صاحب کوٹلہ جام والے کو لینے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ ابھی تک واپسی نہیں ہوئی۔ ہلکا ہلکا بخار بھی رہتا ہے۔ خداوند کریم اپنے فضل سے ان کو شفاء عاجلہ عطا فرمائے، بالنبی و آلہ الامجاد۔

بندوق کا لائسنس اگر حاصل کرلیا ہے تو باقی سامان بارود ٹوپی وغیرہ جو حقداد خاں صاحب کے ہاں کسی کپڑے میں لپٹا ہوا ہے لے لیں اور ان سب کو کسی آنے جانے والے کے ہاتھ ارسال کردیں۔ میرا صاحب فرماتے ہیں کہ میرا پہاڑی بکرے کی کھال والا مصلا ملا صدرو کے پاس ہوگا وہ بھی کسی کے ہاتھ روانہ فرمادیں۔ بندوق کی سخت ضرورت ہے۔ اگر کوئی خط جناب مولوی صاحب کا آپ کے پاس آیا ہو تو وہ بھی روانہ کر دیں۔ کچلے کی گولیوں کا آپ نے کیا کیا؟

خط لکھ چکا تھا کہ آپ کا نواش نامہ ملا۔ بے چینی میں اور اضافہ ہو گیا۔ نور چشم کی بیماری موجب پریشانی ہوئی۔ آپ نے نور چشم کے متعلق تفصیل سے نہیں لکھا جو مزید پریشانی کا سبب ہوا۔ اپنے مفصل حالات سے جلد مطلع فرمائیں سخت انتظار ہے۔ نور چشم محمد علاؤالدین کو اس مرض سے شفا حاصل ہو گئی ہے۔ فی الحال لمبی کھانسی میں مبتلا ہے۔ آج کل خانقاہ شریف میں صفراوی تپ کا زور ہے۔ گرمی بھی حد درجہ کمال کو پہنچی ہوئی ہے۔ بارش نہیں ہوئی۔ گرم ہوائیں بھی چل رہی ہیں۔

حاجی عبدالکریم کا خط آیا تھا اس میں لکھا ہے کہ ہم نے حج بڑی خیر و خوبی کے ساتھ ادا کیا، لیکن سخت وبا پھوٹ پڑی تھی۔ ہمارے رفقاء میں سے بھی تین اشخاص کا انتقال ہو گیا ہے۔ مولوی صاحب اور ان کے والد ماجد خیر و عافیت سے رہے، حاجی صاحب نے لکھا تھا کہ آپ کے فرمانے کے مطابق پندرہ روپے اکبر علی شاہ کو دیدیئے ہیں کہ وہ میرے گھر پہنچا دیں اور وہاں وہ جو حاجی صاحب نے زمین ہمارے نام چڑھائی ہے اس کے حالات وغیرہ بھی دریافت کریں۔ حاجی صاحب نے بھی لکھا تھا کہ تم میرے بعد جانا اور اس کی دیکھ بھال کرتے رہنا۔ حاجی صاحب اور مولوی صاحب اور باقی

رفقا مدینہ منورہ کی طرف چلے گئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد پہنچ جائیں گے۔ آپ ان کے گھر والوں کو کسی آنے جانے والے کے ذریعہ ان تمام حالات سے آگاہ کر دیں۔ اور فقیر کی طرف سے بھی ان کے حالات دریافت کر لیں۔

فقط والسلام، مورخہ ۲۰؍ صفر المظفر ۱۳۲۰ھ المقدس،

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

۞۞۞

باقی رہنے والے اعمال

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں، مگر تین قسم کے عمل باقی رہ جاتے ہیں: ۱۔ صدقہ جاریہ، یعنی صدقہ و خیرات کی ایسی عام شکل جس سے لوگ طویل عرصہ تک فائدہ اُٹھاتے رہیں۔ ۲۔ ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا رہے۔ ۳۔ ایسی نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔" (مسلم)

مکتوب ۱۹

بنام مولوی حسین علی صاحب

مصائب و بلیات میں صبر کرنے اور مختلف کتابوں کے دستیاب ہونے کے بارے میں

جناب مستطاب محامد نصاب مکرمی و مخدومی مولانا حسین علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ من جمیع الحوادث۔ فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات و تعظیمات عرض ہے کہ آپ کا نامۂ گرامی مبارک وقت اور نیک ساعت میں موصول ہوا۔ جزاک اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء۔ الحمد للہ و المنة کہ فقیر مع جمیع متعلقین اس وقت تک بخیر و عافیت ہے۔ آپ کی خیریت و استقامت کے لئے بھی ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں۔

عرض یہ ہے کہ اس علاقہ میں بھی شدت امراض کی کثرت ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ابھی تک اموات کے متعلق سننے میں نہیں آیا۔ حضرت شیخ یحیٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جب آدمی امراض و بلیات میں مبتلا ہوتا ہے اور شدت درد اور تکلیف کی وجہ سے آہ و بکا کرتا ہے تو اس وقت حق تعالیٰ ملائکہ عظام کو فرماتا ہے۔

اشدوا بلاء ہ فاننی احب بکاء ہ

یعنی اس کے مصائب اور بلیات میں اور اضافہ کر دو کیونکہ مجھے اس کا رونا بہت ہی پیارا لگتا ہے۔

محبوب نازنیں اپنے عاشق کو مختلف بلاؤں اور رنج و آلام میں مبتلا کر کے اس کا

امتحان لیتا ہے۔ عاشق جتنی بھی گریہ وزاری کرتا ہے محبوب کو اسی قدر مسرت و شادمانی حاصل ہوتی ہے۔ سبحان اللہ عاشق جتنا غمگین و مہجور ہے اتنا ہی محبوب شاد و مسرور ہے۔ عاشق شیدا کی رقیق القلبی معشوق رعنا کے لئے فرحت ہے۔

چنداں که طپید بسملِ ما
خنداں تر گشت قاتل ما

یعنی جتنا زیادہ بسمل تڑپتا تھا اتنا ہی زیادہ ہمارا قاتل ہنستا تھا۔

ان دنوں خدا کی مہربانی سے چند کتابیں ہاتھ لگی ہیں اور ابھی زیادہ ملنے کی اُمید ہے۔ رضی شرح شافیہ، سراج المنیر شرح جامع الصغیر۔ کنز الحقائق وغیرہ کتابیں چند دن میں پہنچ جائیں گی، تلخیص الحواشی سیوطی علی صحاح ستہ، مجلۃ الاحکام، مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، فتاویٰ تنقیح حامدیہ، کشف الغمۃ، الملل والنحل، حیوۃ الحیوان، دار الاحکام شرح غزر الاحکام۔ نسحات الاسحار، شرح منار لابن عابدین، فتاویٰ خیریہ، یہ تمام کتب مصری مطبع کی طلب کی گئی ہیں۔ چند دنوں میں مل جائیں گی۔ فقیر کو دعاء حسن خاتمہ سے یاد فرمائیں۔

زیادہ دعوات معروض والسلام
فقط فقیر حقیر لاشیٔ
محمد سراج الدین عفی عنہ

✡✡✡

مکتوب ۲۰

بنام سید محمد شاہ صاحب

پنج وقتہ نمازوں اور ذکر واذکار واستغفار کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ۔

سیادت و سعادت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ شاہ سید محمد شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے تسلیمات و دعوات مسنونہ کے بعد معلوم ہو کہ جناب کا محبت نامہ موصول ہوا۔ آپ کی اور جمیع متعلقین کی خیر و عافیت سے آگاہی ہوئی۔ دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو صحیح سلامت اور اپنی ذات اقدس کی محبت پر استقامت عطا فرمائے، بحرمۃ النون والصاد بالنبی و آلہ الامجاد علیہ و علیہم الصلوات والتحیات۔ فقیر کو ہمیشہ اپنا دعاء گو تصور کریں۔ فقیر کو بھی از راہ نوازش اپنی دعاؤں میں یاد شاد فرماتے رہا کریں۔ شب و روز اپنے ذکر اور پنج گانہ نمازوں پر سختی سے پابند رہیں اور شریعت مصطفوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر استقامت سے کام لیں۔ نماز اشراق اور اوّابین اور ایک تسبیح استغفار فجر کی اذان سے پہلے اور ایک تسبیح عصر کے حلقے کے بعد ضرور پڑھ لیا کریں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"میں دن میں ستر ۷۰ مرتبہ استغفار پڑھا کرتا ہوں"

دوسری روایت میں ہے!

"سو مرتبہ استغفار پڑھا کرتا ہوں۔"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا!

"جس نے خداوند تعالیٰ سے مغفرت چاہی تو خدا تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔"

دو وقت حلقہ بھی ضرور کیا کریں۔ پوشیدہ طور پر صبح و شام نہایت عجز و انکساری سے گریہ وزاری کیا کریں اور اپنے اعمال کے فکر میں پشیمان اور غمگین رہا کریں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ متفکر اور غمگین رہا کرتے تھے۔ فقیر نقشبندیوں کے لئے سراسر ننگ و عار ہے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ
فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین عفی عنہ،

۞۞۞

بہترین شخص

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، لوگوں میں سے کون بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بشارت ہے اُس شخص کے لئے جس کی عمر لمبی ہو اور جس کا عمل اچھا۔" اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ کہ تو دنیا کو اس حال میں چھوڑے کہ تو اللہ کی یاد میں رطب اللسان ہو۔" (احمد)

مکتوب ۲۱

بنام محمد عیسیٰ خاں صاحب

حضرات کے مکتوبات شریف و ملفوظات عالیہ بذریعہ پارسل طلب کرنے کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ.

اخوی واعزی ارشدی عزیز از جان جناب مولانا مولوی محمد عیسیٰ خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے سلام مسنونہ و دعوات ترقی درجات مشحونہ کے بعد معلوم ہو کہ فقیر الحمد للہ بمع جمیع متعلقین خیر وعافیت سے ہے۔ درگاہ رب العزت سے آپ کی خیر وعافیت چاہتا ہوں۔ آپ نے جو خربوزے روانہ کئے تھے وہ پہنچ گئے۔ دعاگوئی اور خوشنودی کا باعث ہوئے۔ جزاک اللہ خیر الجزاء۔

جب آپ خیریت سے گھر پہنچ جائیں تو دو تین دن قیام کرنے کے بعد خانقاہ شریف ضرور بالضرور تشریف لے جائیں اور ایک چھوٹا صندوقچہ جس پر چمڑا لگا ہوا ہے مقفل ہو یا غیر مقفل، بہر صورت کسی نہ کسی طرح اس میں سے جمیع حضرات کرام کے مکتوبات شریف لے کر کپڑے میں لپیٹ کر موم جامہ میں بند کر کے بیرنگ پارسل کر دیں تاکہ کہیں ضائع نہ ہو جائیں، اور ہمارے حضرت قبلہ و کعبہ والد بزرگوار (میری جان و دل ان پر نثار) کے جتنے خطوط خواہ حاجی قلندر خاں کے نام ہوں یا آپ کے وہ بھی ارسال فرمائیں۔

نیز یہ بھی واضح رہے کہ اس صندوقچہ میں مکتوبات حضرت شاہ احمد سعید صاحب، حضرت قبلہ حاجی صاحب، حضرت شاہ صاحب اور حضرت مولانا نعیم اللہ صاحب بہڑاپچی اور دوسرے حضرات مجددیہ کے مکتوبات شریفہ ہیں وہ سب ارسال فرمائیں، اور باقی چار نسخے مکتوبات حضرت قبلہ حاجی صاحب کتب تصوف میں موجود ہیں اور نیز ملفوظات حضرت قبلہ حاجی صاحب بہ چار جلد مکتوبات اور ملفوظات کے بھی لے کرارسال فرمائیں۔ مکرر عرض ہے کہ یہ سب مذکورہ بالا کاغذات بذریعہ پارسل بیرنگ ارسال فرمائیں تاکہ ضائع ہونے کا کوئی احتمال نہ رہے۔

فقط والسلام خیر ختام

فقیر حقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

۞۞۞

بخیل اور سخی کی مثال

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو شخصوں کی سی ہے جنہوں نے لوہے کی زرہیں پہنی ہوئی ہیں، ان دونوں کے ہاتھ سینے اور حلق تک جکڑے ہوئے ہیں۔ فیاض انسان جب صدقہ دیتا ہے تو وہ زرہ کشادہ ہو جاتی ہے اور بخیل جب صدقہ دینے کا خیال کرتا ہے تو وہ زرہ اور تنگ ہو جاتی ہے اور زرہ کا ہر حلقہ (چھلا) اپنی جگہ پر ڈٹ جاتا ہے۔ (مسلم)

مکتوب ۲۲

بنام جناب مولوی حسین علی صاحب

مقامات مقدسہ پر حاضری کے بارے میں

مخدومی و مکرمی جناب مولوی حسین علی صاحب بعد حمد و صلوٰۃ و ترسیل تسلیمات و دعوات معلوم ہو کہ یہاں پر فقیر بمع متعلقین خیر و عافیت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو بھی سلامتی واستقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

عرض یہ ہے کہ ہم سب سرہند شریف سے روانہ ہو کر جمعہ کی رات کو بارہ بجے دہلی میں داخل ہوئے۔ رفقاء کو یہاں چھوڑ کر اتوار کے روز محمد قبول ملا صدرو، مولوی غلام حسین و قمرالدین کے ہمراہ سیمرہ روانہ ہوئے۔ سوموار کے دن جناب مولوی صاحب و نورچشمان محمد معصوم و محمد صادق کے ہمراہ دہلی واپس آگیا۔ اس کے بعد جناب مولوی صاحب، نورچشماں اور مولوی غلام حسین صاحب کو دہلی چھوڑ کر بدھ کے روز بمبئی کی طرف روانہ ہوگئے۔ جمعہ کے روز بمبئی پہنچ گئے۔ ٹکٹ خرید لئے ہیں رفقاء کے ٹکٹ پر پندرہ پندرہ روپے خرچ ہوئے اور فقیر کے ٹکٹ پر پچھتر روپے خرچ ہوئے، ۲۶ر رمضان المبارک بدھ کے روز روانہ ہو جائیں گے۔

انشاء اللہ فقیر مقامات مقدسہ پر آپ کو اپنی دعاؤں میں فراموش نہیں کرے گا۔ باقی ہر طرح سے خیریت ہے۔ جمیع احباب اور خصوصاً مولوی احمد خاں اور قمرالدین کی طرف سے سلام مسنون قبول ہو۔

جب موسیٰ زئی زیارت کے لئے تشریف لے جائیں تو فقیر کی جانب سے عجز و انکساری کے ساتھ تسلیم و نیاز پیش کرتے ہوئے فقیر کی سلامتی اور استقامت کے لئے التجا کریں اور اپنے خاص اوقات میں دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خداوند تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرمائے گا۔ والسلام خیر ختام، فقیر حقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

بقلم خود

مکتوب ۲۳

بنام سلطان شاہ صاحب

اصلی مقصد شریعت پر استقامت اور یادِ مولیٰ ہے

مشفقی و مکرمی سیادت پناہ سلطان شاہ صاحب حفظ اللہ تعالیٰ۔ فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے تسلیمات و دعوات مسنونہ کے بعد معلوم ہو کہ فقیر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے۔

آپ کا نوازش نامہ موصول ہو کر کاشفِ احوال ہوا۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ فلاں فلاں کتابیں آپ نے ختم کر لی ہیں۔ بڑی مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقصد میں جلد کامیابی عطا فرمائے۔ یہ بڑی دولت عظمیٰ ہے کیونکہ شریعت کی استقامت کا حصول اسی پر مرتب ہے۔ تعلیم کے شغل میں بھی ذکر سے غافل نہ رہا کریں۔ جب آپ کو سبق و مطالعہ سے فرصت ملے تو ذکر و یادِ خدا میں مشغول رہا کریں۔ اُمید قوی ہے کہ وساوس و خطرات سے نجات حاصل ہو گی۔

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

۞۞۞

مکتوب ۲۴

بنام امان اللہ خاں صاحب و سیف اللہ خاں صاحب

حرکت قلب یا دوسرے آثار کا کوئی اعتبار نہیں اصل مقصد حضور قلبی کے ساتھ اللہ کی یاد ہے

محبّ الفقراء والعلماء امان اللہ خاں صاحب و سیف اللہ خاں صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ۔ فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات و دعوات مسنونہ معلوم ہو کہ فقیر بمع متعلقین خیریت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی خیر و عافیت سے رکھے۔ اور ہمیشہ صحت و سلامتی عطا فرمائے۔

آپ کا نوازش نامہ شرف صدور لاکر باعث مسرت ہوا۔ آپ صاحبان نے حرکت قلبی کے متعلق تحریر کیا تھا۔ اس کے بارے میں عرض ہے کہ اصلی مقصد یہ ہے کہ حضور قلبی کے ساتھ اللہ کی یاد کی جائے۔ حرکت قلب یا دوسرے آثار کا کوئی اعتبار نہیں۔ بس ہمارا کام تو یہ ہے کہ اپنے عارضی اوقات کو عبادات و اذکار و افکار سے معمور رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضرات کبار کی برکت سے عظیم ثمرات و برکات حاصل ہوں گی۔ فقیر کو ہمیشہ دعا گو تصور کریں۔

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

۞۞۞

مکتوب ۲۵

بنام خان رب نواز خان صاحب

خطرات و وساوس کے دور کرنے کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علٰی عبادہ الّذین اصطفٰی.

صداقت و اختصاص نشان محبت و اخلاص عنوان مکرمی خان رب نواز خاں صاحب سلمہ ربہ، فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے سلام مسنون و دعوات مشخونہ کے بعد معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس جگہ ہر طرح خیریت ہے، آپ کی سلامتی و خیریت کے لئے درگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں۔

آپ کا محبت نامہ موصول ہو کر کاشفِ احوال ہوا۔ مزید دعا کی گئی ہے کہ خداوند کریم آپ کو جناب حضرات گرامی قدسنااللہ تعالیٰ بسر ہم کے طفیل میں زمانے کے حوادث سے محفوظ فرمائے۔ اور آپ کو اپنے مقاصد شریفہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ "انہ قریب مجیب" فقیر کو ہر حال میں اپنا دعا گو اور متوجہ تصور فرمائیں۔

خطرات اور وساوس کے دفع کرنے کے لئے یہ عرض ہے کہ لآ الہ الا اللّٰہ کا ورد کثرت سے کیا کریں۔ کل خطروں کو تصور کے ذریعے کلمہ لا کے نیچے لائیں لا کہتے وقت خیال سے ان کی نفی کریں۔ بے فکر رہیں آپ پر خداوند تعالیٰ کی مہربانی اور عنایات بہت ہیں۔ خیالات فاسدہ کو اپنے اندر جگہ نہ دیں۔ خداوند کریم ملک کو آباد کرے گا۔ اور قرض سے نجات دلائے گا۔ پریشانی کے اسباب کو کوئی اہمیت نہ دیں۔ ان کے دفعیہ کا مفصل طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رو بیٹھ کر قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہوں۔ حواس اور آنکھوں کو بند کریں۔ سانس کو ناف کے نیچے بند کریں اور کلمہ لا کو ناف سے اوپر کی طرف کھینچیں اور کلمہ الہ کو دائیں کندھے کے برابر نیچے لائیں اور الا اللہ کی ضرب اپنے دل پر اس زور سے لگائیں کہ اس کی حرارت جمیع اعضا کو پہنچے اور طاق عدد ملحوظ رہے۔

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

مکتوب ۲۶

بنام قاضی عبدالغفار صاحب

بیماری کی حالت میں جس طرح آسانی ہو عبادت کرنے کے بیان میں

بعد از تبلیغ دعوات اور تسلیمات مسنونہ جناب مکرمی قاضی عبدالغفار صاحب کو معلوم ہو کہ فقیر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر طرح خیریت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ہمیشہ صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے۔

آپ کے گرامی نامے لگاتار پہنچتے رہے۔ حالات مافیہا سے آگاہی ہوتی رہی۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ کمر کے درد کی وجہ سے بیٹھ کر ذکر نہیں کر سکتا بلکہ لیٹ کر ذکر کرتا ہوں کیا یہ ٹھیک ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے ذکر و فکر کی مختلف ہیئتوں کے متعلق بھی استفسار فرمایا ہے۔ مجی اس کے متعلق یہ عرض ہے جس کام میں تکلیف مالایطاق پیش آئے اس کو چھوڑ دیا کریں۔ جس صورت میں آسانی لذت و ذوق محسوس ہو اسی کو اختیار کریں اور اسی پر عمل پیرا رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا ہے!

لایکلف اللّٰہ نفساً اِلاّ وُسعھا

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

اصل مقصد ذوق و شوق ہے۔ پس یہ ذوق و شوق جس صورت میں بھی آپ کو میسر آسکے وہی بہتر، لذیذ اور پسندیدہ ہے۔ ہئیت کی کوئی پابندی نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے ذکر کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ فقیر آپ کے لئے تمام اُمور میں کامیابی

کی دعا کرتا ہے۔ عزیزم نجم الدین وغیرہ مخلصین کو دعوات اور تسلیمات موصول ہوں۔ والسلام،

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

۱۹؍رجب ۱۳۲۶ھ از خانقاہ شریف سون

۞۞۞

دلوں کا زنگ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "دلوں کو اس طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگتا ہے جب اس پر پانی پڑے۔" عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر دل کو کیسے مانجھا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "کثرت سے موت کو یاد کیا جائے اور قرآن کی تلاوت کی جائے۔" (بیہقی)

مکتوب ۲۷

بنام حسین علی صاحب

اپنی کم مائیگی اور عنایات ربانی کے بارے میں

جناب مستطاب محامد نصاب مخدومی واستاذی مولانا حسین علی صاحب دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جادہ شریعت المصطفویہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام پر سلامتی واستقامت عطا فرمائے۔

جناب من آپ کا نوازش نامہ جس میں مختلف حالات درج ہیں موصول ہو کر باعث عز وشرف ہوا۔ حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ الحمد اللہ ہمارے حضرات کرام قدسنا اللہ باسرارھم الاعلام کے برکات روز بروز ترقی پذیر ہیں۔ آپ کی صورت حال بھی یہی ہے، اور اس فقیر کو جو محض شر اور نقصان کا نمونہ ہے اپنی کریمانہ عنایات سے نوازا کریں اور ہر وقت اپنی نظر کیمیا اثر میں رکھا کریں۔ فقیر چونکہ محض نالائق اور تباہ کار بلکہ اسلاف کے لئے ننگ وعار ہے تو پھر کیسے اُمید کی جاسکتی ہے کہ فقیر سے کوئی ایسا عمل سرزد ہو جو خوشنودی اور نیک نامی کا موجب ہو۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ فقیر کا وجود تو صاحب الطریقہ رضوان اللہ علیہ کے لئے بدنامی اور ناموسی کا سبب ہے۔ لیکن بحکم آیۃ کریمہ !فامّا بنعمت ربك فحدث کچھ لکھا جاتا ہے۔

الحمد للہ فقیر نے حضرات کرام کا دامن پکڑا ہے جن کے حق میں اسلاف نے فرمایا ہے!

لایخیب انیسهم ولا یشقیٰ جلیسهم
یعنی ان کا دوست کبھی خسارہ میں نہیں ہوتا اور ان کی مجلس میں
بیٹھنے والا کبھی بدبخت نہیں ہوسکتا۔

ان کا دامن پکڑنا بھی ایک نعمت عظمٰی ہے۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

باقی یہ کہ اس وقت حضرات کرام نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کی نسبت مثل عنقا ناپیدا ہو چکی ہے لیکن پھر بھی ان کی توجہ کی برکت سے حضور نصیب ہے اور ماسوا سے دل سرد ہے۔ فنا و بقا کے بعضے اسرار جو کہ حضرت امام ربانی غوث صمدانی کے خواص میں سے ہیں ہر وقت فقیر کے ساتھ دامن گیر ہیں اور وہ اسرار جو کمالات نبوت، کمالات رسالت اور حقائق الٰہیہ و حقائق انبیاء، معبودیت صرفہ، حب صرفہ، اور دائرہ لاتعین سے متعلق ہیں۔ خدا کرے ہر روز ترقی پذیر رہیں۔

ایسی چیزیں درمیان میں پیش آتی ہیں کہ جن کا بیان کرنا فتنہ کا باعث ہے اور اگر بیان بھی کی جائیں تو الفاظ کہاں سے لائے جائیں۔ حضرت قبلہ کی عنایات کے قربان جاؤں۔

گر بر تن من زباں شود ہر موئے
یک شکر تواز ہزار نتوانم کرد

یعنی اگر میرے ہر بال کو قوت گویائی عطا فرمادی جائے تو اس صورت میں بھی میں ہزار شکر میں سے تیرا ایک شکر بھی ادا نہیں کر سکتا۔ فقیر نے چند کلمات لکھے ہیں خفا نہ ہوں۔ فقیر کے حق میں خاتمہ بالخیر کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ فقیر کو دعا گو تصور کریں۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذهد يتنا وهب لنامن لدنك رشدا
وصلى الله علىٰ سيدنا خير خلقهٖ محمد واله واصحابهٖ
اجمعين.

فقیر کے پاس آج کل ان کتابوں کے اسباق شروع ہیں۔ مکتوبات امام ربانی جلد ثانی۔ مکتوبات معصومیہ جلد اول و جلد ثالث، معمولات مظہری۔ اور ہدایت الطالبین۔

خانقاہ شریف کے تمام درویشوں کی طرف سے علیحدہ علیحدہ تسلیمات و نیاز قبول ہو۔

فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین عفی عنہ،

مکتوب ۲۸

بنام سیّد محمد شاہ صاحب

دووقت حلقہ کرانے اور آنے جانے والوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں

جناب فیض مآب حضرت سید محمد شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے تسلیمات مسنونہ ودعوات مشحونہ کے بعد معلوم ہو کہ نوازش نامہ شرف صدور لاکر باعث مسرت ہوا۔ الحمد للہ والمنۃ فقیر تاحال بفضل تعالیٰ خیر وعافیت سے ہے۔ دعا ہے کہ آپ کو اللہ جادہ شریعت العلیہ المصطفویہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام پر دائمی سلامتی واستقامت عطا فرمائے، آمین۔

سُنا ہے کہ جناب نے اس سال سبق شروع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ملکہ ٔکاملہ نصیب فرمائے، بالنون والصاد۔ آپ کے لئے یہ لازمی ہے کہ دو وقت حلقہ ضرور کرائیں، خاص تاکید ہے۔ اگر آپ کا سبق قضا ہو جائے تو کوئی پرواہ نہیں۔ لیکن حلقہ نہ چھوڑیئے۔ اپنے باقی اوقات کو بھی یاد خدا سے خالی نہ رکھیں۔ اذکار وافکار میں محکم رہیں اور استقامت کو پیش نظر رکھیں۔ جناب نے سنا ہوگا!

الا ستقامۃ فوق الکرامۃ

یعنی استقامت کرامت پر فوقیت رکھتی ہے۔

فقیر کو اپنا دعاگو اور متوجہ تصور فرمائیں۔

ان اطراف میں ہیضے کی وبا نہیں پھوٹی۔ تسلی رکھیں۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

آخر ماہ میں انشاء اللہ زیارت کے لئے سرہند شریف جانے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فقیر کو اس ارادے میں کامیابی عطا فرمائے۔

بالنبی و آله الامجاد علیه و علیٰ آله الصلوٰة و التسلیمات.

ملنے جلنے والے لوگوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آئیں اور ان کے باطنی احوال بھی دریافت کرتے رہا کریں۔ آپ خود دانا ہیں۔ میرے اور آپ کے ذمہ یہی خدمت سپرد کی گئی ہے۔

فقط والسلام مع الاکرام

فقیر حقیر محمد سراج الدین

۞۞۞

گناہوں کی معافی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اِس گھر (بیت اللہ) کی زیارت کی اور فحش، فسق و فجور میں مبتلا نہیں ہوا تو وہ (پاک صاف ہو کر) اس طرح لوٹتا ہے جس طرح اس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔“ (مسلم)

مکتوب ۲۹

بنام محمد حیات صاحب

بھائی کی وفات پر تعزیت اور صبر کی تلقین کے بارے میں

باسمہ سبحانہ

محبت واخلاص نشان محبی محمد حیات سلمہ ربہ، بعد سلام ودعا مسنونہ معلوم ہو آپ کے خط کے ذریعہ آپ کے بھائی کی وفات کی خبر پہنچی۔ پڑھ کر افسوس ہوا۔

انا للّٰہ وانآ الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت و مغفرت کرے اور اپنے فضل سے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کو صبر و شکر کی توفیق نصیب فرمائے اور آپ کو سب آفات و بلیات سے اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ بیشک سفر کی حالت میں ایسے جوان عمر کا انتقال کرنا ایک سخت مصیبت اور امتحان ہے اور اس کے علاوہ اور دوسرے تفکرات بھی لاحق ہیں۔ مگر بندے کے لئے اس میں بہتری ہے کہ وہ ہر حال میں صبر و شکر کے ساتھ رضائے مولیٰ کا طالب رہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ فضل و احسان کا مستحق ہو۔ اگر غم واندوہ زیادہ تکلیف کا باعث ہو تو کلمہ شریف!

لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ

ہر وقت ورد زبان رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کلمہ شریف کی برکت سے تمام رنج والم دفع ہو جائیں گے اور کاروبار میں کشائش ہو گی۔ فقیر آپ کے اور آپ کے بھائی کے حق میں دعاء خاص کرتا ہے خداوند تعالیٰ قبول فرمائے۔ والدعا

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ،

مکتوب ۳۰

بنام ملا فیض محمد صاحب وملا شیر محمد صاحب

سبق شروع کرنے سے پہلے ایک ورد کے معمول کے بارے میں

محبت اخلاص نشان واختصاص عنوان محبی جناب ملا فیض محمد صاحب وملا شیر محمد صاحب حفظہما اللہ الصمد۔ فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے بعد تسلیمات ودعوات معلوم ہو کہ الحمد اللہ اس جگہ ہر طرح خیریت ہے۔ درگاہ رب العزت سے آپ کی صحت وسلامتی کی دعا کرتا ہوں۔ آپ کا نامہ گرامی موصول ہو کر باعث مسرت وموجب دعوات اور توجہات ہوا حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خیر وعافیت سے رکھے اور آپ کے جملہ دینی ودنیاوی مقاصد بر لائے۔

آپ کے لڑکے کے شوق اور توجہ کے لئے دعا کی گئی ہے، خداوند کریم آنعزیز کے سینہ کو کشادہ کرے اور علم باعمل سے آراستہ فرمائے۔ آمین ثم آمین اپنے لڑکے کو بتائیں کہ سبق اور مطالعہ شروع کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کریں!

اللّٰهم نور قلبی بعلمك واستعمل بدنی بطاعتك

فقیر حقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

از خانقاہ شریف سون

❁❁❁

مکتوب ۳۱

بنام قاضی کلیم اللہ صاحب

ذکر کی لذت کی پرواہ نہ کرنے کے بیان میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علٰی عبادہ الّذین اصطفٰی۔

بعد تسلیمات و دعوات مسنونہ مخلصی و عزیزی جناب قاضی کلیم اللہ صاحب کو معلوم ہو کہ آنجناب کا مکتوب محبت اسلوب موصول ہو کر کاشف احوال ہوا۔ باعث دعوات و توجہات ہوا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو اپنے پیران کبار کے طفیل میں دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اور آفاقی وانفسی دشمنوں اور حاسدوں سے اپنے حفظ و امان میں رکھے اور اپنے معارف کی لذت سے لطف اندوز فرمائے۔

آپ نے ذکر میں بے لذتی کے متعلق تحریر فرمایا تھا۔ عزیزم عرض یہ ہے کہ جس کام کو کر رہے ہو اس کو کرتے رہو یعنی ذکر میں لگے رہو لذت وبسط محسوس ہونے لگے گا۔

وباللّٰہ التوفیق ونعم الرفیق و علیہ التکلان و ھوالمستعان

والسلام

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

۞۞۞

مکتوب ۳۲

بنام مولوی عطا محمد صاحب

مرد مومن کا فوت ہونا نقصان عظیم ہے

مکرمت پناہ جناب مولوی عطا محمد صاحب۔ بعد از سلام مسنون و عافیت مشحون معلوم ہو کہ جناب کا گرامی نامہ جس میں قاضی صاحب قبلہ کی تعزیت اور سرہند شریف زیارت کے لئے جانے اور فیضیاب ہونے کے متعلق تحریر تھا، موصول ہو کر موجب توجہات و دعا گوئی ہوا! جزاکم اللّٰہ تعالیٰ خیر الجزاء اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے ذی جود وجود کا اس دار فانی سے رحلت کر جانا ایک نقصان عظیم ہے۔ اس قسم کے وجود حضرات گرامی کے فیوضات سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔

قرنہا باید یکمرد صاحبدل شود

بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

یعنی صدیوں کے بعد کوئی مرد مومن صاحب دل پیدا ہوتا ہے۔ جیسے خراسان میں بایزید رحمۃ اللہ علیہ اور قرن میں اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ۔

اللّٰھم اجرنا فی مصائبنا و عقبنا خیرامنھا - اللّٰھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ رضاء مولا از ہمہ اولیٰ! **امنا بقدرا للّٰہ و سلمنا**

سرہند شریف میں جو واقعات آپ کے سامنے ظہور پذیر ہوئے وہ بشارات سے تعلق رکھتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ آنجناب کو دائمی استقامت و ترقیات عطا فرمائے بالنون والصاد، فقیر کو ہر حال میں اپنا متوجہ اور دعا گو تصور فرمائیں۔ اس جگہ کے جمیع احباب کی طرف سے آپ کو سلام مسنون نیز وہاں کے جمیع احباب کو فرداً فرداً تسلیمات اور دعوات عرض کریں۔ والسلام فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ وکان اللہ لہ،

ذی قعدہ از خانقاہ شریف موسیٰ ذئی،

مکتوب ۳۳

بنام جناب مولوی عطا محمد صاحب

صاحبزادہ بہاء الدین کے علاج معالجے وانتقال پر ملال کے بارے میں

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ.

محبت و اخلاص نشان صداقت و اختصاص عنوان مخلصی جناب مولوی عطا محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین کی طرف سے سلام مسنونہ و دعوات مشحونہ کے بعد معلوم ہو کہ فقیر بمع جمیع لواحقین خیر و عافیت سے ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی سلامتی واستقامت عطا فرمائے۔ آپ کا خط موصول ہو کر کاشفِ احوال ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے اور آپ کو اپنے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ میرے مخلص ماہ جمادی الاول کے آخر میں اطبا کے مشورہ پر نور چشمی بہاء الدین کو تبدیل آب و ہوا کے لئے خوشاب لے گئے۔ وہاں تقریباً دس یوم قیام رہا اور چھاؤنی والے سول سرجن سے علاج بھی کرایا لیکن کوئی فائدہ معلوم نہیں ہوا۔ دستوں کی اور زیادتی ہو گئی۔ جس کی وجہ سے نہایت ضعف طاری ہو گیا۔ بہرحال سنیچر کی رات کو بتاریخ نو جمادی الثانی رفیقوں کے ہمراہ موسیٰ زئی واپس روانہ ہو گئے۔ اتوار کو صبح سویرے ڈیرہ اسمٰعیل خاں پہنچے اور جناب اعزی حقداد خاں کے مکان پر قیام کیا۔ وہاں کے ڈاکٹر سے بھی علاج کرایا مگر کوئی افاقہ نظر نہیں آیا۔ آخرالامر بارہ جمادی الثانی بروز منگل بوقت شام عزیزم بہاء الدین مرحوم کے انتقال کا حادثۂ جانکاہ پیش آیا۔

انا للّٰہ وانآ الیہ راجعون

ظہر کی نماز کے بعد نماز جنازہ ادا کر کے خانقاہ شریف موسیٰ زئی کی طرف روانہ ہوگئے۔ عزیزم مرحوم کو حضرات کرام کے جوار میں عزیزی محمد سیف الدین کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ چند روز وہاں رہ کر فقیر تمام رفیقوں کے ہمراہ خانقاہ شریف سون واپس آگیا۔ مخلصم مولوی سید رسول صاحب دریاخاں سے کوٹلہ رخصت ہوگئے۔ جناب من مکرمی مولوی سید رسول صاحب نے بوقت قیام بہت سی خدمات سرانجام دیں جو فقیر کی خوشنودی کا باعث ہوئیں۔ خداوند کریم آں عزیز کو اپنے حبیب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کو اپنے زمانے میں ممتاز و سرفراز فرمائے۔ بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

۞۞۞

نماز کا مقام

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں، اور جس کی طہارت نہیں اُس کی نماز کالعدم ہے، اور جس کی نماز نہیں اُس کا دین بھی نہیں۔ دین میں نماز کا وہی مقام ہے جو جسم کے اندر سر کا ہے۔" (طبرانی)

مکتوب ۳۴

بنام مولوی عبداللہ خاں صاحب

ہمیشہ ذکر واذکار میں مشغول رہنے اور لوگوں کے ساتھ خلق سے پیش آنے کے بیان میں!

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم

الحمدللّٰه وسلام علٰی عباده الّذین اصطفٰی.

امابعد اقترانِ محبت واخلاص عنوان مکرمی جناب عبداللہ خاں صاحب حفظ اللہ تعالیٰ عن الحوادث والمصائب۔ بعد تسلیمات و دعوات مسنونہ فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے معلوم ہو کہ آپ کا محبت نامہ موصول ہوا۔ لوگوں سے کم ملنا جُلنا۔ نظام الاوقات کے مطابق کام کرنا اور اپنے اوقات کو ذکر واذکار سے معمور رکھنے کے حالات وغیرہ سے آگاہی ہوئی۔ پڑھ کر انتہائی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سنت سنیہ مصطفویہ علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر استقامت عطا فرمائے اور اپنی محبت میں روز افزوں ترقی نصیب فرمائے، بحرمۃ النون والصاد وآلہ الامجاد۔

جناب نے یہ تو سنا ہوگا!

من استویٰ یو ماه فهو مغبون

یعنی جس نے اپنے دونوں وقت یعنی شب وروز کو غفلت میں گزارا تو وہ مغبون ہے۔

اے میرے عزیز یہ زندگی چندروزہ ہے اس کو اذکار و افکار و عبادات سے

معمور رکھیں اور عبادت کے ذریعے اپنی تاریک راتوں کو منور رکھیں اور تمام فرض نمازوں کو مستحب وقت پر ادا کریں۔ خلوت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں، اور آنے جانے والوں کے ساتھ اگرچہ وہ بے شرع ہوں خوش اخلاقی سے پیش آئیں، جیسا کہ ہمارے حضرات کرام قدسنااللہ تعالیٰ بسر ہم السامی کا معمول رہا ہے۔ خداوند کریم نے فرمایا ہے!

لا تستوی الحسنة ولا السيئة اد فع بالتی هی احسن فاذ الذی بینك وبینه عداوة كانه ولی حميم وما یلقیها الا الذين صبروا وما یلقها الا ذوحفظٍ عظيم O

"نیکی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی، اچھا خلق رکھا کرو تاکہ آپ کے اور دوسرے کے درمیان دشمنی ہو تو وہ آپ کو اپنا عزیز اور دوست جانے، نیکی اور حسن خلق کو وہ لوگ پاسکتے ہیں جنہوں نے صبر کیا یا جس کو بڑا بھاری حصہ ملا۔"

آپ کو منزلِ مقصود پر پہنچنے کا پتہ بتادیا ہے۔ اس لئے کہ اگر ہم نہیں پہنچ سکے تو شاید آپ پہنچ جائیں۔

عزیزم اس سال شادی کا خیال ترک کردیں۔ خانقاہ شریف سون سے واپسی کے وقت اگر ملاقات میسر ہوئی تو انشااللہ اس کے متعلق بالمشافہ گفتگو کی جائے گی۔ فی الحال اس معاملے میں کسی قسم کی کوئی گفتگو نہ کریں۔ اپنے اور بیگانوں سے علیحدہ رہ کر مولائے حقیقی کی یاد میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ اِدھر اُدھر کے دنیاوی خیالات و معاملات کی طرف کوئی توجہ نہ کریں، اپنے دینی اور دنیاوی مقاصد کی تکمیل کے لئے حضرات کبار کے وسیلے سے بارگاہِ رب العزّت میں دعا مانگیں، خداوند کریم آپ کی ضرور لاج رکھ لے گا، اور آپ پر مطالب کی کامیابی کے دروازے کھول دے گا۔

امام صاحب مرحوم کے مال واسباب اور املاک سے کوئی واسطہ نہ رکھیں۔ امام صاحب کا معاملہ چھوڑیئے، جو کچھ بھی ہو ہونے دو۔ مگر امام صاحب مرحوم کی کتابوں میں سے ان کی تعویذوں والی کتاب اگر دستیاب ہوسکے تو قیمت دے کر لے لیں، کیونکہ

اس میں ہمارے حضرات کرام کا نسب نامہ درج ہے۔

اگر ملا فیض اللہ صاحب اور ملا حبیب اللہ صاحب حسب معمول جیسا کہ وہ امام صاحب مرحوم کی خدمت کرتے تھے خانقاہ شریف میں خدمت کے لئے اقامت کرنا چاہیں تو آجائیں کوئی مضائقہ نہیں۔

والسلام

فقیر حقیر محمد سراج الدین عفی عنہ،

روزے کی حقیقت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا، تو اللہ کو اس کی کچھ حاجت نہیں ہے کہ وہ روزہ رکھ کر کھانا پینا چھوڑ دے۔" (بخاری)

مکتوب ۳۵

بنام مولوی حسین علی صاحب

صبر و ضبط اور خدا پر توکل کرنے کے بارے میں

مکرمی و معظمی مولوی حسین علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے تسلیمات و دعوات کے بعد عرض ہے کہ آپ کا ملال آمیز اور پریشان کن مکتوب گرامی موصول ہوا۔ جو موجب توجہ اور دعا گوئی ہوا۔

او بدوزد خرقہ درویش را

یعنی درویش کے خرقہ کو اللہ تعالیٰ ہی سیتا ہے۔

(بس اس بات کو پیش نظر رکھیں) اگر مخالف قوی ہے تو ہمارا خدا اس سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور اپنے تمام کاموں کو خالق حقیقی کے سپرد کردیں اور جو حالات پیش آئیں وہ خداوند کریم کی طرف سے ہی جانیں۔ اُمید ہے خداوند قدوس غیب سے کوئی ایسا معاملہ پیدا کرے گا جو مخالفین کے لئے شرمندگی کا باعث ہوگا۔

یریدون لیطفؤا نوراللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون O

کافر اپنی پھونکوں سے اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اللہ ہی اپنے نور کو کامل کرنے والا ہے خواہ کافروں کو کتنا ہی مکروہ معلوم ہو۔

جناب صبر اور تفویض الی اللہ درویشوں کا طریقہ ہے۔ اس سے باہر نہ جائیں۔ اگر خداوند کریم کو یہ امر منظور ہوگا تو ظاہر فرمادے گا اور اگر منظور نہ ہوا فھوالمراد فقیر کو اپنا دعا گو اور متوجہ تصور کریں۔ وہاں کے احباب کو ہماری طرف سے سلام و دعا۔

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

مکتوب ۳٦

بنام قاضی صاحب

دنیا کے مصائب اور لذت کے بارے میں

جناب مستطاب الحامد نصاب ذوالعز والاحترام قاضی صاحب ادام اللہ بقاءہ۔
فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام مسنونہ عرض ہے کہ آپ کا رقعہ ملا۔ لڑکی کی وفات اور تنگدستی کے حالات معلوم ہو کر غم اور بھی تازہ ہو گیا۔ لیکن خداوند کریم کے اس ارشاد مبارک کے پیش نظر دل کو تسکین ملی۔

ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقصٍ مّن الاموال والا نفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبة قالوٓا انّا للّٰہ وانآ الیہ راجعون .... اُولٰئك ھُم المھتدون.

یعنی ”ہم ڈر، بھوک، میوہ جات کی خرابی اور مالی و جانی نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے اور ان صبر کرنے والوں کو بشارت دیجئے کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہہ اُٹھتے ہیں! انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پس یہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں“۔

خواجہ محمد معصوم صاحبؒ نے فرمایا ہے۔

”جس کو دنیاوی چیزوں سے زیادہ رغبت نہیں ہو گی اس کو حساب آخرت میں سہولت ہو گی۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

اثنان یکرھھما ابن ادم یکرہ الموت والموت خیرلہ من

الفتنة ویکرہ قلت المال و قلت المال اقل للحساب. وقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حلوۃ الدنیا مسرۃ الاخرۃ و مرۃ الدنیا حلوۃ الا خرۃ

دو چیزیں ہیں جن کو انسان مکروہ سمجھتا ہے۔ اول موت، حالانکہ موت اس کے لئے فتنہ سے افضل ہے، دوم قلت المال (دولت کی کمی) حالانکہ مال و دولت کی کمی حساب کو کم کرتی ہے۔

نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے!

دنیا کی لذتیں آخرت کو کڑوا کرتی ہیں، اور دنیا کی تلخیاں آخرت کو شیریں کرتی ہیں۔

پس معلوم ہوا دنیا کی تلخیوں کی بدولت آخرت میں درجات بلند ہوتے ہیں اور دنیاوی مال و جاہ موجب نقصان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

نسیا للذھب والفضة فمائد خیرقال لسانا ذاکراً وقلباً شاکراً وزوجة تعین علی الا خرۃ،

معاش کی تنگی کی وجہ سے دل تنگ نہ ہوں اللہ روزی کو کشادہ کرنے والا ہے۔ آپ کو خوش خوش رہنا چاہئے اور اس تکلیف سے لذت اُٹھانا چاہئے جو محبوب حقیقی کی طرف سے پیش آئے وہی محبوب ہونا چاہئے خواہ کلفتیں اور نعمتیں دونوں ساتھ ساتھ ہوں یا نعمتیں ہی نعمتیں ہوں۔

بات لمبی ہو گئی۔ براہ مہربانی ناراض نہ ہوں۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ،

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

۞۞۞

مکتوب ۳۷

بنام مولوی عطامحمد صاحب

دو حضرات کے قیام کرنے کی اجازت کے بارے میں

جناب مستطاب مکرمی مولوی عطامحمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام مسنونہ معلوم ہو کہ فقیر ہر طرح خیریت سے ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جادۂ شریعت العلیہ المصطفویۃ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام پر سلامتی واستقامت عطا فرمائے۔

کافی عرصہ سے آپ نے اپنے افکار و حالات سے آگاہ نہیں کیا۔ سخت انتظار ہے۔ گزشتہ سے جو عادت رہی ہے اس کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے ذکر واذکار اور خیر و عافیت کے حالات سے مطلع فرمائیں تاکہ تسلی ہو۔

دوم عرض یہ ہے کہ یہ حاملان رقعہ دونوں حضرات عالی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ان کا خاندان علم میں ضرب المثل تھا۔ فی الحال یہ دونوں حضرات فقیر کے پاس آئے ہیں۔ اس سفر میں ان کو بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ آباواجداد سے حضرات کرام کے خدام چلے آتے ہیں۔ بہت نیک اور صالح ہیں۔ ان کو قیام کے لئے جگہ دیں اور سبق شروع کرادیں۔ تسلی کے لئے فقیر کو مطلع فرمائیں۔

فقیر کو اپنا دعاگو و متوجہ تصور کریں۔ زیادہ تسلیمات و دعوات مقدمہ کے حالات سے بھی مطلع فرمائیں۔ قصہ مختصر ان دونوں حضرات کے ساتھ نہایت مہربانی سے پیش آئیں۔

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

مکتوب ۳۸

بنام احمد خان صاحب

قبروں پر کتبے لگانا اور ان کو پختہ کرنے کے بیان میں

الحمدللّٰہ وسلام علٰی عبادہ الّذین اصطفٰی۔

امابعد اعزی وارشدی احمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ جناب کا محبت نامہ موصول ہوا۔ خیر و عافیت کی خبر سن کر خوشی حاصل ہوئی۔ آپ نے ایک بہت لمبی عبارت اس بارے میں لکھی تھی کہ فلاں ڈاکٹر کہتا ہے کہ قبروں پر کتبے لگانا بدعت ہے اور مشائخ سرہند رحم اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے۔ عزیزم اس کا یہ کہنا محض کورانہ تقلید اور رعونت کی بناء پر ہے۔ ڈاکٹر مسئلے کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہے۔ پس اس مسئلے کے متعلق ضرورت کے پیش نظر مختصراً تحریر کرتا ہوں۔

سنئے بدعت اصطلاح میں اس کام کو کہتے ہیں کہ اس کی اصل قرون ثلاثہ میں اولاً موجود نہ ہو۔ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں!

اول حرام

یہ وہ بدعت ہے جو غیر مشروع ہے اور اس کو عبادت جان کر کیا جائے۔ جیسا کہ اکثر رمضان شریف کے آخری جمعہ میں بدعات کرتے ہیں۔

دوم مکروہ

یہ وہ بدعت ہے جیسا کہ جتنی بھوک تھی اس سے بہت زیادہ کھالیا جائے اور جو

بہت زیادہ نقصان کا باعث ہو جائے۔

تیسری قسم واجب

مثلاً فرقِ باطلہ کے رد میں حجج کا ترتیب دینا اور دلائل قائم کرنا۔ اس قسم کی بدعت واجب ہے۔

چوتھی قسم مستحب

مثلاً رباط اور گھروں کا بنانا۔

پانچویں قسم مباح

مثلاً کھانے پینے، پہننے اور اس قسم کی دوسری عادات، پس ہر بدعت کا انکار کرنا اور علی الاطلاق مورد طعن جاننا چاروں مذاہب اور معتبر علماء کے مسلک کے خلاف ہے۔ علماء نے پانچوں قسم کی بدعات کی تصریح فرمائی ہے جو ان کا انکار کرتا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ وہابی عقائد رکھتا ہے۔

شامی نے درالمختار میں مسئلے کی صورت کو آئندہ عبارت میں بیان کیا ہے۔

قال فی درالمختار فی جنائز السرا جیة لا بائس بالکتابة احتیج الیهاحتیٰ لایذهب الاثر ولا یمتهن و قال الشامی لان النهی عنها وان صح فقد وجد الا جماع العملی بهافقد اخرج الحاکم النهی عنها من طرق ثم قال هٰذه الاسانید صحیحة ولیس العمل علیها فان ائمة المسلمین من المشرق الیٰ المغرب مکتوب علیٰ قبور هم وهو عمل اخذبه الخلف عن السلف ویتقوی بما اخرجه ابوداؤد باسناد جید ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حمل حجرا فوضعه عند رأس عثمان بن مظعون و قال اتعلم به قبراخیه

وادفن اللّٰہ من ماۃ من اھلی فان الکتابۃ طریق الٰی تعرف القبر بھایظھران محل ھٰذالا جماع العملی علی الرخصۃ فیھا مااذا کانت الحاجۃ داعیۃ الیہ فی الجملۃ کما اشار الیہ فی المحیط بقولہ وان احیتج الی الکتابۃ حتیٰ لایذھب الاثر ولا تمتھن فلابأس بہٖ ماالکتابۃ بغیر عذر فلا– ومثلہ فی القاضی خاں وغیرہ–

"علامہ شامی نے درالمختار میں فرمایا ہے کہ قبروں پر بصورت احتیاج لکھنا کوئی مضائقہ نہیں تاکہ قبر کا نشان نہ مٹ جائے اور قبر بوسیدگی کی حالت میں بھی معلوم ہوتی رہے۔ علامی شامی اس پر فرماتے ہیں کہ نہی اگر صحیح بھی ہو جائے تو اجماع عملی توپایاجاتا ہے۔ حاکم نے نہی کو کئی طریقوں سے روایت کیا ہے پھر فرمایا ہے کہ یہ سندات صحیح ہیں، لیکن معمول بہانہیں کیونکہ مشرق و مغرب کے ائمہ مسلمین کے نام ان کی قبروں پر کندہ ہیں اور یہ ایک ایسا عمل ہے جس کو اخلاف نے اسلاف سے لیا ہے اور یہی بات ابی داؤد کی اس روایت سے جس کو اس نے عمدہ سند سے روایت کیا ہے قوی ہو جاتی ہے۔ ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پتھر لیااور اسے عثمان بن مظعون کی قبر کے سر پر رکھااور فرمایاکہ اس سے اس کے بھائی کی قبر کی پہچان ہو سکے گی، اور میرے رشتہ داروں میں سے جو انتقال کرے گااس کو اسی کی طرف دفن کروں گا، تو اس روایت سے ظاہر ہے کہ رخصت پر اجماع عملی کا محل اس وقت ہو سکتا ہے کہ جب کتابت کی احتیاج پیش آئے جیساکہ اس کی طرف محیط میں اشارہ کیاہے۔ صاحب محیط کا یہ قول ہے کہ اگر کتابت کی احتیاج پڑ

جائے تاکہ قبر کے آثار نہ مٹیں اور نہ ہی وہ بوسیدہ ہو اس صورت
میں لکھنا کوئی مضائقہ نہیں، اور اگر بلاعذر کتابت ہو تو نہ لکھا
جائے۔ قاضی خاں نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔

پس قبروں پر کتبے لگانا اور ان پر پتھروں کا رکھنا جس کو عرف عام میں (سراج) کہتے ہیں بدعت قرار دینا باطل ثابت ہوا۔ جیسا کہ مذکورہ بالا عبارت میں تصریح کی گئی کہ کتابت مذکورہ کا فعل ہمیشہ سے چلا آرہا ہے اور اس کو اخلاف اسلاف سے روایت کرتے چلے آئے ہیں، یہاں تک کہ یہ تعمل کی حد کو پہنچ چکا ہے اور حکم میں دلیل قطعی ہو چکا ہے اور خبر واحد کی تخصیص دیتے ہوئے بصورت عدم فائدہ یہ مسلم ہے کہ شیرینی پر خرچ کرنا بھی اسراف میں داخل ہے اور باقی جو آپ نے لکھا تھا کہ مشائخ سرہندیہ کی سنت کے مخالف ہے اگرچہ یہ بات بھی واقع کے مطابق ہے۔ لیکن گزشتہ بالا عبارت سے ثابت ہوا، پس یہ ہماری بحث میں موجبِ نقصان نہیں۔ کیونکہ وہاں کی آراضی اور بناوٹ کی پختگی کے باعث وہاں پر کتابت کی حاجت نہیں رہی اور باقی جگہوں میں جہاں پر کتابت کی ضرورت ہے وہاں پر مشرق و مغرب کے ائمہ مسلمین کی قبور کے معمول پر قیاس کیا جائے گا۔ جیسا کہ استنبول میں جو پیروں کا ملک ہے اور ایران میں مقابر قدیمہ کی بنیاد ایسے زمانے میں ڈالی گئی ہے کہ اس زمانے میں عموماً مذہب اہلِ سنت والجماعت کا چرچا تھا۔ ایران کے قدیم مقبرے خود فقیر کے مشاہدے میں آئے ہیں۔ موسیٰ زئی کی زمین میں شورہ کے غلبے کی وجہ سے پلستر اور پختہ اینٹیں چند سال تک قائم رہ سکتی ہیں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔

پس اس صورت میں قبر کے آثار باقی رکھنے کے لئے کتابت مذکورہ اور پتھروں وغیرہ کا رکھنا ضروری ہے۔ قبور کو پختہ رکھنے کا مسئلہ بھی بعینہ اسی طرح ہے جیسا کہ قبروں پر کتبہ لگانا اور پتھر رکھنا۔ باقی احادیث متعددہ صحیحہ میں جو نہی وارد ہوئی ہے ائمہ مسلمین نے اس کو صورت عدم احتیاج پر محمول کیا ہے، لیکن اگر قبر کے نشان کے مٹ جانے کا خوف ہے تو قبروں کو پکا کرنا اور کتبہ لگانا جائز قرار دیا ہے اور اس پر عمل بھی

متوارث ہے جیسا کہ آپ نے سرہند شریف کے مزارات کا مشاہدہ کیا ہے۔ حالانکہ احادیث نہی تخصیص (پختگی) کے متعلق آئی ہیں اور اس نہی کو موکد بھی کیا گیا ہے۔ ہاں اگر قائل ان صورتوں کا انکار بھی کرتا ہے تو اس کو اول قبور پر بنائیں وغیرہ ڈالنے کا انکار کرنا چاہئے جس کے متعلق اسلاف واخلاف سے کوئی معتبر وجہ نہیں ملتی۔ بالجملہ فلاں ڈاکٹر کے لئے موسیٰ زئی شریف کی قبور کے لئے لب کشائی کرنا نامناسب ہے۔ کیونکہ وہ خانقاہ شریف کی خاصیت زمین اور وضع قطع سے بالکل ناواقف و نابلد ہے۔ تعجب تو اس بات پر ہے کہ اس نے سنی سنائی باتوں کی تقلید کرلی اور اس بناء پر درویشان خدا کے اطوار کو مکروہ اور انکار کی نظر سے دیکھا۔ ساتھ ہی مجھے آپ پر بھی تعجب ہے کہ آپ کو کیوں تردد لاحق ہوا۔ جب کہ آپ خانقاہ شریف کے قرب وجوار سے بخوبی واقف ہیں اور آپ وہاں عرصے تک رہ چکے ہیں اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ خانقاہ شریف میں علماء و فضلا کا مجمع رہتا ہے جو طریقہ سنت سنیہ کے خلاف ایک قدم اُٹھانا بھی بُرا سمجھتے ہیں اور پیران حضرات کرام موسیٰ زئی تمام مسائل میں حرام و حلال کی پابندی کو اپنا نصب العین سمجھتے ہیں۔ کیا پھر یہ اُمید ہو سکتی ہے کہ خانقاہ شریف میں جمہور کے مسلک کے خلاف کوئی کام کیا جاسکتا ہے۔

نیز جس خدمت کی تکمیل آپ کے سپرد کی گئی تھی اس کو ابھی تک آپ نے التوا میں ڈال رکھا ہے۔ اعزی حافظ محمد خاں صاحب سرلوح کے بنانے بنوانے میں مصروف تھے۔ انشاء اللہ جلد ہی مکمل کر کے آپ کے پاس روانہ کر دی جائے گی۔ آپ کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔ فقیر کو دعا گو تصور کریں۔

والسلام

فقیر محمد سراج الدین عفی

۞۞۞

مکتوب ۳۹

بنام مولوی عبدالرحمٰن صاحب

دشمنوں کے شر کا علاج

مکرمی و معظمی جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد تسلیمات مسنونہ عرض ہے کہ آپ کا نوازش نامہ موصول ہو کر موجبِ اطمینان ہوا۔ حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ خداوند کریم آپ کو حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور ان کی شرارتوں اور حسد کا وبال خود ان ہی پر پڑے۔ خدا آپ کے مکان کی جلد تکمیل کرائے اور آپ کو سلامتی و عافیت کے ساتھ رکھے۔ دشمنوں کے شر کو دور کرنے کے لئے سورۃ شریف "لایلف قریش" ہر روز ایک سو مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اُمید ہے کہ کافی المہات آپ کے لئے کافی و شافی ہوگا۔

مبلغ دس روپے ایک سیر چائے کے لئے روانہ کئے جاتے ہیں۔ چار روپے کی موٹے پتوں والی سبز چائے جیسا کہ آپ اس سال اپنے ساتھ لائے تھے اور عشاء کے وقت پکا کر آپ نے مجھے عنایت کی تھی۔ تین روپے کی باریک پتوں والی سبز چائے خرید لیں۔ یہ کل سات روپے ہوئے باقی تین روپے محصول ڈاک کے لئے ہیں۔ دونوں قسم کی مذکورہ سبز چائے اور اپنے کل حالات فقیر کو جلد ارسال فرمائیں۔ خانقاہ شریف کے جمیع احباب کی طرف سے تسلیمات و دعوات موصول ہوں۔

۴ر رجب خانقاہ شریف سون

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

۞۞۞

مکتوب ۴۰

بنام فرزندان سعادت مند محمد ابراہیم و
محمد علاؤالدین صاحبان و جناب مستطاب میر اصاحب
و حاجی صاحب و محمد قبول و مولوی صاحب

اپنے علاج معالجہ کے متعلق

بعد سلام مسنونہ و عافیت مشحونہ عرض ہے کہ الحمد للہ فقیر کے حال احوال لائق حمد قادر یزال ہیں۔ آپ سب کی سلامتی و عافیت درگاہ رب العزت سے ہمیشہ چاہتا ہوں۔

اس جگہ کے حالات سے آپ صاحبوں کو برابر مطلع کیا جاتا ہے لیکن آپ کے ہاں سے اب تک سوائے ایک خط کے اور کوئی خط نہیں پہنچا۔ امید ہے سوائے عافیت کے کوئی اور چیز خط ارسال کرنے میں مانع نہیں ہے۔

فقیر نے ایک انگریز سول سرجن سے اپنا معائنہ کرایا تھا۔ اس نے نہایت غور و فکر سے دیکھ کر ایک نسخہ تجویز کیا ہے اس نے کہا ہے کہ موٹاپا روز بروز لاغری میں تبدیل ہو جائے گا۔ کل سے اسی ڈاکٹر کی دوا شروع کی ہے۔ خداوند کریم سے شفا کا امیدوار ہوں۔ آپ اپنے جمیع احوال سے مطلع فرمائیں تاکہ اطمینان قلب ہو۔ یہ بھی معلوم رہے کہ گو استعمال تو ڈاکٹری دوا کا ہے لیکن معالجہ شاہ صاحب کا ہے۔ شاہ صاحب وقتاً فوقتاً مختلف اُمور میں ڈاکٹر صاحب سے صلاح و مشورہ لے لیتے ہیں۔ باقی فقیر خیریت سے ہے۔ آپ سب کے لئے دعا گو ہے۔ اپنی دعاؤں میں فقیر کو بھی یاد کر لیا کریں۔

ذمی عظمہ وہمتہ حضرت قبلہ مخدومہ معظمہ والدہ صاحبہ ادامہا اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تسلیمات و تعظیمات عرض کر دیں۔ ان کی دعاؤں کا طالب ہوں۔

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ (از لاہور ۲۴؍ صفر بروز اتوار)

مکتوب ۱۴۱

بنام محمد ابراہیم و محمد علاؤالدین ارشدھم اللہ تعالیٰ و
جناب میر اصاحب و محمد مقبول صاحب و مولوی صاحب وغیرہ

حال واحوال پرسی کے متعلق

الحمدللّٰہ وسلام علٰی عبادہ الّذین اصطفٰی۔

بعد سلام مسنون معلوم ہو کہ فقیر کے کل حالات حمد کے لائق ہیں۔ آپ سب کی خیر و عافیت و سلامتی کا خواہاں ہوں۔ اس سے پیشتر لگاتار کئی خطوط روانہ کرچکا ہوں، اُمید ہے باعث آگاہی ہوئے ہوں گے۔ ملاحبیب اللہ بھی فقیر سے مل کر آپ کے پاس آرہا ہے، وہ فقیر کے جملہ احوال بالمشافہ بیان کردے گا۔ اللہ تعالیٰ دونوں طرف سلامتی و عافیت نصیب فرمائے فقیر بھی عنقریب یہاں سے روانہ ہو جائے گا۔ مگر چونکہ طبیب سے رخصت کا وقت ابھی طے نہیں ہوا اس لئے اپنی آمد کا دن اور تاریخ تعین نہیں کرسکتا۔ بہر حال اپنے حالات تحریر کریں۔ کچھ روز سے آپ صاحبان کے حالات کی کوئی خبر نہیں پہنچی۔ اپنی غائبانہ دعاؤں میں فقیر کو فراموش نہ کریں۔ فقیر کو بھی اپنا متوجہ اور دعاگو تصور کریں۔

حضرت مخدومہ قبلہ والدہ صاحبہ کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ سلام کے بعد میرے حق میں دعاؤں کے لئے عرض کردیں۔

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

لاہور ریلوے روڈ۔ ذخیرہ فضل دین۔

۷؍ ربیع الاوّل

❁❁❁

مکتوب ۴۲

بنام فرزند جگر بند نور چشم محمد ابراہیم صاحب و
محمد علاؤالدین صاحب و جناب میرا صاحب و
حاجی صاحب و محمد قبول و مولوی صاحب و
حافظ صاحب و ملا صدور صاحب

علاج معالجہ کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ

تسلیمات و دعوات مسنونہ کے بعد معلوم ہو کہ الحمدللہ فقیر آج بروز سوموار یعنی مورخہ ۱۷ صفر تک خیر و عافیت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہر لحاظ سلامتی و عافیت کے ساتھ رکھے۔

فقیر مسلسل کوئی نہ کوئی خط آپ صاحبان کو لکھتا رہتا ہے۔ اس کے باوجود اب تک آپ صاحبوں کی خیریت کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ سخت انتظار ہے۔ خداوند کریم عافیت نصیب فرمائے۔ فقیر نے جو اپنا پتہ تحریر کیا ہے اسی پتہ پر مجھے خطوط پہنچ سکیں گے۔ اس خط کو دیکھتے ہی اپنے کلی و جزئی احوال تحریر کریں تاکہ دل کو تسلی ہو۔

علاج معالجے کی یہ کیفیت ہے کہ ڈاکٹر کی دوائی استعمال کی جارہی ہے۔ لیکن اب تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ آئندہ دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔

واُفوض امری الی اللّٰہ انّ اللّٰہ بصیرٌ بالعباد

یعنی میں اپنے تمام کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ اپنے

بندوں سے باخبر ہے۔

پانچوں وقت فقیر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ زیادہ دعا۔ حضرت قبلہ مخدومہ معظمہ والدہ صاحبہ کی خدمت عالیہ میں تسلیمات و تعظیمات عرض کر دیں۔ نیز میرے درجات وحیات کی ترقی کے لئے دعا کرائیں۔

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ،

۞۞۞

پسندیدہ عمل

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اُس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو اُٹھا اور اُس نے اپنی بیوی کو بھی اٹھایا اور اس نے بھی نماز پڑھی۔ اگر بیوی نہ اُٹھی تو خاوند نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا، اللہ تعالیٰ اُس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھی اور جس نے نماز پڑھی اور جس نے اپنے خاوند کو اٹھایا۔ اگر وہ نہ اٹھا تو عورت نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا۔" (ابوداؤد)

مکتوب ۴۳

بنام نور بصر قرۃ العینین فرزندانِ سعادت پیوند محمد ابراہیم و محمد علاؤالدین و جناب میر اصاحب، و حاجی صاحب و محمد قبول و مولوی صاحب و حافظ صاحب وغیرہم

اپنی بیماری کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علٰی عبادہ الّذین اصطفٰی۔

سلام مسنون و عافیت مشحون کے بعد واضح ہو کہ الحمد للہ یہاں کے حالات حمد کے لائق ہیں۔ حضرات کرام کی برکات شامل حال ہیں۔ اور ان کے فیوضات سے ہم لامال ہیں۔ آپ سب کے لئے خداوند قدوس کی درگاہ سے خیر و عافیت کا خواستگار ہوں۔

اس سے پیشتر دو خطوط ارسال کرچکا ہوں۔ امید ہے مل گئے ہوں گے اور معیت کا باعث ہوئے ہوں گے۔ آپ لوگوں کے احوال کی کوئی خبر نہیں۔ فقیر کی حالت تو یہ ہے کہ پچھلی دوائی دو روز استعمال کی جس سے اسہال آنے لگے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس دوا کو استعمال کرنے سے منع کر دیا ہے۔ فی الحال کوئی دوا استعمال نہیں کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے دوسری دوا دینے کو کہا ہے۔ خیر دیکھا جائے گا۔ آئندہ جو بھی حالات پیش آئیں گے ان سے مطلع کر دوں گا۔ خاطر جمع رکھیں۔ اپنی غائبانہ دعاؤں میں فقیر کو فراموش نہ کریں۔

والسلام

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

لاہور ریلوے روڈ مقابل اسلامیہ کالج نو۔

مکتوب ۴۴

بنام فرزند جگر بند سعادت آئین محمد ابراہیم و محمد علاؤالدین زادھم اللہ فضلاً و

جناب میرا صاحب و حاجی صاحب و محمد قبول صاحب و مولوی صاحب

اپنے علاج معالجے کے متعلق

تسلیمات و چشم بوسی و دعوات عافیت کے بعد عرض ہے کہ آج بروز ہفتہ آپ کا خط موصول ہو کر کاشفِ احوال ہوا۔ خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اللہ تعالیٰ عافیت نصیب فرمائے۔ فقیر نے سول سرجن کی تجویز کردہ دوائی آٹھ روز تک استعمال کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اب ایک یونانی حکیم صاحب فقیر کے پاس تشریف لائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ تین روز اور قیام کیجئے اور میرا ابھی علاج کر کے دیکھئے۔ اگر فائدہ ہو جائے تو فبہا ورنہ پھر آپ تشریف لے جاسکتے ہیں۔

اپنی غائبانہ دعاؤں میں فقیر کو یاد رکھیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ آٹھ خط ارسال کئے گئے ہیں۔ تعجب ہے فقیر کو تو ان میں سے کل تین خط ملے ہیں۔ واللہ اعلم باقی کہاں گئے۔ ہو سکتا ہے کہ پتہ غلط لکھنے کی وجہ سے باقی خطوط نہ پہنچے ہوں۔ فقیر کا متواتر یہ معمول رہا ہے۔ کہ ایک روز چھوڑ کر دوسرے روز خط لکھ دیا کرتا تھا۔ پتہ محض اتنا لکھ دینا کافی ہے۔

"لاہور ریلوے روڈ ذخیرہ فضل دین بوٹہ فروش فقیر کو پہنچے"

قبلہ والدہ مخدومہ معظمہ کی خدمت میں تسلیمات و دعوات قلبی و تعظیمات عرض ہوں۔

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

مکتوب ۴۵

بنام مولوی فقیر عبداللہ صاحب

جمعیت قلبی بڑی دولت ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ.

فیض مآب سعادت نصاب مولوی فقیر عبداللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دندہ شریف سے جناب کا مکتوب گرامی موصول ہو کر کاشف احوال ہوا۔ میرے عزیز آپ کو مقام مذکورہ میں ٹہرانے کی یہ غرض تھی کہ آپ کو ایک جگہ پر قیام کرنے سے اطمینان قلبی حاصل ہو جائے گا اور آپ فراخ دلی سے وہاں پر اپنے اوقات کی حفاظت کر سکیں گے۔ اگر مقام مذکورہ پر قیام کرنا آپ کے لئے تکلیف کا باعث ہے تو خدا کی زمین تو فراخ ہے۔ جس جگہ آپ کے دل کو تسکین ہو سکے وہیں قیام فرمائیں۔ لیکن جمعیت کی سی دولت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ فقیر کو دعا گو تصور کریں۔

والسلام

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

۞۞۞

مکتوب ۴۶

بنام جناب مولوی حسین علی صاحب

اپنی خانقاہ کے درویشوں کی خیریت کے بارے میں

جناب مستطاب مخدومی مولوی حسین علی صاحب جعلك الله اماماً للمتقين

تسلیمات کے بعد عرض ہے کہ کافی عرصہ ہوگیا ہے جناب کا کوئی خیریت نامہ موصول نہیں ہوا۔ خدا کرے اس تاخیر کا سبب شغل ذکر مراقبہ کے سوا اور کوئی دوسرا امر نہ ہو۔ مخدومنا حضرات کرام قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم کی عنایات کا ذکر کس مُنہ سے کیا جائے۔

گر برتن من زباں شود ہر موئے
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

یعنی اگر میرے جسم کے ہر بال کو قوت گویائی عطا فرمائی جائے تو میں اس کے ہزار شکر میں سے ایک بھی شکر ادا نہیں کرسکتا۔

مخدوما یہاں کے درویش اور آنے جانے والے حضرات ذکر واذکار میں خوب سرگرم ہیں یہ بھی ہمارے حضرات گرامی قدسنا اللہ باسرارہم السامی کی برکات کا نتیجہ ہے۔ ورنہ تو یہ نابکار جاروب کشی کی بھی لیاقت نہیں رکھتا۔ گزشتہ عرسوں کے متعلق کیا تحریر کیا جائے۔ بہت افسوس ہوا اور آپ کے لئے دعائیں کیں۔

انه قريب مجيب و بالا جابة جدير

یعنی بے شک وہ ہم سے قریب ہے اور دعا کو قبول کرنے والا ہے اور دعا کے قبول کرنے کے لائق وہی ہے۔

اگر آپ اپنے مزاج اور متعلقین کے احوال سے مطلع فرمائیں تو بڑی عنایت ہوگی۔

وصلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقه محمد وآله و اصحابه اجمعين- والسلام علىٰ من اتبع الهدىٰ-

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ (بقلم خود)

مکتوب ۴۷

بنام سیّد محمد شاہ صاحب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

جناب مستطاب محامد نصاب سیادت مآب محمد شاہ صاحب اوصلک اللہ تعالیٰ الی غایۃ ما یتمناہ تسلیمات مسنونہ کے بعد فقیر محمد سراج الدین کی طرف سے عرض ہے کہ جناب نے کافی عرصہ کے بعد نوازش نامہ ارسال فرمایا جو موصول ہو گیا ہے۔ حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔

آپ نے جو کچھ حالات لکھے ہیں وہ سب حقیقت پر مبنی ہیں، خداوند تعالیٰ ان میں اور زیادہ ترقی نصیب فرمائے۔ بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام۔ نص قاطع ہے۔

لئن شکرتم لا زیدنکم

یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ ان نعمتوں میں اور اضافہ کرے گا۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ کا شکر کیجئے کہ اس نے آپ کو ایسے حالات سے نوازا ہے۔ خدائے پاک کی ذات وراء الوراثم وراء الوراہے۔

مخدوما آپ نے لکھا تھا کہ سبز نور نے لطیفہ اخفی میں ظہور کیا، پھر یکایک دیکھتا ہوں کہ وہاں بجز ذات بحت کے اور کوئی چیز نہیں۔ تو جناب من عرض یہ ہے کہ ہمارے حضرات کرام نے لطیفہ اخفی کے لئے سبز نور لکھا ہے۔ معلوم ہو کہ جب خداوند کریم نے انسان کو پیدا کرنا چاہا تو اس وقت آپ نے عالم امر کے پانچوں لطائف کو عالم خلق کے پانچوں لطائف کے ساتھ ترکیب دیتے ہوئے ان سب کو منصۂ ظہور پر لایا۔ عالمِ امر

کے لطائف صاف شفاف تھے وہ عالم خلق کی ہم نشینی کے باعث مکدر ہوگئے۔ اور ان لطائف کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو حضور حاصل تھا وہ لطائف عالمِ خلق کی ظلمت کی وجہ سے جاتا رہا۔ پس سالک عالم امر کے لطائف کو ذکر و مراقبے کی جاردب سے صاف کرلیتا ہے تاکہ ظلمت و تاریکی دور ہو جائے اور صفائی اور جلا پیدا ہو جائے اور اصل کی طرف راستہ بھی کھل جائے تاکہ اس راستہ سے عروج کرتے ہوئے اصل تک رسائی ہو جائے،

عزیز شکر کیجئے کہ خداوند کریم نے آپ کے لطیفۂ اخفی کو منور اور روشن کر دیا ہے جو جمیع لطائف میں سے اعلیٰ اور الطف ہے اور جو آنحضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کے نیچے ہے۔ امید ہے کہ خداوند کریم آپ کے باقی لطائف بھی منور فرمائے گا۔

اس کے بعد آپ نے جو لکھا ہے کہ "کیا دیکھتا ہوں کہ بجز ذات بحت کے اور کوئی چیز نہیں۔" اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ جب خداوند کریم نے آپ کے لطیفۂ اخفی کو اپنے فضل و کرم سے منور کر دیا تو اس وقت آپ کو اس نور میں استہلاک و اضمحلال و فنا حاصل ہو گئی اس لئے ایسے وقت آپ کو بجز ذات بحت کے اور کوئی چیز نظر نہ آئی، آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ ایک سبز رنگ کا پرندہ ظاہر ہوا جو قفس میں گھومتا ہوا کلمہ طیبہ لا الٰه الا اللّٰه کا ذکر کر رہا تھا اور اس کے پروں کے ہر بال سے قطرے گر رہے تھے اور ہر ایک قطرے سے ایک نہر جاری ہو گئی اور ہر نہر کے کنارے پر ایک بہت بڑا درخت پیدا ہوا جو سرو کی شکل کا سا ہے اس کا میوہ انار ہے۔" عزیزم سبز پرندہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ہے جو اپنے قفس دائرہ امکان میں سیر کر رہا ہے اور کلمہ طیبہ کے ساتھ ذاکر ہے۔ اس وقت اس کے پروں کے ہر بن مو سے قطرات گر رہے ہیں۔ یہاں پانی سے مراد فیض ہے اور ہر ایک قطرے سے ایک نہر جاری ہے۔ عزیزم نہروں سے مراد وہ راستے ہیں جو موصل الی المقصود ہیں اور ہر ایک نالے پر جو درخت پیدا ہو گیا ہے اس سے مراد اس طریقے کا شجرہ ہے اور ایک بڑا درخت جو سرد کی شکل کا پیدا ہوا تھا جس کا میوہ انار ہے۔ پرندہ اپنے قفس سے اُڑ کر اس

درخت پر جا بیٹھا اور اس کا میوہ توڑ کر نیچے پھینکتا ہے جب میوہ نیچے زمین پر پہنچتا ہے تو اس سے ایک بڑا درخت پیدا ہو جاتا ہے پھر وہ پرندہ اس شاخ سے اُڑ کر درخت کی چوٹی سے ایک دانہ اپنی چونچ میں لے کر مقام دارالارشاد سرہند شریف میں جا پہنچتا ہے اور اس دانے کو گرا دیتا ہے، پھر اس دانے سے ایک بڑا درخت پیدا ہو جاتا ہے جس پر ہمارے حضرات متوسلین نقشبندیہ مجددیہ کے اسمائے گرامی منقوش ہوتے ہیں۔

عزیزم سرو کی شکل کا بڑا درخت طریقۂ عالیہ نقشبندیہ ہے۔ یہ طریقہ حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ جو بالاتفاق جمیع اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ میں سے اشرف ہیں۔ جناب کو آپؓ کے مناقب بخوبی معلوم ہیں۔ لکھنے کی حاجت نہیں۔ اسی واسطے حضرت خاتم الرسل ہادی سبل شافع کل مہدی اُمم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طریقۂ عالیہ پر بہت ہی نظر شفقت ہے۔ آنحضور ﷺ کی کثرت تلطف سے آپ کی روح پر فتوح اس درخت پر پہنچی اور اپنی چونچ میں میوہ لے کر دارالاشاد سرہند شریف پہنچ کر میوہ ڈال دیا جس سے ایک بڑا درخت پیدا ہوا،

جناب چونکہ طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ کی نسبت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ اعلیٰ واولیٰ ہے اس واسطے اس درخت کے سرے پر پہنچ کر اس کا میوہ جو اعلیٰ اور عمدہ تھا دارالارشاد سرہند شریف میں ڈال دیا جس سے ایک بڑا درخت پیدا ہوا۔ درخت کے سرے پر نام نامی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی لکھا ہوا تھا اور بعدہ جمیع متوسلین طریقۂ شریفہ مجددیہ کے نام لکھے ہوئے تھے۔ خاکسار نے اپنا نام بھی اس میں لکھا ہوا دیکھا۔ عزیزم! خدائے ذوالجلال کا شکر کیجئے کہ آپ نے اپنے آپ کو بھی اس زمرے میں پایا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے حالات اور مقامات میں سے کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے وجود مسعود کی بشارت اولیائے متقدمین نے دی تھی۔ چنانچہ شیخ احمد جام اور شیخ خلیل اللہ بدخشی نے آپ کے متعلق بشارت دی تھی۔ بلکہ حبیب خدا سرور انبیاء علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے بھی آپ کی بشارت دی

ہے جس کو سیوطی نے کتاب جمع الجمع میں یوں فرمایا ہے۔

یکون فی اُمتی رجل یقال له الصله یدخل الجنة بشفاعة کذا وکذا اخرجه ابن سعد عن عبدالرحمن بن یزید عن جابر۔

میری اُمت میں ایسا شخص پیدا ہو گا جسے صلا یعنی ملانے والا کہا جائے گا۔ اس کی شفاعت سے بہت سے لوگ جنت میں جائیں گے۔

خود حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چھٹے مکتوب میں فرمایا ہے۔

الحمدلله الذی جعلنی صلة بین البحرین

حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے حق میں فرمایا ہے کہ!

"شیخ احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آفتاب ہیں۔ ہم جیسے ہزاروں ستارے ان کے سائے کے نیچے گم ہیں۔ اس اُمت میں تین شخصوں کو ان کے مانند جانتا ہوں۔ فی الحال آسمان کے تلے ان کے مانند اور کوئی نہیں۔ اپنے آپ کو ان کا طفیلی جانتا ہوں۔ آپ کے معارف سب صحیح اور مقبول ہیں۔"

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

"ایک روز مجھ پر اپنے اعمال کے بارے میں بہت ندامت اور پریشانی کا غلبہ ہوا اور اپنے اعمال کا قصور سراسر میری نظروں میں آیا تو اس وقت بحکم! من تواضع لله فقد رفع الله قدره مجھے ندا آئی غفرت لك ولمن توسل بك۔

آپ کے وسیلے سے بلا واسطہ تاقیام قیامت بہت سے بخشے جائیں گے۔

دوسرا واقعہ بھی حقیقت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آنجناب کی آپ پر بہت شفقت ہے بلکہ جمیع متوسلین پر بھی۔ اور وہ جو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمایا ہے کہ خاک شو خاک۔ ہر چہ است از خاک میاید بروں عزیز من مٹی بننے سے مراد عجز وانکساری ہے اور اپنے اعمال پر ہر وقت غمگین و غمزدہ رہنا ہے اور گناہوں سے توبہ کرنا ہے۔

عزیزم فی الحال اس مراقبے کی نیت کریں جو اس سے آگے ہے اور فقیر کو ہر وقت اپنا متوجہ اور دعا گو جانیں۔ یہ جمیع وقائع بشارات ہیں۔ کوشش کیجئے کہ حضور دائمی ذاتی حاصل ہو۔

ربنا لا تواخذنا ان نسینآ او اخطانا واللّٰہ سبحانہ اعلم بحقائق الا مور کلھا وصلی اللّٰہ علٰی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وّ الہٖ وصحابہٖ اجمعین.

والسلام علٰی من اتبع الھدٰی

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

۞۞۞

دعا کب قبول ہوتی ہے؟

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بندے کی دُعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ اس میں گناہ اور قطع رحمی کی کوئی بات نہ ہو اور جلدی نہ مچائی جائے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جلدی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ”بندہ کہتا ہے کہ میں دُعا کرتا رہا مگر دعا قبول نہ ہوئی۔ اس کے بعد آدمی اکتا جاتا ہے اور دعا چھوڑ دیتا ہے۔“ (مسلم)

مکتوب ۴۸

بنام ابو محمد برکت علی شاہ صاحب

بیٹے کی وفات پر تعزیت اور صبر و ضبط کی تلقین

بِسْمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

الحمدللّٰہ وسلام علٰی عبادہ الّذین اصطفٰی.

مجمع الکرامات والبرکات، منبع الفیوضات والحسنات، معدن الکمالات والمرادات جناب محامد نصاب سیادت مآب مخدومی و مکرمی ابو محمد برکت علی شاہ حفظ اللہ عن الحوادث والنوائب، فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عرض ہے کہ الحمد للہ فقیر بمع متعلقین اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی سلامتی کے ساتھ رکھے اور جادۂ شریعت المصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم پر استقامت عطا فرمائے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جناب سید محمد یامین صاحب مشیر اعلیٰ ریاست مالیر کوٹلہ کاملول کرنے والا خط ملا۔ جس میں آپ کے حمید الخصال محمود الافعال جگر گوشے کے انتقال کی جانکاہ خبر درج تھی۔ دل کو بہت ہی صدمہ ہوا۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ط اللّٰھمّ لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ

اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد
ہمیں آزمائش میں نہ ڈال۔

واقعی آں عزیز مرحوم کا انتقال جان کو گھلا دینے ولا حادثہ ہے۔ اور بے شک ایک بہت بڑی مصیبت و بلا ہے لیکن خداوند رب الارباب سے اُمیدوار ہوں کہ وہ ذات پاک آپ کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے گا خداوند کریم آنجناب کو بحرمۃ سید الشیخ والشاب و آلہٖ واصحابہٖ ناشری السنن و معلمی الکتاب ایک صالح فرزند عطا فرمائے گا جس کو انشاءاللہ عمر دراز نصیب ہو گی۔

اللّٰھم کثر احبابہ و اولادہ و فرح انصارہ واحفادہ و غظ
اعداءہ و حُسّادہ،

مخدوما اس دُنیا کے مصائب و آلام ظاہر میں تو زخموں کی مانند ہیں لیکن حقیقت میں یہ ترقیات و ثمرات کا موجب ہیں۔ سعادتمند ان کی حلاوت کو مد نظر رکھتے ان کی تلخی کو شکر کی مانند شیریں محسوس کرتے ہیں اور کھاتے ہیں۔ بھلا یہ لوگ ان تلخیوں کو کیوں نہ شیریں خیال کریں جبکہ محبوب کی ادائیں شیریں معلوم ہوا کرتی ہیں۔

هنئیاً لا رباب النعیم نعیمها
وللعاشق المسکین مایتجرع

فقیر کو بہر حال اپنا متوجہ تصور کریں۔ جمیع اہل خانقاہ شریف خصوصاً مولوی غلام حسین صاحب اور قاضی قمرالدین صاحب چکڑالوی کی طرف سے تسلیمات عرض ہوں۔ فقیر کی طرف سے بھی آپ کے جمیع متعلقین کو تسلیمات ودعوات۔

اس خط کے لکھنے کے بعد جناب کا نوازش نامہ شرف صدور لایا غم میں اور اضافہ ہو گیا۔ حضرات کرام کی طرف متوجہ ہو کر خداوند کریم کے سپرد کیا۔ عوام کی افواہ سے دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں۔ ان کو حق تعالیٰ کے حوالے کیجئے۔

ما نجی اللّٰه والرسول معا
من لسان الوریٰ فکیف انا

دشمن چہ کند چوں مہرباں باشد دوست

یریدون لیطفوأ نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ معم نورہ ولو کرہ الکافرون

"اللہ اور اس کے رسول نے لوگوں کی زبان بدگوئی سے نجات نہیں پائی تو پھر میں کیسے نجات پاسکتا ہوں۔ جب دوست مہربان ہوتا ہے تو دشمن کی کچھ نہیں چلتی۔ کافر اپنی پھونکوں سے اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں، اللہ ہی اپنے نور کو کامل کرنے والا ہے۔ خواہ کافروں کو کتنا ہی مکروہ معلوم ہو۔

احقر دل و جان سے آپ کے ساتھ ہے۔ خداوند کریم و رحیم آپ کو جمیع انفسی و آفاقی دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنی حمایت نصیب فرمائے اور کسی غیر کے سپرد نہ کرے۔

اللّٰھمّ لا تکلنا الٰی انفسنا طرفة عین ولا اقل منھا

یعنی "اے اللہ ہمیں ایک لحہ یا اس سے کم بھی اپنے نفسوں کے حوالے نہ کیجئے۔"

عزیز مرحوم کی والدہ محترمہ کو بعداز تسلیمات و تعزیات فقیر کی طرف سے دعائیں، اور عرض کردیں کہ اُمید ہے اللہ تعالیٰ اس ضعیفہ کو نیک صالح طویل العمر فرزند عطا فرمائے گا۔ غمگین نہ ہوئیے۔ سب کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کیجئے۔

فقیر کو ہمیشہ اپنا دعاگو اور متوجہ تصور کیجئے۔ منشی اشرف الدین کے مقدمہ کے بارے میں بہت دعائیں کی گئی ہیں۔ خداوند کریم قبول فرمائے۔ کرامت علی شاہ صاحب کے حالات سن کر غم ہوا۔ اگر بالتفصیل لکھیں کہ وہ کیسے چلا گیا تو عنایت ہوگی۔

جناب کا اجازت نامہ کشمیر کاغذ پر لکھا گیا ہے۔ کیونکہ سلاسل شریفہ والے کاغذات ضعیف معلوم ہوتے تھے۔ جناب میر محمد یامین صاحب اور منشی سوندھی خان صاحب اور باقی وہاں کے متعلقین کو تسلیمات و دعوات۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ وصلی اللّٰہ علٰی خیر خلقہٖ محمد والہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

مورخہ ۲۰/ جمادی الاول ۱۳۲۱ء ہجری المقدس

از خانقاہ شریف سون

راقم فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین عفی عنہ

۞۞۞

ذکر الٰہی سے غفلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "جس شخص نے ایک نشست ایسی گزاری جس میں اُس نے اللہ کو یاد نہ کیا اُس پر اللہ کا عذاب نازل ہوا اور جو شخص تھوڑی دیر اس طرح لیٹا رہا کہ اس دوران میں اُس نے اللہ کو یاد نہ کیا، اُس پر اللہ کی طرف سے تباہی مسلط ہو گئی۔" (ابوداؤد)

مکتوب ۴۹

بنام مولوی سراج الدین صاحب

مرید ہونے کے مقصد اور بیعت کے مروج طریقے کے بارے میں

محبت واخلاص نشان مولوی سراج الدین مثبۃ اللہ تعالیٰ علی الصدق والیقین فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین کی طرف سے تسلیمات ودعواتِ مسنونہ کے بعد معلوم ہو کہ الحمد للہ فقیر کے احوال حمد کے لائق ہیں۔ درگاہِ رب العزت سے جادۂ شریعت صاحبہا من الصلوٰۃ والتحیات پر آپ کی استقامت چاہتا ہوں۔

آپ کا محبت نامہ موصول ہو کر کاشفِ احوال ہوا اور زیادہ سے زیادہ دعوات کا موجب بنا۔ آپ نے چند سوالات کے جوابات طلب فرمائے ہیں ان سے مطلع ہوا۔ عزیزم اس قسم کے شبہات پیدا ہونے کا ایک سبب تو تصوف کی کتابوں سے ناواقفیت ہے، دوسرا سبب فتنہ ہے۔ (یعنی فتنۂ وہابیہ)۔ اگر یہ شبہات کرنے والے لوگ صوفیائے متقدمین کی کتابوں مثلاً قوت القلوب اور احیاء العلوم وغیرہ اور متاخرین کی کتب مثلاً مکتوبات امام ربانی اور ان کی دیگر کتب کا مطالعہ کریں تو پھر اس قسم کے شبہات پیدا ہونے کی کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن چونکہ آپ نے جوابات طلب فرمائے ہیں اس لئے جواب تحریر کر رہا ہوں۔

سوال: مرید ہونے سے اصل مقصود کیا ہے؟

جواب: مرید ہونے سے اصل مقصود طلب طریقت ہے اور طلب طریقت واجب ہے۔ قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد الطالبین میں فرمایا ہے!

"جاننا چاہئے کہ طلب طریقت اور کمالات باطنیہ کی تحصیل میں کوشش کرنا واجب ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے۔"

"اے مسلمانو اللہ کا پورا پورا تقویٰ اختیار کرو۔"

پس یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ کمالِ تقویٰ حاصل کرنا ضروری ہے اور ولایت کے بغیر کمالِ تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس معلوم ہوا کہ یہ ولایت کا حکم ہے اور امر مطلق وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ پس تحصیل ولایت واجب ہوئی اور جب حصول ولایت بشر کے اختیار و وسعت میں نہیں بلکہ یہ امر وھبی ہے اور تکلیف مالایطاق غیر واقع ہے، جیسا کہ خداوند کریم نے ارشاد فرمایا ہے!

لا یکلّف اللّٰہ نفساً الاّ وسعھا

یعنی اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ نیز

اتقو اللّٰہ ما استطعتم

یعنی استطاعت کے مطابق تقویٰ اختیار کرو۔

پس معلوم ہوا کہ تحصیل ولایت تو واجب نہیں بلکہ ولایت کی طلب واجب ہے۔ جاننا چاہئے کہ ولایت کے بہت سے مراتب ہیں جو شمار میں نہیں آسکتے۔ جب ان مراتب میں سے ایک مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو گزشتہ شئے کے ساتھ نسبت کامل ہو جاتی ہے اور جب پہلے مرتبے سے اوپر والا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو پہلے کے مقابلے میں تقویٰ کامل ہو جاتا ہے اور جب کسی کو تقوے کا ایک مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے اور دوسرے کو اس مرتبے سے اوپر والا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو وہ مرد اس سے بھی کامل ہو جاتا ہے۔ صحابہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں تم سے اعلم باللہ اور اتقی باللہ ہوں۔" پس تقویٰ کی کوئی محصور فی الکمال حد نہیں۔ لیکن تقویٰ اختیار کرنا واجب

ہے، کیونکہ خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ "حق تقاتہٖ" پس اس واسطے ہم طلبِ ولایت کی ایجابی کے در پے ہوئے تاکہ نص مذکورہ بقدر امکان معمول بن جائے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایسا ہی ہے تو سارے فرائض نوافل ہی ہو جائیں کیونکہ کمال تقویٰ ادائے سنن اور واجبات سے ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تقویٰ وقایہ سے مشتق ہے اور وقایہ اسے کہتے ہیں کہ ترک واہیات اور اللہ تعالیٰ کی منہیات سے پرہیز ہو۔ پس نوافل کے بجالانے کا تقویٰ میں دخل نہیں بلکہ وہ تو مرد میں ایک فضیلت ہے۔ جو شخص اقرب الی اللہ ہوتا ہے وہ اوروں کے مقابلہ میں زیادہ متقی ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو جب کہ اللہ کے عام منہیات مثلاً کبر، حسد، جزع، غصب، ریا، اظہار منت وغیرہ نفس کے رذائل ولایت کی بدولت زائل ہو جاتے ہیں۔ ولایت کے بغیر ان کا زائل ہونا مشکل ہے۔ نوافل کے پڑھنے سے ولایت حاصل نہیں ہوتی بلکہ فرائض کی تکمیل سے کلی طور سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ولایت کی بدولت ہر فرض کا اجر کئی گنا ہو جاتا ہے بلکہ یوں کہئے کہ ولایت کے بغیر تو حصول ثواب کی صلاحیت نہیں رکھتے جب تک کہ انسان کو ریا، سمعہ اور اظہار منہ جیسے محارم الیہ سے خلاصی نصیب نہ ہو جائے۔

حضرت امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے!

> "کہ سب سے پہلا شخص وہ مرد ہوگا جو شہید ہوا تھا۔ اس کو پیش کیا جائے گا اور قیامت کے روز اس کا فیصلہ ہوگا۔ خداوند تعالیٰ اس پر احسانات کا اظہار فرمائیں گے۔ تو وہ جواب میں کہے گا میں نے یہ کام کیا میں نے وہ کام کیا اور میں تیرے راستے میں شہید ہوا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو جھوٹ کہتا ہے تو میرے لئے شہید نہیں ہوا بلکہ اس واسطے شہید ہوا تاکہ لوگ تجھے بہادر کہیں۔"

یہ باطنی بیماریاں بغیر قرب کے حاصل نہیں ہوتیں۔ پس تحصیل قرب کے

واسطے کوشش کرنا واجب ہے اور قرب کسی ایک مرتبہ پر جاکر ختم نہیں ہوتا کیونکہ ہر ایک قرب پر دوسرا قرب ہے، اس کی کوئی حد نہیں۔ ناقص پر واجب ہے کہ وہ ہمیشہ کوشش کرتا رہے تاکہ اسے کمالات حاصل ہو جائیں اور کامل پر اس مرتبے کو حاصل کرنے کی کوشش واجب ہے جو پہلے مرتبہ سے بدرجہا بہتر ہو۔ اسی واسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتے تھے!" **رب زدنی علماً** "اور اسی واسطے آنحضور ﷺ نے اپنی اُمت کے لئے آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجنا واجب فرمایا ہے ،اور یہ اسی طرح قیامت تک جاری رہے گا۔ پس قناعت مراتب قرب کے لحاظ سے ناقص اور کامل دونوں پر حرام ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اور آپ ﷺ کے اصحابؓ کو کمال تقویٰ کا حکم فرمایا ہے۔ حالانکہ وہ تقویٰ میں کامل و اکمل تھے۔ جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے!

یا ایها الذین امنوا اتقوا اللّٰه حق تقاته

جناب من حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں اور بھی دلائل بیان فرمائے ہیں۔ اگر آپ کو اور زیادہ دلائل کی ضرورت ہو تو پھر کتاب ارشاد الطالبین کا مطالعہ فرمائیں۔

نیز آپ نے کتاب بہجۃ السنہ میں امام عبدالوہاب شیرانی سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اہلِ طریقت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انسان کے لئے واجب ہے کہ وہ ایسے شیخ کو پکڑے جو ایسی صفات کے زوال کی تلقین کرے جو اس کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں جانے سے روکیں تاکہ اس کی نماز درست ہو یہ!

مالا یتم الواجب الابه فهو واجب

کے باب سے ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ باطنی امراض، دنیا کی محبت، کبر، فخر، ریا، حسد، بغض، کینہ، دھوکہ، نفاق وغیرہ کا علاج واجب ہے جبکہ احادیث میں ان کی تحریم آئی ہے۔ پس اس نتیجے پر پہنچے کہ جس نے ان صفاتِ رذیلہ کو زائل کرنے کے لئے کوئی شخص نہ پکڑا تو وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گنہگار ہوا۔

کیونکہ حکیم حاذق یعنی شیخ کے بغیر ان باطنی بیماریوں کا علاج نہیں ہو سکتا، اگرچہ وہ علم کی ہزار کتابیں بھی کیوں نہ حفظ کر لے اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی نے طب کی کوئی کتاب حفظ کر لی، ظاہر میں تو دیکھنے والے اس کو یہ سمجھیں گے کہ بہت بڑا طبیب ہے، لیکن جب کوئی اس سے مرض کی تشخیص اور اس کے ازالے کے لئے دوا کی تجویز کے متعلق کیفیت دریافت کرے گا اور وہ کچھ نہ بتا سکے تو سوال کرنے والا یہ ضرور کہے گا کہ یہ تو بالکل کورا ہے اس سے زیادہ تو کوئی جاہل ہی نہیں۔

پس اے بھائی جان آپ شیخ ضرور پکڑیں اور میری نصیحت ضرور قبول کریں۔ آپ کو یہ ہرگز نہیں کہنا چاہئے کہ صوفیہ کرام کا طریقہ تو ایسا ہے جو کتاب اللہ اور حدیث سے ثابت نہیں۔ آپ کا یہ کہنا کفر ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ طریقۂ صوفیہ تو سارے کا سارا اخلاقِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے۔

سوال: کیا مرید ہونے کا یہ طریقہ جو لوگوں میں مروج ہے منصوص ہے یا اجتہادی؟ اور کیا یہ طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے یا کچھ تغیر و تبدل اس میں واقع ہے؟

جواب: بیعت کا طریقہ منصوص ہے۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے قول الجمیل میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا دستِ قدرت ان کے ہاتھوں پر ہے" سو جو عہد شکنی کرتا ہے وہ اپنی ذات کے نقصان کے لئے کرتا ہے۔

اور احادیثِ مشہورہ میں منقول ہے کہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے تھے کبھی ہجرت اور جہاد کے لئے، کبھی ارکانِ اسلام یعنی صوم و صلوۃ، حج، زکوٰۃ پر اقامت کے لئے اور کبھی معرکۂ کفار میں ثابت قدم رہنے کے لئے، کبھی سنت نبوی ﷺ کے تمسک اور بدعت سے بچنے کے لئے اور کبھی عبادت پر حریص اور شائق ہونے کے لئے۔ چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

انصاری عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر بیعت لی، اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند محتاج مہاجروں سے اس بات پر بیعت لی ہے کہ وہ لوگوں سے سوال نہ کریں گے، سو ان میں سے لوگوں کا یہ حال تھا کہ اگر کسی شخص کا کوڑا گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر خود اس کو اُٹھا لیتا تھا اور کسی دوسرے سے کوڑا اُٹھا کر دینے کا سوال نہ کرتا تھا۔

بعض نے یہ گمان کیا ہے کہ بیعت قبولِ خلافت اور سلطنت پر منحصر ہے اور صوفیوں میں بیعت لینے کا جو رواج ہے وہ شرعاً کچھ نہیں، یہ مخالفین کا گمان فاسد ہے، اس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اقامتِ ارکانِ اسلام پر اور کبھی تمسکِ سنت پر بیعت لیتے تھے اور صحیح بخاری اس پر گواہی دے رہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے اس شرط پر بیعت لی کہ خیر خواہی ہر مسلمان پر لازم ہے اور حضور ﷺ نے قوم انصار سے بیعت لی اور یہ شرط کی کہ خدا کے احکام میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور حق بات بولیں گے، سو ان میں سے بعض لوگ امراء و سلاطین کے سامنے کھل کر بلا خوف ردو انکار کرتے تھے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے امور میں حدث شریف سے ثبوتِ بیعت ملتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین عفی عنہ

خیر و برکت اور قضائے حاجات کیلئے

ختم شریف جمیع خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ اسرارھم

و بزرگان سلسلہ نقشبندیہ درج کئے جاتے ہیں

ختم شریف جمیع خواجگان نقشبندیہ قدس اسرارہم

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اول ہاتھ اُٹھا کر سورۂ فاتحہ شریف ایک مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے کہ یا اللہ اس ختم خواجگان کو قبول فرمالے اور جن بزرگوں کی طرف یہ ختم منسوب ہے ان کو اس کا ثواب پہنچادے۔ اس کے بعد

سورۂ فاتحہ مبارک مع بسم اللہ سات بار، درود شریف سو بار، سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ اناسی ۷۹ بار، سورۂ اخلاص مع بسم اللہ ایک ہزار بار، سورۂ فاتحہ مبارکہ مع بسم اللہ سات بار، درود شریف سو بار، یا قاضی الحاجات سو بار، یا کافی المہمات سو بار، یا رافع الدرجات سو بار، یا دافع البلیات سو بار، یا شافی الامراض سو بار، یا مجیب الدعوات سو بار، یا ارحم الراحمین سو بار، ہر اسم شریف کے اول میں ایک دفعہ اللّٰھم ملائے اور یا ارحم الراحمین سے پہلے ایک دفعہ برحمتک ملائے۔ اور کہے یا اللہ اس ختم شریف کا ثواب اپنے فضل و کرم سے اُن بزرگوں کو جن کی طرف یہ منسوب ہے اور ان کے پیرانِ طریقت کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور ان کے خلفاء و خدام کو خصوصاً جمیع حضراتِ نقشبندیہ کی ارواحِ مبارکہ کو پہنچادے۔

بعض بزرگان سلسلہ نقشبندیہ کے ختم شریف

۱۔ ختم حضرت خواجہ محمد سعید قریشی ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ

پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ۔

۲۔ حضرت خواجہ محمد فضل علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

پانچ سو مرتبہ، اول و آخر درود شریف سو مرتبہ،

۳۔ حضرت خواجہ سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

لآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْ ءٍ قَدِیْرٌ ط

پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف سو مرتبہ

۴۔ حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ

سُبْحَانَ للّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم وَبِحَمْدِہٖ

پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ۔

۵۔ حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ۔

رَبِّ لاَتَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ط

پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ۔

۶۔ حضرت خواجہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ۔

یَارَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّ مَکْرُوْبٍ وَّ غِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَارَحِیمُ

پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ۔

۷۔ ختم حضرت شاہ عبداللہ غلام علی صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

یا اللّٰہ یا رحمٰن یا رحیم یا ارحم الراحمین وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیّدنا محمّدٍ

پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ۔

۸۔ مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ،

یا حیّ یا قیوم برحمتك استغیث

پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ۔

۹۔ حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی رحمۃ اللہ علیہ،

لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ط

پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ۔

۱۰۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

لاحول ولا قوّۃ الاّ باللّٰہ

پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ۔

۱۱۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ۔

یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ

پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ۔ اور ہر سیکڑے کے بعد ایک مرتبہ!

كُلُّ مَنْ عَلَيْهاَ فَانٍ وَّيَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلاَلِ وَالْاِكْرام پڑھے

۱۲۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔

یَاخَفِیَّ الُّلطْفِ اَدْرِكْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِی

پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ۔

۱۳۔ حضرت محبوب سُبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

حَسْبُنَا اللّٰہ ونِعْمَ الْوَکِیل

پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ اور ہر سینکڑے کے بعد!

نعم المولیٰ ونعم النّصیر پڑھے۔

۱۴۔ ختم حضرت خیر الخلق سید الاولین و آلاخرن سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ تین سو مرتبہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلاَ نَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْ فَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرْجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْ ءٍ قَدِیْرٌ ط

نوٹ: ان میں سے ہر ختم شریف کو پڑھتے وقت اول ہاتھ اُٹھا کر سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ پڑھ کر کہے کہ یہ ختم فلاں بزرگ کا ہے یااللہ اس کو قبول فرمالے اور اس کا ثواب ان بزرگ کو پہنچادے۔ پھر ختم شریف پڑھے اس کے بعد ہاتھ اُٹھا کر سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ پڑھ کر ایصال ثواب کرے کہ اس ختم کا ثواب اپنے فضل و کرم سے فلاں بزرگ کو اور ان کے پیرانِ طریقت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور ان کے خلفا و خدام کو پہنچادے اس کے بعد ان بزرگ کے وسیلے سے جو دعا چاہے مانگے۔

ان سب ختمات شریف کے پڑھتے وقت تھوڑا سا پانی کسی برتن میں رکھ لیا جائے اور بعد ختم کے تمام شرکاء ختم اس پر دم کریں۔ یہ پانی شفائے امراض کے لئے عجیب چیز ہے۔

چند ایسے عملیات و تعویذات درج کیئے جاتے ہیں جو بزرگوں کے معمول ہیں

لیکن اتنا خیال رہے کہ تعویذات و عملیات کو مؤثر حقیقی نہ سمجھے بلکہ اس کا اثر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانے۔

مندرجہ ذیل تعویذات بوقت ضرورت اپنے کام میں لائیں۔

۱۔ خاوند بیوی کی محبت کے لئے

اللہ پر بھروسہ کرکے،

"بسم اللہ" کو ۷۸۶ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائے۔ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔

۲۔ خاوند بیوی کی محبت کے لئے

یَابُدُّوْحُ اکیس مرتبہ لکھ کر دھو کر پلائے۔

۳۔ آدھا سیسی کے درد کے لئے

جلسا	علسا	عمسا

لکھ کر سر پر باندھیں۔

۴۔ کاغذ پر لکھ کر مریض کے سر پر باندھیں سر کا درد دور ہو جائے گا۔

ک ل معقل
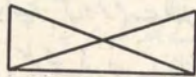
۵۔ جس کسی عورت کا حمل گر جاتا ہو یا بچہ پیٹ میں نہ بڑھتا ہو۔

ان اسماء کو لکھ کر پیٹ پر باندھے۔

افق مریق تزیق وثیق لابدولا نزیغ اسکن ایھاالمولود برب عاد و ثمود و نقرفی الارحام ماتشاء آلی اجل مسمّٰی ،

۶۔ مرگی کے لئے لکھ کر گلے میں باندھے،

ااا 2 H اااا ﻫ

۷۔ دیگر۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ان الذین فتنوا المومنین والمومنات ثم لم یتوبوا فلھم عذاب جھنم ولھم عذاب الحریق فی حرز اللّٰہ و حمایتہٖ برحمتك یا الرحم الراحمین

۸۔ برائے مسان یعنی بچے کا سوکھا:

یہ نام لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔

لولین، خلعس، دوس، ملطوس، سیوس، سلماس، طوح، طوسد، اصرع، رب، قروح، عیقود، وسلمان۔

۹۔ دیگر: سرسوں کے تیل پر سورۂ یٰسین اس طرح پڑھیں کہ ہر مبین پر دم کریں۔ بچے کے سر سے لے کر پاؤں تک مالش کریں اس کے بعد تولئے سے صاف کر دیں ہر روز چالیس دن کریں۔

۱۰۔ جائز مطلب پورا ہونے کے لئے تیر بہدف ہے۔

ہر جمعہ کو بعد نماز عصر مسجد میں نماز سے فارغ ہو کر اول و آخر درود شریف تین تین بار اس کے بعد یااللہ یارحمٰن یارحیم مغرب تک پڑھتا رہے جب مغرب کی اذان ہو تو پڑھنا چھوڑ دے اور ہاتھ اٹھا کر اپنے مطلب کی دعا مانگے۔ پڑھتے وقت درمیان میں کسی سے گفتگو نہ کرے اس طرح چار جمعہ کرے انشاء اللہ کامیابی قدم چومے گی۔ نمازی اور پرہیزگار ہونا شرط ہے۔

۱۱۔ جو بچہ بہت روتا ہو۔ اس کے گلے میں لکھ کر ڈال دیں۔

یا شیخ مشیخنا فشلامون نیز جو کوئی لکھ کر اپنے پاس رکھے گا بفضل تعالیٰ دشمن کے خلاف جنگ میں فتحیاب ہو گا۔

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کی اہم مطبوعات

☆ احسن البیان فی تفسیر القرآن: سید فضل الرحمٰن

قرآن حکیم کی مختصر، جامع، آسان، عام فہم اور مستند ترین تفسیر (مکمل سیٹ) قیمت-/1750روپے

☆ تاریخ خط و خطاطین: پروفیسر سید محمد سلیمؒ صفحات ۴۶۴ قیمت-/600روپے

اردو میں پہلی منفرد تحقیقی کتاب، خطاطی کے بہترین نمونوں کے ساتھ مکمل کتاب آرٹ پیپر پہ

☆ صراط مستقیم: حضرت مولانا مفتی غلام قادر رحمہ اللہ صفحات ۲۶۴ قیمت-/160روپے

۲۷ دینی و علمی مقالات کا مجموعہ

☆ تعلیمات نبوی اور آج کے زندہ مسائل: سید عزیز الرحمٰن

سیرت ایوارڈ یافتہ مقالات کا مجموعہ صفحات ۳۸۴ قیمت-/250روپے

☆ فرہنگ سیرت: سید فضل الرحمٰن صفحات ۳۲۸ قیمت-/150روپے

اپنے موضوع پر منفرد اور پہلی کتاب، مقامات سیرت کے ۳۰ نقشوں کے ساتھ

☆ مقالاتِ زواریہ: ترتیب سید فضل الرحمٰن صفحات ۵۶۸ قیمت-/250روپے

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہؒ کی ریڈیو تقاریر اور علمی مقالات کا قیمتی مجموعہ

☆ اذکارِ سیرت: پروفیسر سید محمد سلیمؒ صفحات ۲۴۰ قیمت-/150روپے

☆ پیغامِ سیرت: سید فضل الرحمٰن صفحات ۲۸۰ قیمت-/220روپے

☆ درس سیرت: سید عزیز الرحمٰن صفحات ۲۷۲ قیمت-/150روپے

☆ حیات بقا اور کچھ یادیں: مفتی محمد مظہر بقا صفحات ۴۰۸ قیمت-/250روپے

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے۔۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی۔ ۷۴۶۰۰ فون: ۳۶۶۸۴۷۹۰

info@rahet.org www.rahet.org